تخلیقات
ایجوکیشن سیریز

پاکستانی جامعات کا نصاب بھی مدنظر رکھا گیا ہے

انتخاب ولی دکنی

(غزلیات)

تعارف و انتخاب   پروفیسر خالد ندیم

Marfat.com

پاکستانی جامعات کا نصاب بھی مدنظر رکھا گیا ہے

انتخاب ولی دکنی

(غزلیات)

تعارف و انتخاب

پروفیسر خالد ندیم

تخلیقات

علی پلازہ، 3 مزنگ روڈ، لاہور، فون نمبر: 042-7238014
Web Site: http://www.takhleeqat.com
E-mail: takhleeqat@yahoo.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : انتخاب ولی دکنی
ناشر: تخلیقات، لاہور
اہتمام : لیاقت علی
تاریخ اشاعت : ستمبر 2003ء
ٹائٹل : آغا نثار
پرنٹر: حاجی حنیف پرنٹر، لاہور
کمپوزر: علیم کمپیوٹرز، ریگل چوک، شیخوپورہ
صفحات : 232
قیمت : 120 روپے

انتساب

ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی

کے نام

وؔلی ایران و توراں میں ہے مشہور
اگرچہ شاعرِ مُلکِ دکن ہے

Marfat.com

فہرست

ردیف الف	19
ردیف ب	49
ردیف ت	50
ردیف ج	52
ردیف د	56
ردیف ر	61
ردیف ز	71
ردیف ش	76
ردیف ض	77
ردیف ق	79
ردیف ک	80
ردیف ل	81
ردیف م	87
ردیف ن	91
ردیف و	129
ردیف ہ	135
ردیف ی	140

Marfat.com

عرضِ مرتب

مَیں اپنی خوش نصیبی سمجھتا ہوں کہ اردو غزل کے باوا آدم، ولی دکنی کے بحرِ سخن میں سے مجھے ان جواہرات کو چننے کا موقع ملا، جن سے جمال پسند رہتی دُنیا تک اپنے ذوق کی تسکین کرتے رہیں گے۔

اس انتخاب کے لیے محترم ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی کے مرتبہ کلیات سے استفادہ کیا گیا۔ انتخاب کرتے وقت یہ امر ملحوظ رکھا گیا ہے کہ جس غزل کے کم از کم پانچ اشعار منتخب ہوں، صرف اسی کو شامل کیا جائے البتہ جہاں جہاں موقع ملا، دیگر منتخب اشعار کو بھی شامل کرلیا گیا ہے۔

یہ امر پیش نظر رکھا گیا ہے کہ پاکستان بھر کے تعلیمی بورڈز اور جامعات کے نصاب میں شامل غزلیاتِ ولی کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ یوں یہ انتخاب طالب علموں کے لیے بھی کارآمد ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ متروک اور وضاحت طلب الفاظ کا مفہوم بھی حواشی میں دے دیا گیا ہے تاکہ ادب کے تمام قارئین کلامِ ولی سے مستفیض ہو سکیں۔

نیز خیال رکھا گیا ہے کہ ولی کی شاعری کا کوئی پہلو قارئین سے اوجھل نہ رہے تاہم تکرار سے بچنے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ محدود صفحات کے باوجود اس انتخاب کے مطالعے سے ولی کے فنی خصائص پوری طرح اجاگر ہو سکیں۔

قارئین سے التماس ہے کہ اپنی قیمتی آرا سے ضرور نوازیں۔

مرتب

Marfat.com

تعارُف

ولیؔ دکنی اردو غزل کے اولین شاعر تو نہیں ہیں لیکن جس طرح ولیؔ غزل کے مزاج کو سمجھ سکے ہیں اور جس طرح دکنی روایت سے منسلک رہتے ہوئے انھوں نے اردو غزل کو مستقبل کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی کامیاب کوشش کی، اس سے قبل کسی اور سے نہ ہو سکی۔ ڈاکٹر جمیل جالبی فرماتے ہیں کہ جب ولیؔ نے غزل کو اظہار کا ذریعہ بنایا تو اس وقت کم و بیش ساری دکنی روایت میں غزل کا تصور یہ تھا کہ اس سے صرف و محض عورتوں سے باتیں کرنے یا ان کی باتیں کرنے کا کام لیا جاتا تھا۔۔۔ ولیؔ سے پہلے کی غزل میں کسی گہرے تجربے، احساس یا حیات و کائنات کے شعور کا پتا نہیں چلتا۔ (تاریخِ ادبِ اردو)

دراصل دکن کے تہذیبی عناصر غزل کے لیے سازگار ماحول فراہم نہیں کرتے تھے۔ یہاں کے رنگا رنگ موسم، خود مختار ریاستوں میں معاشی آسودگی، مختلف مقامی و مذہبی تیوہاروں کو شاہی سرپرستی میں منایا جانا حتیٰ کہ موسمی میلوں کا ملکی سطح پر انعقاد، یہ سب مثنویوں کے لیے ہی سودمند تھے۔ ایسی فضا میں غزل کا پروان چڑھنا ممکن نہیں تھا۔ یہ تمام عناصر رجائیت اور حسنِ ظاہر کی توصیف کا درس دیتے ہیں اور اگر اس دَور کی غزل کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات بآسانی سمجھ میں آجاتی ہے۔

دکنی غزل کے لسانی پہلوؤں کے متعلق ڈاکٹر جمیل جالبی فرماتے ہیں کہ ولیؔ تک آتے آتے اردو غزل کی روایت تین سو سال سے بھی زیادہ پرانی ہو چکی تھی۔ اس روایت میں دور رجحانات نے رنگ بھرا تھا۔ ہندی اصناف اور مزاج و اسطور نے۔۔۔ اور جب اس رنگِ سخن میں آگے بڑھنے اور تخلیقی ذہنوں کو سیراب کرنے کی صلاحیت باقی

نہ رہی اور جو کچھ اس سے لیا جاسکتا تھا وہ لیا جا چکا تو پھر فارسی روایت نے اس کی جگہ لینی شروع کی۔ فارسی اثرات، لال دوا کے دانے کی طرح، آہستہ آہستہ گھل کر اس کا رنگ بدلتے رہے۔ (تاریخِ ادبِ اردو)

ان بیانات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ولیؔ سے پہلے اردو غزل کے مضامین، مزاج اور زبان اس قابل نہیں ہوئے تھے کہ قلبی احساسات وجذبات کی ترجمانی کر سکیں اور حیات وکائنات کے مسائل کا بار اُٹھا سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ عہد چوں کہ تہذیبی ولسانی حوالے سے اپنے مستقبل کا تعین نئے سرے سے کر رہا تھا، اس لیے لازم تھا کہ مذہبِ شاعری میں عصری تقاضوں سے ہم آہنگ اور مستقبل پر نگاہ رکھنے والی شریعت نافذ ہو۔ قدرت نے یہ سامان کر دیا اور اردو شاعری کو ولیؔ کی صورت میں ایک ایسا پیغامبر میسر آ گیا جس نے غزل کی روایت کو وہ موڑ دیا جس پر چل کر وہ اپنا راستہ متعین کرنے میں کامیاب ہوگئی۔

مدتوں ولیؔ دکنی کو اردو کا پہلا غزل گو شاعر تسلیم کیا جاتا رہا، تاہم ڈاکٹر وحید قریشی کے مطابق ولیؔ سے پہلے غزل کے کم از کم دو دَور گزر چکے تھے۔ ان ادوار کے شعرا کے کچھ نمونے بھی ملتے ہیں۔ پہلا دَور حضرت امیر خسروؒ سے شروع ہوتا ہے، جس میں دَس شعرا ہیں۔ دوسرا قلی قطب شاہ سے شروع ہو کر شاہ میراں ہاشمیؒ تک چودہ شاعروں پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد ولی کے معاصرین کا زمانہ ہے۔

جب یہ بات طے ہے کہ اردو غزل کی خشتِ اوّل ولیؔ کے ہاتھوں نہیں بلکہ صدیوں سے پہلے رکھی جاچکی تھی تو پھر کس بنیاد پر کہا جاسکتا ہے کہ اردو غزل کی اوّلیت کا تاج ولی کے سر پر رکھا جائے۔ اس سلسلے میں آزاد کی رائے پر غور کرنا ہوگا، وہ اپنے مخصوص انداز میں فرماتے ہیں کہ یہ نظمِ اردو کی نسل کا آدم جب ملکِ عدم سے چلا تو اس کے سر پر اوّلیت کا تاج رکھا گیا۔ جس میں وقت کے محاورے نے اپنے جواہرات خرچ کیے اور مضامین کی رائج الوقت دست کاری سے میناکاری کی۔ (آبِ حیات)

اس تاثراتی تنقید نے یہ غلط فہمی پیدا کر دی کہ شاید ولیؔ سے پہلے اردو میں غزل گوئی

مفقود تھی۔ اسے ہم یوں بھی سمجھ سکتے ہیں کہ آزاد کے دَور تک ولی سے قبل کی شاعری منظرِ عام پر نہیں آئی تھی۔ بات جو بھی ہو، اتنا ضرور ہے کہ ولی سے پہلے اردو غزل موجودہ روایت سے کوسوں دُور تھی۔ اس میں ابھی اتنی وسعت پیدا نہیں ہوئی تھی کہ غزل کے موضوعات اس میں سموئے جاسکیں۔ اس میں رمز وایمائیت اور علامات کی گنجایش تھی اور نہ ہی زبان اس قابل ہوئی تھی کہ غزل کی عظیم الشان عمارت تعمیر کی جاسکے۔ یہیں سے ولی کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے کیوں کہ ولی بہ قول ڈاکٹر جمیل جالبی: اپنی متوازن طبیعت سے فارسی، دکنی اور شمال کی زبان کو اس طرح ملا کر ایک کر دیتا ہے کہ وہ علاقائی سطح سے بلند ہو کر ہمہ گیر ہو جاتی ہے۔ اس کی فطرت میں جہاں جینیس اور فن کا امتزاج نظر آتا ہے وہاں وہ قوتِ محرکہ بھی نظر آتی ہے جو ہرِ اوّل میں ہوتی ہے-- انھی اسباب کی بنا پر ولی ہمیشہ اردو شاعری کا 'باوا آدم' کہلایا جاتا رہے گا--- غزل کی یہ روایت، جو آیندہ دَور میں اپنے عروج کو پہنچی، اس کا سرچشمہ ولی کی غزل ہے۔ جتنے مضامین اردو غزل سے وابستہ ہیں، وہ سب ولی کی غزل میں ملتے ہیں، اسی لیے ولی کا نام اپنی اوّلیت اور روایت کے بانی کی حیثیت سے ہمیشہ سرِ فہرست و زندہ رہے گا۔

ولی کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر رام بابو سکسینہ کہتے ہیں کہ جب ولی کا نیرِ اقبال چمکا تو چھوٹے چھوٹے تارے جو اُفقِ شاعری پر اس وقت ضیا فگن تھے، سب ماند پڑ گئے۔ ڈاکٹر سلیم اختر کی رائے میں ولی کو بلاشبہ جنوبی ہند ہی نہیں بلکہ اردو کے عظیم شعرا میں شمار کیا جاسکتا ہے اور سید عابد علی عابد نے تو ٹی ایس ایلیٹ کے انداز پر صرف ولی کو اردو شاعری میں کلاسیک کی مثال مانا ہے۔

یہ امر طے شدہ ہے کہ اردو میں ولی ہی سب سے پہلے شاعر ہیں جن کی تقلید غزل کی شرطِ اوّل قرار پائی اور کم و بیش دو صدیاں اردو غزل ان کا ہاتھ تھامے چلتی رہی۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ وہ کون سے عناصر ہیں جن کی بنا پر ولی کا نام اردو غزل گوؤں میں آج بھی احترام سے لیا جاتا ہے۔

ولی کی غزل کا نمایاں ترین وصف ان کا رجائی لہجہ ہے۔ ان کے کلام کے مطالعے

Marfat.com

سے قاری پر اداسی اور افسردگی کی کیفیت طاری نہیں ہوتی بلکہ ایک قسم کی مسرت کا احساس ابھرتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ انھوں نے عشق میں کسی سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کیا، جس کے ثمرات میں دائمی درد کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ ان کے کلام کی داخلی شہادت سے ان کے ہرجائی ہونے اور ہر حسین چہرے کو محبوب کا رتبہ دینے کا احساس ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ دکنی شعرا کا مزاج بھی خارجیت کی طرف رہا ہے، اسی وجہ سے یہاں غزل جیسی صنف کے بجائے مثنوی کا زیادہ رجحان ملتا ہے۔

ولؔی کے رجائی لہجہ کے اثرات کے بارے میں ڈاکٹر سید عبداللہ فرماتے ہیں کہ ان کی غزل بلکہ سارے کلام کو پڑھ کر غم کی کیفیت پیدا ہونے کی بجائے طبیعت پر شگفتگی طاری ہو جاتی ہے۔ ان کے عاشقانہ اشعار میں جذب وسرور اور شوق ونشاط کی لہر دوڑ رہی ہے اور غم کے خفیف ترین نشان اگر کبھی نظر بھی آتے ہیں تو معمولی تمنائیت کی صورت میں۔ ولؔی کے کلام میں یاس وحرمان کے عناصر تقریباً مفقود ہیں بلکہ غم انگیز حسرت اور مہجوری بھی شاذ ونادر ہے۔

مزید لکھتے ہیں کہ ولؔی نے اپنے جذب وسرور میں دُنیا کی بے ثباتی جیسے مقبول مضمون پر کچھ زیادہ غور نہیں کیا حالانکہ یہ ہمارے شاعروں کا محبوب ترین موضوع ہے۔ ولؔی کے کلام میں اس موضوع پر بہت کم لکھا گیا ہے، اس کا سبب یہی ہے کہ ولؔی نے زندگی کے جمال پر نظر ڈالی ہے اور اس کے ان تمام پہلوؤں کو دیکھا ہی نہیں جن سے نظر میں تلخی اور نظریے میں پژمردگی پیدا ہوتی ہے۔ انھوں نے چاند کی لذت بخش چاندنی اور آفتاب کی مسرت انگیز دھوپ، سپہر نیلگوں کی دِل کشا وسعت اور صبح وشام کے دل آویز حسن کا تماشائی بننا اور ان سے حواسِ ظاہر وباطن کو مسرور بنانا سیکھا اور سکھایا ہے۔

وہ حسنِ محبوب سے بھی مسرت حاصل کرتے ہیں جو ان کی روح تک کو معطر کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حسن ان کے ہاں رنج والم کا باعث نہیں بنتا بلکہ وہ اس سے نشاط حاصل کرتے ہیں لیکن یہ نشاط بیمار ذہنیت کے حامل کسی شخص کو نہیں، یہ صاحبِ ذوق انسان کی ذہنی اور روحانی بالیدگی کا موجب ہوتا ہے۔

Marfat.com

ولی کی حسن پرستی کے متعلق ڈاکٹر عبادت بریلوی کہتے ہیں کہ ان کی حسن پرستی میں نشاطیہ رجحان کبھی حد سے متجاوز نہیں ہوتا اور بہر صورت اپنی حدود میں رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ولی کی اس جمال پرستی کی تان جنسی اور جمالی تسکین ہی پر جا کر نہیں ٹوٹتی بلکہ اس کی نوعیت ذہنی اور روحانی ہو جاتی ہے۔

ولی چوں کہ داخلیت کا شکار نہیں ہوئے اس لیے وہ اپنے ارد گرد پھیلی ہوئی رنگا رنگی اور فطرت کے حسین نظاروں سے بے حد متاثر ہوئے۔ جہاں وہ کائنات کے حسن و جمال کا مشاہدہ بڑی باریک بینی سے کرتے ہیں اور اس سے لطف اٹھاتے ہیں وہیں وہ انسانی حسن سے بھی بے خبر نہیں ہیں۔ ڈاکٹر عبادت بریلوی کی رائے میں ولی نے انسانی حسن کو بڑی شدت سے محسوس کیا ہے۔ ان کی غزلوں کو مجموعی طور پر دیکھا جائے تو حسن، صنفِ لطیف کا حسن نظر آتا ہے۔ اس میں بھی مقامی رنگ کے اثرات ہیں اور یہ حسن پرستی ان کے یہاں محض بوالہوسی یا ہوس ناکی تک محدود ہو کر نہیں رہ جاتی، وہ عشق کی دُنیا میں پہنچتی ہے۔ وہ حسن کی تفصیل کے ساتھ ان کیفیات کی ترجمانی بھی کرتے ہیں جو ہر صحت مند انسان پر طاری ہو سکتی ہے۔ ولی ان دونوں کے شاعر ہیں۔ ان کی غزلوں میں خارجی حسن کی کیفیت کا بیان بھی ہے اور ساتھ ہی ان آفاقی واردات و کیفیات کی ترجمانی بھی جن کو عشق پیدا کر سکتا ہے۔

کلامِ ولی میں ہمیں عشق کا گہرا تجربہ نہیں ملتا بلکہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ کسی ایسی واردات سے دوچار ہی نہیں ہوئے جس کا لازمی نتیجہ درد و الم ہوتا ہے۔ ڈاکٹر سید عبداللہ کے مطابق ان کے مضامینِ ہجر و فراق میں سچائی معلوم نہیں ہوتی۔ وہ شاید اس مرحلے سے گزرے ہی نہیں اور یہ کہنا پڑتا ہے کہ عشق کے متعلق ان کا تصور ایک بامراد عاشق کا تصور ہے مگر یہ عاشق ایسا ہے جسے ذوقِ نظر یا محض تصور ہی سے تسکین حاصل ہو جاتی ہے کیوں کہ وہ صرف جمال کا عاشق ہے اور یہ جمال کسی ایک فرد یا ایک پیکر میں مقید نہیں بلکہ عام ہے۔ وہ بھونرے کی طرح ہر پھول کا شیدائی اور پروانے کی طرح ہر شمع کا متوالہ ہے۔

Marfat.com

یہاں یہ بات خصوصی طور پر توجہ کی طالب ہے کہ ولیؔ کے پروانہ وار حسن پر نثار ہونے اور بھونرے کی طرح ہر پھول پر منڈلانے سے ذہنی تعیش کا شائبہ تو نہیں ہوتا یا اس کے برے لذت پسندی سے تو نہیں جا ملتے۔ کلامِ ولیؔ سے اس خدشے کا ازالہ ہو جاتا ہے بلکہ محسوس ہوتا ہے کہ ولیؔ کے عشق میں سپردگی ہے۔ ولیؔ نے عشق کا جو تصور پیش کیا ہے اس میں ایک رفعت اور برتری کا احساس ہوتا ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کا کہنا ہے کہ ان کے یہاں رنگ رلیاں منانے، جنسی تشنگی کو لذتِ وصل سے بجھانے اور عاشق کے ندیدے پن کا احساس نہیں ہوتا۔ ولیؔ کے ہاں عشق میں ایک شائستگی ہے، سنجیدگی اور گہرائی ہے، ضبط اور ٹھہراؤ ہے۔ یہاں اردو غزل میں تصورِ عشق پہلی بار علوی سطح پر اُبھر کر سامنے آتا ہے۔

جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ ولیؔ کی نگاہیں ہر حسین چہرے پر مرتکز ہو جاتی ہیں۔ وہ کسی ایک محبوب سے دِل نہیں لگاتے بلکہ ہر ماہ رُخ کی توصیف کرتے نظر آتے ہیں۔ یہاں اس بات پر اصرار کرنے ضرورت نہیں ہے کہ ولیؔ کا صرف ایک ساجن تھا اور نہ ہی اس سے ولیؔ کی شاعری میں کوئی کمال ظاہر کیا جا سکتا ہے البتہ اس امر کی طرف اشارہ کر دینا ضروری ہے کہ ولیؔ کی غزل میں محبوب کی ذات کوئی ماورائی مخلوق نہیں بلکہ وہ ایک جیتی جاگتی، ہنستی بولتی، آتی جاتی، عہد و پیمان کرتی اور شرماتی لجاتی ہستی ہے۔ تاہم اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ ولیؔ کا محبوب چاہے ایک ہو، چاہے اَن گنت، انھیں اس سے میل جول کے مواقع نہیں ملے اور نہ ہی اس سے جسمانی طور پر دِل لگانے کا خیال پیدا ہوا۔

کلامِ ولیؔ میں وارداتِ و کیفیاتِ عشق اور معاملاتِ محبت کا بیان کم ہی ملتا ہے، اس کے برعکس حسنِ محبوب کا تذکرہ جا بہ جا موجود ہے۔ اسی لیے انھیں اردو کا سب سے بڑا سراپا نگار کہا جاتا ہے۔ حسنِ محبوب کے سلسلے میں بھی ان کے ہاں انفرادی طور پر تعریف و تحسین تو ملتی ہے، مجموعی طور پر کوئی تاثر نہیں اُبھرتا۔

ماحول اور مزاج کے باہمی اختلاف کی وجہ سے ولیؔ کے ہاں میرؔ کا سا سوز و گداز تو

Marfat.com

نہیں لیکن دکن کی غزل میں جیسا سوز و گداز وؔلی کے ہاں پایا جاتا ہے، اس کی مثال ان کے معاصرین پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کے خیال میں وؔلی کے ہاں سوز و عشق کے ایسے سادہ و پیچیدہ تجربے کا اظہار ہوتا ہے جو ایک طرف اردو شاعری میں ایک نئی چیز ہے تو دوسری طرف ہر 'زندہ انسان' کے دِل کی آواز ہے۔

لسانی حوالے سے کلامِ وؔلی خاصے کی چیز ہے۔ جہاں سادگی، روانی، بے تکلفی، ترنم، موسیقیت اور تاثیر نے قاری کو مسحور کر دیا ہے وہیں بعض مقامات پر زبان کی جدت نے بھی بڑا کمال دِکھایا ہے اور تین سو سالہ قدیم زبان آج کی زبان کا احساس دِلاتی ہے۔

خوب رُو خوب کام کرتے ہیں
یک نگہ میں غلام کرتے ہیں

دُشمنِ دیں کا دِین دُشمن ہے
راہ زن کا چراغ دُشمن ہے

گناہوں کی سیہ نامی سے کیا غم اس پریشاں کو
جسے وہ زُلف دستاویز ہو روزِ قیامت میں

آغوش میں آنے کی کہاں تاب ہے اس کوں
کرتی ہے نگہ جس قدِ نازک پہ گرانی

وؔلی کے ہاں مضامین کا دائرہ وسیع نہیں، میؔر اور دوسرے شعرا کے مقابلے میں وؔلی کے ہاں رمزیت بھی کم ہے البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ وہ اردو کے اوّلین اسلوب ساز شاعر ہیں، جن کی مقبولیت ان کی شاعری کے مفاہیم سے نہیں بلکہ اسلوب کے باعث برقرار رہے گی۔ ڈاکٹر سید عبداللہ کے خیال میں ان کے آرٹ کا انفرادی رنگ مجموعاً ان کے پیرایہ بیان سے متعلق ہے اور اگر معانی اور پیرایہ بیان الگ الگ دیکھنے کی اجازت مل سکتی تو ہم کہیں گے کہ وؔلی کے پاس کوئی خاص معانی تو موجود نہیں البتہ ان کے پیرایہ ہائے بیان میں ندرت اور انفرادیت ضرور ہے۔ وہ درحقیقت پیرایہ بیان کی بنا پر بڑے

Marfat.com

شاعر قرار دیے جا سکتے ہیں۔

چوں کہ وَلی خیال و خواب کے آدمی تھے، وہ عشق کے تجربے سے بھی نہیں گزرے تھے اور نہ ہی ان کے ہاں کسی خاص ہستی کو محبوب کا درجہ حاصل تھا، اسی لیے ان کی تمام باتیں تخیل کی بلند پروازی کی مرہونِ منت معلوم ہوتی ہیں۔ ان کی غزل میں کہیں بھی معاملاتِ عشق میں ملوث ہونے کا ثبوت نہیں ملتا اور نہ ہی کسی محبوب سے جسمانی قربت کا احساس ہوتا ہے بلکہ پورے دیوان میں جگہ جگہ غیر یقینی صورتِ حال اور توقعات پر قائم وصل کے ترانے ملتے ہیں۔

اگر موہن کرم سوں مجھ طرف آوے ، تو کیا ہووے
ادا سوں اس قدِ نازک کوں دِکھلاوے ، تو کیا ہووے
ترى باتاں کے سننے کا ہمیشہ شوق ہے دِل میں
اگر یک دَم تُو مجھ سوں ہم سخن ہووے، تو کیا ہووے
گرمی سوں وو پری رُو جب شعلہ تاب ہووے
برجا ہے دِل جلوں کا سینہ کباب ہووے

تصوف ایسا موضوع ہے کہ جس پر فارسی اور اس کے زیرِ اثر تمام زبانوں میں طبع آزمائی کی گئی۔ صوفیانہ افکار کے حامل اشعار ہمیں اردو کے تقریباً تمام شعرا کے ہاں مل جاتے ہیں بلکہ وہ شعرا، جن کا تصوف سے دُور کا بھی واسطہ نہیں وہ بھی اس کے لمس کو محسوس کیے بغیر نہیں رہ سکے۔ ڈاکٹر نور الحسن ہاشمی کہتے ہیں کہ تصوف اس زمانے کی فکری اور اخلاقی بلندی کا معیار تھا۔ وحدت الوجود کا عقیدہ، جذب و سلوک اور معرفت کے لیے واحد بنیاد کی حیثیت رکھتا تھا۔ وَلی نے بھی اس مسلک کو نہ صرف اپنی زندگی میں برتا بلکہ اپنی شاعری میں اس کا اس خوبی سے اظہار کیا کہ ان سے پہلے اس کی مثال نہیں ملتی۔ وَلی کے تصوف کے بارے میں ڈاکٹر عبادت بریلوی کا کہنا ہے کہ انھوں نے تصوف کے مسائل کو بیان کر کے اردو غزل کے دائرے کو اور بھی وسیع کر دیا۔ ان مسائل کی ترجمانی ان کی غزلوں میں بڑی رچی ہوئی ملتی ہے۔

Marfat.com

عمر جو یاد میں گزرے ، سو غنیمت سمجھو
سو گیا عیش میں جو ، اس کا جگانا مشکل

جم کے رُتبہ سوں ولیؔ ! مرتبہ اوپر ہے اگر
جامِ دل میں جو میسر ہو مے ِ ناب مجھے

پایا ہوں ، ولیؔ ! سلطنتِ ملکِ قناعت
اب تخت و چتر حق میں مرے ارض و سما ہے

حسن تھا پردۂ تجرید میں سب سوں آزاد
طالبِ عشق ہوا صورتِ انسان میں آ

الغرض ولیؔ ایک ایسے شاعر کے طور پر سامنے آتے ہیں جو اردو زبان کے حوالے سے ہر مکتبہ فکر کے پیش رَوا قرار پاتے ہیں۔ ولیؔ ، دکنی زبان کو بروئے کار لاتے ہوئے ارتقائی منازل طے کرتے ہیں اور فارسی زبان کی خوشہ چینی کے ساتھ ساتھ اردو پن کی طرف گامزن ہوتے دِکھائی دیتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ آگے چل کر اردو غزل کے نمایاں ہونے والے تمام رجحات مثلاً عشقیہ شاعری، ایہام گوئی، دبستانِ دہلی اور دبستانِ لکھنو، تصوف، اصلاحِ زبان کے بانی قرار پاتے ہیں۔ قصہ مختصر اردو زبان ترقی کی کتنی ہی منزلیں طے کرلے، ولیؔ کی ممنونیت سے آزاد نہیں ہوسکتی۔

خالد ندیم

۱۵۵ر مسلم سٹریٹ، پرانا شہر شیخوپورہ (پاکستان)

فون: ۰۴۹۳۱-۵۷۳۴۶

E.mail:pknadeem@hotmail.com

Marfat.com

☆

کِیتا[1] ہوں ترے نانوں[2] کو مَیں وِرد زباں کا
کِیتا ہوں ترے شکر کو، عنوان بیاں کا

جس گرد اُپر[3] پانوں[4] رکھیں تیرے رسولا ؑ
اُس گرد کوں[5] مَیں کحل[6] کروں دِیدۂ جاں کا

مجھ صدق طرف عدل سُوں[7]، اے اہلِ حیا! دیکھ
تجھ علم کے چہرے پہ نہیں رنگ گماں کا

ہر ذرۂ عالَم میں ہے خورشیدِ حقیقی
یوں بوجھ کہ بلبل ہوں ہر اِک غنچہ دہاں کا

کہتا ہے ولؔی دِل ستی[8] یوں مصرعِ رنگیں
ہے یاد تری مجھ کوں[9] سبب راحتِ جاں کا

۱۔کرتا ۲۔نام ۳۔اُوپر ۴۔پاؤں ۵۔کو ۶۔سُرمہ ۷۔سے ۸۔سے ۹۔کو

Marfat.com

☆

وو[1] صنم جب سُوں[2] بسا دِیدۂ حیران میں آ
آتشِ عشق پڑی عقل کے سامان میں آ

ناز دیتا نہیں گر رُخصت گل گشت چمن
اے چمن زارِ حیا ! دِل کے گلستان میں آ

عیش ہے عیش کہ اس مہ کا خیالِ روشن
شمع روشن کِیا مجھ دِل کے شبستان میں آ

یاد آتا ہے مجھے جب وو گلِ باغِ وفا
اشک کرتے ہیں مکاں گوشۂ دامان میں آ

مَوج بے تابیِ دل اشک میں ہوئی جلوہ نما
جب بسی زُلفِ صنم ، طبعِ پریشان میں آ

نالہ و آہ کی تفصیل نہ پوچھو مجھ سُوں
دفترِ درد بسا عشق کے دِیوان میں آ

پنجۂ عشق نے بے تاب کیا جب سُوں مجھے
چاک دِل تب سُوں بسا چاک گریبان میں آ

۱۔ وہ ۲۔ سے

Marfat.com

دیکھ اے اہلِ نظر ! سبزۂ خط میں لبِ لعل[3]
رنگِ یاقوت چھپا ہے خط ریحان[4] میں آ

حسن تھا پردۂ تجرید[5] میں سب سُوں آزاد
طالبِ عشق ہوا صورتِ انسان میں آ

شیخ ! یاں بات تری پیش نہ جاوے ہرگز
عقل کوں[6] چھوڑ کے مت مجلسِ رِندان میں آ

دردمنداں کو بہ جُز درد نہیں صیدِ مراد
اے شہِ مُلکِ جنوں ! غم کے بیابان میں آ

حاکمِ وقت ہے تجھ گھر میں رقیبِ بدخو
دیو مختار ہوا مُلکِ سلیمان میں آ[7]

چشمۂ آبِ بقا جگ میں کِیا ہے حاصل
یوسُفِ حسن ! ترے چاہِ زنخدان[8] میں آ

جگ کے خوباں[9] کا نمک ہو کے نمک پروردہ
چھپ رہا آ کے ترے لب کے نمکدان میں آ

۳۔ سرخ ہونٹوں کے آس پاس ننھے ننھے سبز بال ۴۔ سبز خط ۵۔ علمِ بیان کی ایک صفت، جس میں زوایدکو دُور کر کے صرف ایک معنی سے غرض رکھی جاتی ہے۔ ۶۔ کو ۷۔ ایک روایت کے مطابق صخرہ (جن) نے حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی حاصل کر کے ان کی شکل میں تخت پر قبضہ کر لیا تھا ۸۔ ٹھوڑی میں پڑنے والا گڑھا۔ ۹۔ محبوب

بس کہ مجھ حال سُوں ہم سر ہے پریشانی میں
درد کہتی ہے مِرا ، زُلف ، ترے کان میں آ

غم سُوں تیرے ہے ترحم کا محل حالِ ولؔی
ظلم کو چھوڑ ، سجن ! شیوۂ احسان میں آ

☆

ہوش کھوتی ہے نازنیں کی ادا
سحر ہے سروِ گل جبیں کی ادا

گر ہے مطلوب تجھ کوں[1] نقش مراد
دیکھ اس کی بھواں کی چیں[2] کی ادا

ہوش میرا نہیں رہا مجھ میں
جب سُوں دیکھا ہے نازنیں کی ادا

موجِ دریا کو دیکھنے مت جا
دیکھ ، اس زُلفِ عنبریں کی ادا

اے ولؔی ! دِل کوں آب کرتی ہے
نگہ چشم شرگیں[3] کی ادا

۱۔کو ۲۔شکن،سلوٹ ۳۔شرمندہ

Marfat.com

☆

روح بخشی ہے کام تجھ لب کا
دمِ عیسیٰ ہے نام تجھ لب کا

حسن کے خضر نے کیا لبریز
آبِ حیواں سُوں جام تجھ لب کا

منطق و حکمت و معانی پر
مشتمل ہے کلام تجھ لب کا

جنت حسن میں کیا حق نے
حوضِ کوثر مقام تجھ لب کا

رگِ یاقوت کے قلم سُوں لکھیں
خط پرستاں پیام تجھ لب کا

سبزہ و برگ و لالہ رکھتے ہیں
شوق ، دِل میں دوام ، تجھ لب کا

غرقِ شکر ہوئے ہیں کام و زباں
جب لیا ہُوں مَیں نام تجھ لب کا

Marfat.com

مثل یاقوت خط میں ہے شاگرد
ساغر مے مدام تجھ لب کا

ہے ولی کی زباں کو لذت بخش
ذکر ہر صبح و شام تجھ لب کا

☆

مت آتش غفلت سوں مرے دل کو جلا جا
مشتاق درس[1] کا ہوں، ٹک یک درس[2] دکھا جا

بے رحم نہ ہو، غصہ نہ کر، بات مری سن
ڈرتا نہیں، یک بات کی سو بات سنا جا

خواہش ہے مجھے ورد کے پڑھنے کی ہمیشہ
یک بار کسو[3] طرز سوں[4] ٹک[5] اسم بتا جا

جب اس کی طرف جاتا ہوں کر قصدِ تماشا
کہتا ہے مجھے خوفِ رقیباں سوں کہ 'جا جا'

مدت سوں ولی جھانج[6] میں ہے ہاتھ سوں دل کے
تو بھی اے جگر! آہ کی نوبت کوں بجا جا

۱، ۲۔ سنسکرت اور ہندی میں درشن اور دیدار، عربی میں سبق لینا ۳۔ کسی ۴۔ سے ۵۔ ذرا ۶۔ بے خودی

Marfat.com

☆

مت غصے کے شعلے سُوں[1] جلتے کوں[2] جلاتی جا
ٹک مہر کے پانی سُوں تُو آگ بجھاتی جا

تجھ چال کی قیمت سُوں دِل نئیں[3] ہے مِرا واقف
اے مان بھری چنچل ! ٹک بھاؤ بتاتی جا

اس رات اندھاری میں ، مت بھول پڑوں تجھ سُوں
ٹک پاؤں کی جھانجھر کی جھنکار سناتی جا

مجھ دِل کے کبوتر کوں باندھا ہے تِری لٹ نے
یہ کام دھرم[4] کا ہے ، ٹک اس کو چھڑاتی جا

تجھ مکھ کی پرستش میں گئی عمر مِری ساری
اے بُت کی پجن ہاری! ٹک اس کو پجاتی جا

تجھ عشق میں جل جل کر سب تن کوں کیا کاجل
یہ رَوشنی افزا ہے ، انکھیاں[5] کو لگاتی جا

تجھ نیہ[6] میں دِل جل جل جوگی کی لیا صورت
یک بار اسے ، موہن! چھاتی سُوں لگاتی جا

۱۔سے ۲۔کو ۳۔نہیں ۴۔مذہب،نیکی ۵۔آنکھوں ۶۔محبت

Marfat.com

تجھ گھر کی طرف ، سندر! آتا ہے ولؔی دایم
مشتاق درس کا ہے ٹک درس دِکھاتی جا

☆

دِل رُبا آیا نظر میں آج میری خوش ادا
خوش ادا ایسا نہیں دیکھا ہوں دُوجا دِل رُبا

بے وفا گر تجھ کوں[1] بولوں ، ہے بجا ، اے نازنیں!
نازنیں عالم منیں[2] ہوتے ہیں اکثر بے وفا

کم نما ہے نوجواں میرا بہ رنگِ ماہِ نَو
ماہِ نَو ہوتا ہے اکثر ، اے عزیزاں! کم نما

مدعاے عاشقاں ہر آن ہے دِیدارِ یار
یار کے دِیدار بن دُوجا عبث ہے مدعا

کیمیا عاشق کے حق میں ہے نگاہِ گُل رُخاں
گُل رُخاں سُوں جگ میں پایا ہوں ، ولؔی! یہ کیمیا

۱۔کو ۲۔میں

☆

دِل کوں[1] لگتی ہے دِل رُبا کی ادا
جی میں بستی ہے خوش ادا کی ادا

گرچہ سب خوب رُو ہیں خوب، ولے
قتل کرتی ہے میرزا کی ادا

حرفِ بے جا، بجا ہے، گر بولوں
دُشمن ہوش ہے پیا کی ادا

نقش دِیوار کیوں نہ ہوئے عاشق
حیرت افزا ہے بے وفا کی ادا

گل ہوئے غرق آبِ شبنم میں
دیکھ اس صاحبِ حیا کی ادا

اشک رنگیں میں غرق ہے نِس دن[2]
جن نے دیکھا ہے تجھ حنا کی ادا

اے ولؔی! دردِ سر کی دارُو ہے
مجھ کوں اُس صندلی قبا کی ادا

۱۔ کو ۲۔ رات دن

Marfat.com

☆

موسیٰ اگر جو دیکھے تجھ نُور کا تماشا
اس کوں[1] پہاڑ[2] ہووے پھر طُور کا تماشا

اے رشکِ باغِ جنت! تجھ پر نظر کیے سُوں[3]
رِضواں کو ہووے دوزخ پھر حور کا تماشا

روزِ سیاہ اس کے مو مو سُوں جلوہ گر ہے
تجھ زُلف میں جو دیکھا دیجور[4] کا تماشا

کثرت کے پھول بَن میں جاتے نہیں ہیں عارف
بس ہے موحّداں کو منصور کا تماشا

ہے جس سُوں یادگاری وہ جلوہ گر ہے دایم
تو چیں میں دیکھ جا کر فغفور[5] کا تماشا

وہ سر بلندِ عالم از بس ہے مجھ نظر میں
جیوں آسماں عیاں ہے مجھ دُور کا تماشا

تجھ عشق میں ولؔی کے آنجھو[6] اُمنڈ چلے ہیں
اے بحرِ حسن! آ دیکھ، اس پُور کا تماشا

۱۔ کو ۲۔ ناقابلِ برداشت ۳۔ سے ۴۔ اندھیرا، تاریکی ۵۔ چین کے قدیم بادشاہوں کا فارسی لقب ۶۔ آنسو

☆

صبح تیرا درس[1] پایا تھا صنم
شوقِ دِل محتاج ہے تکرار کا

ماہ کے سینے اُپر[2] ، اے شمع رُو!
داغ ہے تجھ حسن کی جھلکار[3] کا

دِل کوں دیتا ہے ہمارے پیچ و تاب
پیچ تیرے طرّہٗ طرارِ[4] کا

چاہتا ہے اس جہاں میں گر بہشت
جا ، تماشا دیکھ اُس رُخسار کا

آرسی کے ہاتھ سُوں[5] ڈرتا ہے خط
چور کوں[6] ہے خوف چوکیدار کا

سرکشی ، آتش مزاجی ہے سبب
ناصحوں کو گرمیٔ بازار کا

اے ولیؔ ! کیوں سن سکے ناصح کی بات
جو دِوانا ہے پری رُخسار کا

۱۔ درشن، دیدار ۲۔ اوپر ۳۔ جھلک ۴۔ محبوب کی زلفیں ۵۔ سے ۶۔ کو

☆

یاد کرنا ہر گھڑی اُس یار کا
ہے وظیفہ مجھ دلِ بیمار کا

آرزوے چشمہء کوثر نہیں
تشنہ لب ہوں شربتِ دیدار کا

عاقبت کیا ہووے گا، معلوم نئیں[1]
دِل ہوا ہے مبتلا دِل دار کا

کیا کہے تعریف دِل، ہے بے نظیر
حرف حرف اس مخزنِ اسرار[2] کا

گر ہوا ہے طالبِ آزادگی
بند مت ہو سبحہ[3] و زنار[4] کا

مسند گل منزلِ شبنم ہوئی
دیکھ رُتبہ دِیدۂ بیدار کا

اے ولی! ہونا سری جن[5] پر نثار
مدعا ہے چشم گوہر بار کا

۱۔نہیں ۲۔رازوں کا خزینہ ۳۔تسبیح ۴۔وہ دھاگا جو ہندو پہنتے ہیں ۵۔جن

☆

دِل کو گر مرتبہ ہو درپن[1] کا
مفت ہے دیکھنا سریجن کا

جامہ زیباں کو کیوں تجوں[2] کہ مجھے
گھیر رکھتا ہے دور دامن کا

اے زباں! کر مدد کہ آج صنم
منتظر ہے بیانِ رَوشن کا

حکمتِ عشقِ بو علی سُوں[3] نہ پوچھ
نئیں[4] وہ قانوں شناس اس فن کا

آئینہ تجھ سے ہو کے ہم زانو
غیرت افزا ہوا ہے گلشن کا

امن میں تجھ نگہ سُوں ہے بے درد
خوف نئیں مفلسوں کوں رہ زن کا

دلِ صد پارہ تجھ پلک سُوں ہے بند
خرقہ دوزی[5] ہے کام سوزن کا

۱۔ آئینہ ۲۔ چھوڑوں ۳۔ سے ۴۔ نہیں ۵۔ خرقہ سینا

تجھ نگہ سوں بہ شکل شانِ عسل[۶]
دِل ہوا گھر ہزار روزن کا

ٹک ولی کی طرف نگاہ کرو
صبح سوں منتظر ہے درشن کا

☆

عیاں ہے ہر طرف عالم میں حسن بے حجاب اس کا
بغیر از دیدۂ حیراں نہیں جگ میں نقاب اس کا

ہوا ہے مجھ پہ شمعِ بزم یک رنگی سوں یوں[۱] روشن
کہ ہر ذرے اُپر[۲] تاباں ہے دایم آفتاب اس کا

کرے عشاق کوں[۳] جیوں صورتِ دیوار حیرت سوں[۴]
اگر پردے سوں وا ہووے جمالِ بے حجاب اس کا

سجن نے یک نظر دیکھا نگاہِ مست سوں جس کوں
خراباتِ دو عالم میں سدا ہے وو[۵] خراب اس کا

مرا دِل پاک ہے از بس، ولی زنگِ کدورت سوں
ہوا جیوں جوہرِ آئینہ مخفی پیچ و تاب اس کا

۶۔ شہد مگر یہاں شہد کا چھتہ مراد ہے۔ / ۱۔ یہ ۲۔ اوپر ۳۔ کو ۴۔ سے ۵۔ وہ

Marfat.com

☆

ہوا ہے دِل مِرا مشتاق تجھ چشم شرابی کا
خراباتی اُپڑ[1] آیا ہے شاید دِن خرابی کا

کیا مدہوش مجھ دِل کوں[2] اَنیندی نین[3] ساقی نے
عجب رکھتا ہے کیفیت زمانہ نیم خوابی کا

خط شب رنگ رکھتا ہے عداوت حسن خوباں سے
کہ جیوں خفاش[4] ہے دُشمن شعاعِ آفتابی کا

نہ جاوں صحنِ گلشن میں کہ خوش آتا نہیں مجھ کوں
بغیر از ماہ رُو ہرگز تماشا ماہتابی کا

نہ بوجھو ، اَب ہوا ہے کم سخن وو[5] دلبرِ رنگیں
لبِ تصویر پر ہے رنگ دایم لاجوابی کا

پری رُخ کوں اُٹھانا نیند سُوں[6] بر جا نہیں عاشق
عجب کچھ لطف رکھتا ہے زمانہ نیم خوابی کا

وؔلی سُوں بے حسابی بات کرنا بے حسابی ہے
نہیں وو آشنا ، اے یار! ہرگز بے حسابی کا

۱۔اپڑنا، آپہنچنا ۲۔کو ۳۔نیند سے بھری آنکھوں والا ۴۔چمگادڑ ۵۔وہ ۶۔سے

Marfat.com

☆

طالب نہیں مہر و مشتری کا
دیوانہ ہوا جو تجھ پری کا

یو[1] غمزۂ شوخ ساحری میں
اُستاد ہے سحرِ سامری[2] کا

تیرا خط خضر رنگ ، اے شوخ !
سلطان ہے خشکی و تری کا

تُوں[3] سر سُوں[4] قدم تلک جھلک میں
گویا ہے قصیدہ انوریؔ[5] کا

پایا ہے جو کوئی دولتِ فقر
مشتاق نہیں سکندری کا

پھیکی لگے اس کوں[6] شانِ دولت
چاکھیا[7] جو مزہ قلندری کا

کہتا ہے ولیؔ ، پکار یو بات
بندہ ہوں پیا کی دلبری کا

۱۔ یہ ۲۔ حضرت موسیٰ کے دور کا جادوگر جس نے آپ کے کوہِ طور پر چالیس روزہ کے قیام کے دوران سونے کا ایک بچھڑا بنا کر بنی اسرائیل کے سامنے پیش کیا، جس میں پُر اسرار گھنٹیاں بجتی تھیں۔ ۳۔ تُو ۴۔ سے ۵۔ فارسی قصیدہ گو شاعر۔ ف: ۵۴۷ھ ۶۔ کو ۷۔ چکھ لیا

Marfat.com

☆

شغل بہتر ہے عشق بازی کا
کیا حقیقی و کیا مجازی کا

ہر زباں پر ہے مثلِ شانہ مدام
ذکر تجھ زلف کی درازی کا

ہوش کے ہاتھ میں عناں[1] نہ رہی
جب سوں[2] دیکھا سوار تازی[3] کا

مَیں دِکھا کر اپس[4] کی مکھ کی کتاب
عِلم کھویا ہے دِل سوں قاضی کا

آج تیری بھواں نے مسجد میں
ہوش کھویا ہے ہر نمازی کا

گر نہیں رازِ عشق سوں آگاہ
فخر بے جا ہے فخر رازی[5] کا

اے ولی! سرو قد کو دیکھوں گا
وقت آیا ہے سرفرازی کا

۱۔لگام ۲۔سے ۳۔عرب ۴۔آپ ۵۔طبیب، کیمیادان اور فلسفی (۲۵۰ھ -۳۱۳ھ)

☆

پڑیا[1] ہے لعل میں پرتو سجن تجھ لب کی لالی کا
بیاں ہے مہ سُوں[2] رَوشن تر ترِی صاحب کمالی کا

گئی ہے خواب مخمل کی ترے پاؤں کی سرخی سُوں
کہ جس کے عکس سُوں رنگیں ہوا ہے نقش قالی[3] کا

ہوا مجھ دل کی جنت میں ، سو ہر یک آہ ، جیوں طوبیٰ
لٹک چلنا جو دیکھا ، بس کہ مَیں سید معالی[4] کا

نزاکت تجھ کمر کی دل نشیں ہے ، اس سبب ساجن!
ہوا ہے شہرہ عالم میں مری نازُک خیالی کا

رنگیلے شعر کا کہنا کِیا تھا ترک مدت سُوں
ترا یو[5] قد ہوا ہے پھر کے باعث فکرِ عالی کا

تری وہ طبع ہے ہموار ، اے رشکِ مہِ کنعاں!
کہ جس میں مُو برابر نئیں[6] اثر بے اعتدالی کا

ولی ! تجھ شعر کوں[7] سنتے ہوئے ہیں مست اہلِ دل
اثر ہے شعر میں تیرے شرابِ پرتگالی[8] کا

۱۔ پڑا ۲۔ سے ۳۔ قالین ۴۔ ولی کا دوست جس کے ہمراہ انھوں نے ۱۷۰۰ء میں دلی کا سفر اختیار کیا۔ ۵۔ یہ ۶۔ نہیں ۷۔ کو ۸۔ ہندوستان میں سب پہلے یورپی پرتگالی تھے جن کا بحری بیڑا واسکوڈے گاما کی قیادت میں ۱۷ مئی ۱۴۹۸ء میں جنوبی ہند کے مقام کالی کٹ پر لنگر انداز ہوا، اسی لیے یہاں دیگر یورپی اقوام سے زیادہ پرتگالیوں کے اثرات نظر آتے ہیں۔

Marfat.com

☆

کیا[1] ہوں جب سوں[2] دعویٰ شاہِ خوباں کی غلامی کا
علَم برپا ہوا ہے تب سوں میری نیک نامی کا

بسے فرہاد کے مانند کوہِ بے ستوں میں جا
اگر قصہ سنے خسرو ترِی شیریں کلامی کا

اگر تجھ حسن کامل کی سنیں تعریف مہ رُویاں
تمام آ کر کریں اقرار اپنی ناتمامی کا

اگر تجھ حسن عالم گیر کو دیکھیں سخن فہماں
نہ لاویں پھر زباں اُوپر بیاں خوبانِ نامی کا

لگے جیوں نخلِ ماتم سرو گلشن اُس کی انکھیاں[3] میں
تماشا جن نے دیکھا ہے سجن تجھ خوش خرامی کا

حقیقت سُوں ترِی مدت ستی[4] واقف ہیں ، اے زاہد!
عبث ہم پختہ مغزاں سُوں نہ کر اظہار خامی کا

ولیؔ لکھتا ہے تیری مست انکھیاں دیکھ ، اے ساقی!
بیاضِ گردنِ مینا اُپر[5] دیوان جامیؔ[6] کا

۱۔ کرتا ہوں یا کیا ہے ۲۔ سے ۳۔ آنکھوں ۴۔ سے ۵۔ اوپر ۶۔ عالم دین، صوفی اور شاعر (۸۱۷ھ-۸۹۸ھ)

Marfat.com

☆

جس وقت ، اے سریجن[1] ! تُو بے حجاب ہوے گا
ہر ذرہ تجھ جھلک سُوں[2] جیوں آفتاب ہوے گا

مت جا چمن میں ، لالن ! بلبل پہ مت ستم کر
گرمی سُوں تجھ نگہ کی گُل گُل گلاب ہوے گا

مت آئینے کوں[3] دِکھلا اپنا جمالِ روشن
تجھ مکھ کی آب دیکھے آئینہ آب ہوے گا

نکلا ہے وو[4] ستم گر ، تیغِ ادا کو لے کر
سینے کا عاشقاں کے اَب فتح باب ہوے گا

رکھتا ہے کیوں جفا کوں مجھ پر روا ، اے ظالم!
محشر میں تجھ سُوں میرا آخر حساب ہوے گا

ہاتف[5] نے یوں دیا ہے مجھ کو ، ولی ! بشارت
اُس کی گلی میں جا تُو مقصد شتاب[6] ہوے گا

۱۔سجن ۲۔سے ۳۔کو ۴۔وہ ۵۔آوازِ غیب،فرشتہ ۶۔جلد

Marfat.com

☆

جلوہ گر جب سوں[1] وو[2] جمال ہوا
نورِ خورشید پائمال ہوا

فیضِ تشبیہ قدِ دلبر سوں
سرو گلشن منیں[3] نہال ہوا

نشۂ سبزیٔ خط خوباں
والیِ عالمِ خیال ہوا

یاد کر تجھ بھواں کی بیت بلند
ماہِ نو صاحبِ کمال ہوا

دیکھ کر تجھ نگاہ کی شوخی
ہوشِ عاشق رمِ غزال[4] ہوا

حسن اس دل رُبا کا مدت سوں
عکسِ آئینۂ خیال ہوا

وصف میں تجھ بھواں کے ہر مصرع
ثانیِ مصرعِ ہلال ہوا

۱۔ سے ۲۔ وہ ۳۔ میں ۴۔ ہرن کی چوکڑی، ہرن کا بھاگنا

Marfat.com

جس نے دیکھا ہے تجھ نگہ کی تیغ
پھر کے جینا اسے محال ہوا

غزل مجنوں[5] کے بعد مجھ کوں[6] ، ولی!
صوبۂ عاشقی بحال ہوا

☆

جب صنم کوں[1] خیالِ باغ ہوا
طالب نشۂ فراغ ہوا

فوجِ عشاق دیکھ ہر جانب
نازنیں صاحبِ دماغ ہوا

رشک سوں[2] تجھ لباں کی سرخی پر
جگرِ لالہ داغ داغ ہوا

دلِ عشاق کیوں نہ ہوے روشن
جب خیالِ صنم چراغ ہوا

اے ولی ! گل بدن کوں باغ میں دیکھ
دلِ صد چاک باغ باغ ہوا

۵۔ مجنوں کی برطرفی ۶۔ کو ، ۱۔ کو ۲۔ سے

Marfat.com

☆

وو مِرا مقصودِ جان و تن ہوا
جس کا مجھ کوں[1] رات دِن سُمرن[2] ہوا

مثلِ مینائے شرابِ بزمِ حسن
حوضِ دل تجھ عکس سُوں[3] رَوشن ہوا

نور کا ہے گنج تیرا یو[4] جمال
حسن کے گوہر کا تُوں[5] معدن ہوا

بس کہ یادِ حسن حیرت بخش ہے
دِل مِرا صافی[6] میں جیوں درپن[7] ہوا

جو ، ولیؔ ! ہے مرجع[8] ہر جزو کل
وو مِرا مقصودِ جان و تن ہوا

۱۔کو ۲۔تسبیح،وظیفہ ۳۔سے ۴۔یہ ۵۔تُو ۶۔صفائی ۷۔آئینہ ۸۔جائے پناہ

Marfat.com

☆

ہر انجھو[1] تجھ غم میں ، اے رنگیں ادا ! گل گوں[2] ہوا
غیرتِ گل زارِ جنت ، دامن پُرخوں ہوا

ہے پسند طبعِ عالی ، مصرعِ سروِ بلند
جب سُوں[3] گلشن میں ترا قد دیکھ کر موزوں ہوا

رات دِن انجھواں میں اپنے شاستر[4] کرتا ہے تر
اے برہمن ! دیکھ تجھ کوں[5] بیدِ خواں مجنوں ہوا

گر نہیں ہے خنجرِ بے دادِ خوباں کا شہید
دامنِ صد چاکِ گل کس واسطے پُرخوں ہوا

ہر غزل میں وصف لکھتا ہے ترے بے اختیار
تجھ نگاہِ با ادا سُوں جب وَلی ممنوں ہوا

۱۔ آنسو ۲۔ گلاب کا سا رنگ ۳۔ سے ۴۔ ہندوؤں کی مذہبی کتاب ۵۔ کو

Marfat.com

☆

تجھ لب مٹھے کوں دیکھ پھکا انگبیں ہوا[1]
چینِ جبیں[2] کو دیکھ خجل نقش چیں ہوا

مجھ دل کے دائرے میں سویدا[3] نہ بوجھ تُوں[4]
تجھ خال کا خیال مجھے دل نشیں ہوا

مسجود آفتاب ہوا ہے شرف سُوں[5] آج
وہ نقش پاک زینتِ رُوے زمیں ہوا

تجھ زلف کا خیال کہ وہ رشک مشک ہے
عنبر[6] سُوں موجِ بحر میں جا ہم نشیں ہوا

پی[7] کی گلی نگاہ کرو ، ہے عجب مکاں
اس اشرف المکاں میں یو[8] دل جا نگیں ہوا

ہے آج مجھ کوں جگ میں ، ولؔی ! دست گاہِ جم
اس کا خیال دل منیں[9] نقش نگیں ہوا

۱۔تمھارے میٹھے لبوں کو دیکھ کر شہد بھی پھیکا محسوس ہونے لگا ہے۔ ۲۔ماتھے کی سلوٹیں ۳۔وہ سیاہ نقطہ جو دل پر ہوتا ہے۔ ۴۔تو ۵۔سے ۶۔ایک سیاہ رنگ کی خوشبو جو سمندر میں بہتی ہوئی رہتی ہے اور آگ پر پگھل جاتی ہے۔ ۷۔محبوب ۸۔یہ ۹۔میں

☆

اس کی تعظیم ہوئی اہلِ چمن پر لازم
بلبلِ باغ نے جب مصحفِ گل یاد کیا

روزِ ایجاد تری چشم سوں[1] ، اے نورِ نظر!
حسن کی فرد پہ دیوانِ ازل صاد کیا[2]

جن نے عشاق کے چہرے کوں[3] دیا رنگِ نیاز
معنیِ ناز کوں تجھ قد ستی[4] ایجاد کیا

سب سوں ممتاز ہوا سلسلۂ معنی میں
دلِ دیوانہ کوں جب عشق نے ارشاد کیا

سینۂ بلبل قمری کوں کیا مخزنِ درد[5]
جب کہ اس سرو نے سیرِ گل و شمشاد کیا

آج تجھ یاد نے ، اے دلبرِ شیریں حرکات!
آہ کوں دل کے اُپر[6] تیشۂ فرہاد کیا

اے ولی! جب سوں کیا عشق میں تحصیل جنوں
روحِ مجنوں نے اپس کا[7] مجھے اُستاد کیا

۱۔ سے ۲۔ فرد پر صاد کرنا یعنی دعوت کی فہرست پر اطلاع یابی کا نشان لگانا ، اگر یہاں فرد سے مراد تنہا شعر لیا جائے تو مفہوم یہ بنتا ہے کہ حسن کے تنہا شعر کو دیوانِ ازل تسلیم کرلیا ہے۔ ۳۔ کو ۴۔ سے ۵۔ درد کا خزانہ ۶۔ اوپر ۷۔ اپنا

Marfat.com

☆

دل میں جب عشق نے تاثیر کیا
فردِ باطل خط تدبیر کیا

بند کرنے دلِ وحشت زدہ کوں[1]
دامِ زہ[2] زلفِ گرہ گیر کیا

موجِ رفتار نے تجھ قد کی ، صنم !
سروِ آزاد کوں زنجیر کیا

سبز بختوں میں اسے لکھتے ہیں
وصف تجھ خط کے جو تحریر کیا

جز الم اُس کوں نہ ہووے حاصل
عشقِ بے پیر کوں جو پیر کیا

شمع مانند جلی اس کی زباں
جن نے مجھ سوز کی تقریر کیا

گریہ و گردِ ملامت سُوں[3] ، ولی !
خانہء عشق کوں تعمیر کیا

۱۔کو ۲۔پیچ دار پھندہ ۳۔سے

☆

کشورِ دل کوں[1] ترے ناز نے تسخیر کیا
فوجِ مجنوں کوں تری زلف نے زنجیر کیا

پیچ سوں[2] نقدِ دلِ عاشقِ بے تاب کوں لے
زلف کوں اپنی پری رو نے گرہ گیر کیا

عاشقِ زار سمجھ مجھ سوں ہوا ہے بے زار
نقدِ دل دے کے مَیں دل دار کوں دل گیر کیا

نالہء شوق نے شعلے کی زباں سوں ، جیوں برق
درس[3] میں شوخ کے جا عشق کی تقریر کیا

کیوں کہ ذراتِ جہاں تجھ کوں پرستش نہ کریں
حق نے تجھ حسن کوں خورشیدِ جہاں گیر کیا

گردِ غم ، آبِ نیَن ، درد کے معمار نے لے
خانہء عشق جگر سوز کوں تعمیر کیا

اے ولیؔ ! شوخ کی زُلفاں کی سیاہی لے کر
قصہء حالِ پریشاں کوں مَیں تحریر کیا

۱۔ دل کی سلطنت کو ۲۔ سے ۳۔ مکتب

Marfat.com

☆

صحنِ گلشن میں جب خرام کیا
سروِ آزاد کوں[۱] غلام کیا

کاملیت کا تجھ کوں تھا دعویٰ
حق نے دعویٰ ترا تمام کیا

غمزۂ شوخ نے بہ نیم نگاہ
کام عشاق کا تمام کیا

حق نے تجھ قد کوں دیکھ مثلِ الف
خوش قداں کا تجھے امام کیا

تا کہے خلق تجھ کوں ماہِ تمام
زلف تیری کوں حق نے لام کیا

گُل رُخاں خوف سُوں[۲] ہوئے یک سُو
تجھ نگہ نے جب اہتمام کیا

نام تیرا ولی نے ، اے اکمل !
شوق سُوں وردِ صبح و شام کیا

۱۔ کو ۲۔ سے

Marfat.com

☆

چشمِ دلبر میں خوش ادا پایا
عالَمِ دل کوں[1] مبتلا پایا

سیر صحرا کی تُوں[2] نہ کر ہرگز
دل کے صحرا میں گر خدا پایا

جب نہ آیا تھا شکمِ مادر میں
ابتدا سُوں[3] نہ انتہا پایا

اسم اللہ وو میم احمد ہے
حق ستیں[4] حق کوں حق نما پایا

حفظ کرنے کوں مصطفیٰؐ رُو کوں
فیہِ خیراً و حافظاً[5] پایا

بعدِ شاہِ نجف ولی اللہؒ
پیرِ کامل علی رضا پایا

اس معانی کوں بوالہوس ناداں
کیوں کے سمجھے ، وؔلی نے کیا پایا

۱۔کو ۲۔تُو ۳۔سے ۴۔سے ۵۔

Marfat.com

☆

ترے مکھ پر، اے نازنیں! یوں نقاب
جھلکتا ہے جیوں مطلعِ آفتاب

ادا فہم کے دل کی تسخیر کوں[1]
ترا قد ہے جیوں مصرعِ انتخاب

بجا ہے ترے حسن کی تاب سوں[2]
تری زلف کھاتی ہے گر پیچ و تاب

نظر کر کے تجھ مکھ کی صافی اُپر[3]
ہوئی شرم سوں آرسی غرقِ آب

ترے عکس پڑنے سوں، اے گُل بدن!
عجب نئیں[5] اگر آب ہووے گلاب

ترے وصل میں اس قدر ہے نشاط
کہ مخمل کوں آئے ہے راحت سوں خواب

کریں بخت میرے اگر ٹک مدد
ولی! اُس سجن سوں ملوں بے حجاب

۱۔ یہ ۲۔ کو ۳۔ سے ۴۔ اوپر ۵۔ نہیں

☆

سجن ! ہے بس کہ تیرے حسنِ عالم گیر کی شہرت
سکندر کوں[1] ہوئی حاصل مثالِ آرسی حیرت

چلیا دہشت سُوں[2] ڈرتا کانپتا مشرق سُوں مغرب کوں
فلک اوپر سُرج[3] جب سُوں سنا تجھ حسن کی شہرت

نہ ہووے مرگ کی تلخی سُوں ہرگز آشنا جگ میں
تری شیریں زبانی کا مِلے عاشق کوں گر شربت

تری انکھیاں[4] کی گردش نے کیا ساغر کو سرگرداں
تری زلفاں کے حلقے نے کیا گرداب کوں چکرت[5]

جگت[6] کے دل رُبایاں کا ہوا تجھ میں ظہور آ کر
زلف ہے کشن ، رُخ بدری و لب مصری ، سخن امرت[7]

نہ ڈھونڈو شہر میں فرہاد و مجنوں کا ٹھکانا تم
کہ ہے عشاق کا مسکن کبھو صحرا ، کبھو پربت

وؔلی کوں ، اے سجن ! گاہے عطا کر بھیک درسن[8] کی
دیا ہے لطف سُوں تجھ کوں خدا نے حسن کی دولت

۱۔کو ۲۔ چلا دہشت سے ۳۔سورج ۴۔آنکھوں ۵۔حیران، ڈرا ہوا ۶۔ جہان ۷۔زلف سیاہ، چہرہ چودھویں کا چاند، لب شیریں، باتیں آبِ حیات ۸۔درشن، دیدار

☆

زبانِ حال سُوں[1] کہتا ہے یوں شمشاد ہر ساعت
پڑیں گے قید میں اس قد کوں[2] دیکھ، آزاد ہر ساعت

بچے گا کب تلک، اے طائرِ دل! زور وحشت سُوں
نگہ کا دام لے آتا ہے وو[3] صیاد ہر ساعت

اپس کی[4] چشمِ مے گوں سُوں دِکھا کر گردشِ ساغر
صنم کرتا ہے میرے ہوش کوں برباد ہر ساعت

ترا خط خوف میں ہے ہاتھ سُوں مقراض[5] کے دایم
کہ جیوں رکھتا ہے کودک[6] دہشتِ اُستاد ہر ساعت

نہیں یک عاشق و معشوق اس کے درد سُوں خالی
گُل و بلبل سُوں سنتا ہوں یہی فریاد ہر ساعت

ولی مجھ دل میں بستا ہے خیال اُس سرو قامت کا
کہ جس کے شوق سُوں جنبش میں ہے شمشاد ہر ساعت

۱۔ سے ۲۔ کو ۳۔ وہ ۴۔ اپنی ۵۔ قینچی، کترنے کی آواز ۶۔ بچہ، لڑکا

☆

ہے جلوہ گر صنم میں بہارِ عتاب آج
لینا ہے اس کے ناز و ادا کا حساب آج

عالم کا ہوش کیوں کے رہے گا ، عجب ہوں مَیں
چکتا[1] ہے اس کے نین سُوں رنگِ شراب آج

کیا ناز و کیا غرور ہے اُس نَوبہار میں
دیتا نہیں سلام کا میرے جواب آج

اُس کی نگاہِ مست سُوں[2] معلوم یوں ہوا
یکسر کرے گی خانہء عاشق خراب آج

اعجازِ حسن دیکھ کہ وو[3] رُوے باعرق
پیدا کیا ہے چشمہء آتش سُوں آب آج

کیا بے خبر ہوا ہے معلم صنم کوں[4] دیکھ
مکتب میں اُس کے بھول گیا ہے کتاب آج

کیا آرزوے وصل کروں اس سُوں ، اے ولی !
دیتا نہیں ہے ناز سُوں سیدھا جواب آج

۱۔ٹپکنا ۲۔سے ۳۔وہ ۴۔کو

Marfat.com

☆

جولاں گری[1] میں گرم ہے وو[2] شہسوار آج
سینے سُوں[3] عاشقاں کے اُٹھے ہے غبار آج

تجھ اسپِ برقِ تاز[4] کی جولاں کوں[5] دیکھ دل
مانندِ بجلی[6] کے ہُوا بے قرار آج

بے شک کرے گا خاطرِ عشاق باغ باغ
آیا ہے التفات پہ وو نَو بہار آج

گُل زار تجھ جمال کا گلشن میں دیکھ کر
قرباں ہیں عندلیبِ ہزاراں ہزار آج

سینے کے رکھ طبق میں دلِ چاک چاک کوں
لایا ہوں مَیں نیاز بجائے انار آج

اے آتشیں بہار! ترے مکھ کی آب دیکھ
پیدا کیا ہوا کوں دلِ خاک سار آج

گردش ترے عَین کی کہ جوں دَورِ جام ہے
دیکھے سُوں اس کے دل کا گیا ہے خمار آج

۱۔تیزی، سرعت ۲۔وہ ۳۔سے ۴۔بجلی کی سی مانند دوڑنے والا گھوڑا ۵۔کو ۶۔بجلی

تیرے نین نے یک نگہِ التفات سُوں
عالم کے وحشیاں کو کیا ہے شکار آج

اطراف آسماں کے ہجومِ شفق نہیں
تجھ رنگ نے ہوا کوں کیا لالہ زار آج

بر جا ہے ، آسماں سُوں تواضع طلب کرے
پایا ہے تجھ کرم سُوں ولؔی اعتبار آج

☆

ہے حسن کے نگر میں ، سجن! تجھ کوں[1] راج آج
خوش دلبری کا تجھ کوں ملا تخت و تاج آج

پروانہ ہو کے کیوں نہ گرے چاند چرخ سُوں
فانوسِ دل میں شوق ترا ہے سراج آج

لب میں ترے مفرحِ یاقوت[2] ہے سجن
بیمار دل مرے کوں وہی ہے علاج آج

وو[3] شوخ مجھ کوں آ کے ملا اس سبب ، ولؔی !
شادی میں اس کی صرف کیا ہوں میں لاج آج

۱۔کو ۲۔فرحت بخش یاقوت ۳۔وہ

Marfat.com

☆

آخر کوں[1] رفتہ رفتہ دلِ خاک سار نے
تیری گلی میں جا کے کیا ہے مکان آج

اعجازِ عشق دیکھ کہ مجھ ناتواں اُپر[2]
اس سنگ دل کے دل کوں کیا مہربان آج

اے عقلِ موشگاف ! تاَمل سُوں[3] کر نظر
آتا ہے کس ادا سُوں وو[4] نازک میان آج

کیوں دائرے سُوں زہرہ جبیں کے نکل سکوں
یک تان میں لیا ہے مِرے دل کوں تان آج

تُجارِ حسن[5] پاس ہیں دو لعلِ بے بہا
اس جنسِ آب دار کا لینا ہے دان[6] آج

شعلے کوں دل کے سہج[7] ہے جانا فلک اُپر
برپا کیا ہوں آہ سُوں مَیں نردبان[8] آج

کیوں کر رکھوں مَیں دل کوں، ولی! اپنے کھینچ کر
نمیں[9] دست اختیار میں میرے عنان[10] آج

۱۔کو ۲۔اوپر ۳۔سے ۴۔وہ ۵۔حسن کے سوداگر ۶۔صدقہ، بھیک ۷۔آسان ۸۔زینہ ۹۔نہیں ۱۰۔لگام

Marfat.com

☆

ہمیشہ ہے بہارِ سرو آزاد
نہ جاوے دولتِ حسنِ خداداد

ترے رُخ سُوں[1] کہ دایم بے خزاں ہے
ہوا ہے زیب در گلزار ایجاد

ہوا مانندِ مجنوں مُو پریشاں
ترا قد دیکھ کر گلشن میں شمشاد

کیا ہوں سہو راہِ کوچۂ غم
ہوا ہوں بس کہ تیرے لطف سُوں شاد

خلاصی کیوں کہ پاوے بلبلِ دل
نگاہِ مہرباں ہے دامِ صیاد

وفا کوں[2] ترک مت کر ہرگز ، اے دل !
محبت ہے وفا بن ست بنیاد[3]

نہیں ہے بے قراری اس کی بے جا
ولیؔ ! جس دل میں ہے زلفِ پری زاد

۱۔ سے ۲۔ کو ۳۔ کمزور بنیاد

Marfat.com

☆

تجھ گُل بدن پہ جگ کے ہوئے گُل عذار[1] بند
گلشن میں تجھ بہار کے ہے نَو بہار بند

گُل زار میں لٹک کے چلے گر تُو یک قدم
مانندِ آبِ آئنہ ہو جوئبار بند

تیری نَین پہ دیکھ مَیں آہو کوں[2] مبتلا
بوجھا کہ تجھ نگہ میں ہے وحشت شعار بند

ہے تجھ شکار بند کی ہر یک کوں آرزو
خوش وو[3] شکار جن کو ملے یو[4] شکار بند

تجھ قد کوں دیکھ سرو ہے گلشن میں پا بہ گل
آزاد یاں ہوا ہے سو بے اختیار بند

اُمید مجھ کوں یوں ہے، ولؔی! کیا عجب اگر
اس ریختے کو سن کے ہو معنی نگار بند

۱۔ خوب صورت، حسین، معشوق ۲۔ کو ۳۔ وہ ۴۔ یہ

☆

جب سُوں[1] ہوا ترا یو[2] قدِ دل رُبا بلند
سنتا ہوں ہر طرف سُوں صدائے بلا بلند

مت پست فطرتاں سُوں مِل ، اے سروِ نازنیں!
تجھ قد کا نام جگ میں ہے نامِ خدا بلند

بیمار گر نہیں یہ تری چشمِ غمزہ زن
کیوں ہاتھ میں لیے ہے نگہ کا عصا بلند

تجھ ابرواں کوں[3] دیکھ کے کیتا[4] ہے ، اے صنم !
تجھ حق منیں[5] ہلال نے دستِ دُعا بلند

گل زارِ زندگی میں بہ جز وصلِ سرو قد
عشاق کوں نہیں ہے دُوجا مُدعا بلند

یو آفتاب نئیں[6] کہ عیاں ہے فلک اُپر[7]
حق نے کِیا جہاں میں ترا نقشِ پا بلند

مَیں عاشقاں کی فوج کا سردار ہوں ، ولی !
مجھ آہ کا ہوا ہے علم تا سما بلند

۱۔سے ۲۔یہ ۳۔کو ۴۔کیا ۵۔میں ۶۔نہیں ۷۔اوپر

Marfat.com

☆

ہُوا ہے گرم تُوں[1] جب آفتاب کے مانند
کیا ہے ہوش نے پرواز آب کے مانند

نگاہِ گرم کرے گر فلک کے گلشن میں
گُلِ ستارہ گریں گل گلاب کے مانند

سجن کے غم سُوں[2] نکلتا ہے نالہء بے تاب
ہر ایک رَگ ستی[3] تارِ رُباب کے مانند

بہ رنگِ برق اگر جلوہ گر ہووے گُل رُو
غبارِ سینہ ہو پانی سحاب[4] کے مانند

توقعِ قدمِ شہ سوار دل میں رکھ
ہوا ہوں. خالی اپس سُوں رکاب کے مانند

لکھا ہوں بس کہ پری رُو کی زلف کی تعریف
سیاہ نامہ ہوا ہُوں کتاب کے مانند

۱۔ تُو ۲۔ سے ۳۔ سے ۴۔ بادل

Marfat.com

ترے فراق میں ہر آہ ، اے کماں ابرو !
گئی ہے چرخ[5] پہ تیرِ شہاب کے مانند

ترے خیال میں ، اے بحرِ حسنِ دیدۂ تر !
ہوئے ہیں آب سراپا حباب کے مانند

کیا ہے طرزِ تغافل نے شوخ کے ، جگ میں
ہر ایک چشم کوں[6] تسخیرِ خواب کے مانند

نہ کر سوال مرے درد کی حکایت کا
کہ مجھ زباں پہ ہے حاضر جواب کے مانند

گر آبرو کی ہے خواہش کسی کی نعمت پر
نہ کھول حرص کے دیدے کو ، قاب[7] کے مانند

نگاہِ گرم سوں اس شعلہ قد نے مجلس میں
کیا برشتہ[8] ولی کوں کباب کے مانند

۵۔ آسمان ۶۔ کو ۷۔ بڑی رکابی ۸۔ بھونی ہوئی چیز

Marfat.com

☆

گر چمن میں چلے وو[1] رشکِ بہار
گُل کریں نقد آب و رنگ نثار

بلبلاں ہر طرف سُوں[2] اُٹھ دوڑیں
دیکھنے کوں[3] اُسے ہزار ہزار[4]

یاد تجھ خطِ سبز کی ، اے شوق !
زخمِ دل پر ہے مرہمِ زنگار[5]

جن نے دیکھا ہے اس پری رُو کوں
صورتِ ہوش سُوں ہوا بے زار

تجھ درس[6] کے خیال میں دایم
مثلِ نیساں[7] ہے چشمِ گوہر بار

بس کہ پایا ہے تجھ جفا سُوں شکست
خانہء دِل ہوا ہے آئینہ زار

اے ولی ! اس سُوں حرفِ ہوش نہ پوچھ
جو ہُوا مستِ جلوہٗ دیدار

۱۔وہ ۲۔سے ۳۔کو ۴۔ہزار بلبل ۵۔سبز رنگ کا مرہم ۶۔دیدار ۷۔قدیم روم وشام کا ساتواں مہینا ، جس کی بارش سے موتی بنتے ہیں

Marfat.com

☆

آیا تُوں[1] کمر باندھ کے جب جور و جفا پر
مَیں جی کوں[2] تصدق کیا تجھ بانکی ادا پر

مجھ دیدۂ خوں بار میں یک بار قدم رکھ
اے شوخ! ترا جیو[3] ہے گر رنگِ حنا پر

انکھیاں[4] ہیں یہ خوبانِ جہاں کی کہ لگی ہیں
بوٹے نہیں نرگس کے، صنم! تیری قبا پر

تشبیہ جو تجھ خط کوں دیا مشکِ ختن سُوں[5]
عالم کوں وو[6] آگاہ کیا اپنی جفا پر

دُشوار ہے حیرت سُوں، ولی! اس کوں نکلنا
باندھا ہے جو دل اُس رُخِ آئینہ نما پر

☆

بہ جز تجھ جامِ لب کے، اے پری پیکر! نہ پیوں ہرگز
اگر دیوے اپس کے ہاتھ سُوں[1] مجھ جامِ جم آ کر

نظارہ جو کیا مَیں تجھ مبارک حسن کا، موہن!
کھبا[2] مجھ دل میں تیری زلفِ خم در خم کا خم آ کر

۱۔ تُو ۲۔کو ۳۔جی ۴۔آنکھیں ۵۔سے ۶۔وہ / ۱۔اپنے ہاتھ سے ۲۔گڑ جانا، پسند آ جانا

Marfat.com

☆

اب جدائی نہ کر ، خدا سوں[1] ڈر
بے وفائی نہ کر ، خدا سوں ڈر

راست کیشاں[2] سوں ، اے کماں ابرو !
کج ادائی نہ کر ، خدا سوں ڈر

مت تغافل کوں[3] راہ دے ، اے شوخ !
جگ ہنسائی نہ کر ، خدا سوں ڈر

ہے جدائی میں زندگی مشکل
آ ، جدائی نہ کر ، خدا سوں ڈر

عاشقاں کوں شہید کر کے ، صنم !
کف حنائی نہ کر ، خدا سوں ڈر

آرسی دیکھ کر نہ ہو مغرور
خود نمائی نہ کر ، خدا سوں ڈر

اے ولی ! غیرِ آستانہء یار
جبہ سائی[4] نہ کر ، خدا سوں ڈر

۱۔ سے ۲۔ سیدھی راہ چلنے والے ۳۔ کو ۴۔ ماتھا رگڑنا

Marfat.com

☆

اگر گُل زار میں بیٹھے وو[1] سروِ نازنیں آ کر
کرے نظارگی اس کی سو فردوسِ بریں آ کر

اگر ہووے صنم خانے پہ اس بت کا گزر ، بے شک
تصدق اس پہ ہوویں سب نگارستانِ چیں آ کر

عجب اُس شوخ چینچل کی انکھاں[2] ہیں شوخ اور چینچل
ہوے قرباں جس اوپر آہوے صحرا نشیں آ کر

کرے شیرازہ بندی دل کی جو اس مکھ کے دیکھے سُوں[3]
پریشاں ہو اگر دیکھے وو زلفِ عنبریں آ کر

عجب نئیں جال میں اس کے اگر اٹکا ولؔی کا دل
کہ اس کے دام میں لاکھاں[4] پھنسے ہیں اہلِ دِیں آ کر

☆

عاجزاں کے اُپر[1] ستم مت کر
اس قدر سختی ، اے صنم ! مت کر

رحم بے جا ، ستم برابر ہے
یوں رقیباں اُپر کرم مت کر

۱۔وہ ۲۔آنکھیں ۳۔سے ۴۔لاکھوں / ۱۔اوپر

Marfat.com

☆

چمن میں جب چلے اُس حسنِ عالم تاب سُوں[1] اُٹھ کر
کرے تعظیم خوش بو، ہر گلِ سیراب سُوں اُٹھ کر

کرے گر آرسی گھر میں لجا[2] تجھ مکھ کی مہمانی
ڈھلادے ہات کوں[3] تیرے اپس کی[4] آب سُوں اُٹھ کر

ترے ابرو کی گر پہنچے خبر مسجد میں زاہد کوں
تماشا دیکھنے آوے ترا، محراب سُوں اُٹھ کر

ترے پانواں[5] کی نرمی کی اگر شہرت ہو عالم میں
وہیں آوے قدم بوسی کوں مخمل، خواب سُوں اُٹھ کر

ولی تجھ زلف کی گر سحر سازی کا بیاں بولے
چلے پاتال سُوں باسک[6] سو پیچ و تاب سُوں اُٹھ کر

☆

عجب نہیں، جو کرے دل میں شیخ کے تاثیر
اگر مقدمۂ عشق کوں[1] کروں تحریر

زبانِ قال نہیں طفلِ اشک کوں لیکن
زبانِ حال سُوں[2] کرتے ہیں عشق کی تقریر

۱۔ سے ۲۔ شرم وحیا ۳۔ کو ۴۔ اپنی ۵۔ پاؤں ۶۔ ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق: زمین کو اپنے پھن پر اٹھانے والا ناگ غصہ کھا کر زمین کی گہرائیوں میں سے اٹھ آئے۔ ر ۱۔ کو ۲۔ سے

Marfat.com

☆

مَیں تجھے آیا ہوں اِیماں بوجھ کر[1]
باعثِ جمعیتِ جاں بوجھ کر

بلبلِ شیراز کوں[2] کرتا ہوں یاد
حسن کوں تیرے گلستاں بوجھ کر

دل چلا ہے عشق کا ہو جوہری
لب ترے لعلِ بدخشاں بوجھ کر

ہر نگہ کرتی ہے نظارے کی مشق
خط کوں تیرے خطِ ریحاں بوجھ کر

اے سجن ! آیا ہوں ہو بے اختیار
تجھ کوں اپنا راحتِ جاں بوجھ کر

زلف تیری کیوں نہ کھاوے پیچ و تاب
حال مجھ دل کا پریشاں بوجھ کر

رحم کر اُس پر کہ آیا ہے ولی
دردِ دل کا تجھ کوں درماں بوجھ کر

۱۔ جان کر ۲۔ کو

Marfat.com

☆

اے بادِ صبا ! باغ میں موہن کے گزر کر
مجھ داغ کی اُس لالہء خونیں کوں[1] خبر کر

کیا درد کسی کوں کہ کہے درد مِرا جا
اے آہ ! مِرے درد کی تُوں[2] جا کے خبر کر

سب طرزِ تغافل کوں مِرے حق میں روا رکھ
اے شوخ ! مِری آہ سُوں[3] البتہ حذر[4] کر

دُوجا نہیں تا پی[5] سُوں کہے دل کی حقیقت
اے درد ! تُو جا جیو[6] میں اُس پی کے اثر کر

کیا غم ہے اُسے تیرِ حوادث سُوں جہاں میں
بوجھا جو کوئی گردشِ ساغر کوں سپر کر

کئی بار لکھا اس کی طرف نامے کوں لیکن
ہر بار سُٹا[7] اشک نے مجھ نامے کو تر کر

اس صاحبِ دانش سُوں ، ولی ! ہے یہ تعجب
یک بارگی کیوں مجھ کوں گیا دل سے بسر کر

۱۔کو ۲۔تُو ۳۔سے ۴۔بچنا، پرہیز کرنا ۵۔پیا، محبوب ۶۔جی ۷۔پھینکنا

☆

اے سروِ خراماں ! توںؔ نہ جا باغ میں چل کر
مت قمری و شمشاد کے سودے میں خلل کر

کر چاک گریباں کوں گُلاں صحنِ چمن میں
آئے ہیں ترے شوق میں پردے سُوں نکل کر

صنعت کے مصور نے صباحت کے صفحے پر
تصویر بنایا ہے تری نُور کوں حل کر

اے نورِ نظر ! شمع کوں دیکھا ہوں سراپا
تجھ عشق کی آتش ستی کاجل ہوئی جل کر

بے آب لگے آبِ حیات اس کی نظر میں
پانی ہوا تجھ گال کے جو عشق میں گل کر

تجھ ابروے خم دار سُوں ہرگز نہ پھرے دل
کیوں جاوے سپاہی دمِ شمشیر سُوں ٹل کر

اے جانِ ولؔی ! لطف سُوں آ برؔ میں مرے آج
مجھ عاشقِ بے کل ستی مت وعدۂ کل کر

۱۔ تُو ۲۔ سے ۳۔ کو ۴۔ سے ۵۔ پہلو

☆

دل مرا ہے وو۱ آتشیں پیکر
راکھ ہو گئے ہیں جس کوں۲ دیکھ شرر

کیا کہوں نبضِ دل کی بے تابی
قُوت۳ جس کا ہے آتشیں نشتر

عشق بازاں میں اس کوں راحت ہے
جس کوں الماس کا ملا بستر

اُن نے پایا ہے منزلِ مقصود
عشق جس کا ہے ہادی و رہبر

ترکِ لذت کی جس کوں ہے لذت
شکر اس کو زہر، زہر شکر

آشنایاں کوں موجِ آبِ وفا
ہے محبت کی تیغ کا جوہر

بزمِ دلبر میں، اے ولی! جا تو
شوق کا آج ہاتھ لے ساغر

۱۔ وہ ۲۔ کو ۳۔ کھانا

Marfat.com

☆

جو آیا مست ساقی جام لے کر
گیا • یک بارگی آرام لے کر

نگہ تیری سدا آتی ہے ، جیوں تیر
دلِ زخمی طرف پیغام لے کر

نہ جانوں ، خط ترا کس بے خطا پر
چلا ہے آج فوجِ شام لے کر

تری ساقی گری کوں[1] لالہء باغ
کھڑا ہے منتظر ہو جام لے کر

ولی تیرے لباں سوں[2] ، اے تنک طبع!
چلا ہے لذتِ دُشنام[3] لے کر

☆

یک بہ یک آیا ادا سوں[1] مجھ طرف
ہر پلک کوں دشنہء خوں ریز کر[2]

کہہ اپس کی[3] نرگسِ بیمار کوں[4]
عاشقاں کے خون سوں پرہیز کر

۱۔کو ۲۔لبوں سے ۳۔گالی گلوچ کی لذت / ۱۔سے ۲۔ہر پلک کوخوں ریز خنجر کر ۳۔اپنی ۴۔کو

☆

نہ مِل ہر بلبلِ مشتاق سُوں[1] ، اے گُل بدن ! ہرگز
ہر اِک گلشن میں جیوں نرگس نہ کھول اپنے نیَن ہرگز

جہاں کے گُل رُخاں سارے تجھے نازُک بدن کہتے
تو ہر پلکاں کے کانٹاں پر نہ رکھ اپنے چرن[2] ہرگز

تُو بے شک رُوح ہے جگ میں خلاصہ چار عناصر کا
بہ جز تجھ رُوح کے قایم نہ ہو جگ کا بدن ہرگز

جو شائق شمع رُو کا ہے ، اُسے وسواس جاں سُوں کیا
نہ دھرنا مثل پروانے کے پروائے کفن[3] ہرگز

حقیقت کے لغت کا ترجمہ عشقِ مجازی ہے
وو[4] پائے شرح میں مطلب ، نہ بوجھے جو متن ہرگز

دمِ تسلیم سُوں باہر نکلنا سو قباحت ہے
نہ دھر اس دائرے سُوں ایک دم باہر چرن ہرگز

۱۔ سے ۲۔ قدم، پاؤں ۳۔ کفن کی خواہش ۴۔ وہ

Marfat.com

☆

ہوا نہیں وو[1] صنم صاحب اختیار ہنوز[2]
بجائے خود ہے رقیباں کا اعتبار ہنوز

پری رُخاں کی جھلک کا کِیا ہوں بس کہ خیال
بہ رنگِ برق مِرا دل ہے بے قرار ہنوز

ہزار بلبلِ مسکیں کا صید[3] ہے باقی
مقیم ہے چمنِ حسن میں بہار ہنوز

بجا نہیں تجھے انکار خونِ عاشق سُوں[4]
گیا نہیں ہے ترے ہاتھ سُوں نگار ہنوز

اپس کی[5] چشم کی گردش سُوں دے پیالہ مجھے
گیا نہیں ہے مری چشم سُوں خمار ہنوز

چلے ہے آہوے مشکیں ختن سُوں سن کے، کہ ہے
نگاہِ شوخ صنم درپے شکار ہنوز

ولی! جہاں کے گلستاں میں ہر طرف ہے خزاں
ولے بحال ہے وو سرو گل عذار[6] ہنوز

۱۔ وہ ۲۔ ابھی تک ۳۔ شکار ۴۔ سے ۵۔ اپنی ۶۔ لیکن سرو جیسے گلاب رخسار محبوب پر بہار ہے۔

Marfat.com

☆

مت جا سجن کہ ہوشِ دل آیا نہیں ہنوز[1]
مَیں درد اپس کا[2] تجھ کوں[3] سنایا نہیں ہنوز

اس چشمِ اشک بار سُوں[4] میری ، عجب نہ کر
سینے کا داغ تجھ کوں دِکھایا نہیں ہنوز

تجھ لطف کے زُلال[5] نے ، اے مایہء حیات !
میرے سِنے[6] کی آگ بجھایا نہیں ہنوز

ہوں گرچہ خاک سار ، ولے از رہِ ادب
دامن کوں تیرے ہاتھ لگایا نہیں ہنوز

اپنی انکھاں[7] کے نُور کوں تیرے قدم تلے
اے نُورِ دیدہ! فرش بچھایا نہیں ہنوز

زاہد اگرچہ فہم میں ہے بُوعلیِ وقت
میرے سخن کے رمز کوں پایا نہیں ہنوز

آزاد اپنے عشق سُوں مت کر ولی کے تئیں
تیرا غلام جگ میں کہایا[8] نہیں ہنوز

۱۔ابھی تک ۲۔اپنا ۳۔کو ۴۔سے ۵۔صاف،نتھرا اور مقطر پانی ۶۔سینے ۷۔آنکھوں ۸۔کہلایا

☆

تُو ہے رشکِ ماہِ کنعانی ہنوز[1]
تجھ کوں[2] ہے خوباں میں سلطانی ہنوز

ہر جھلک دیتی ہے تجھ رُخسار کی
آرسی کوں درسِ حیرانی ہنوز

شرم سُوں تجھ مکھ کے ، اے دریاے حسن !
چہرۂ گوہر پہ ہے پانی ہنوز

حلقہ زن ہے تجھ دہن کی یاد میں
خاتمِ دستِ سلیمانی ہنوز

رات کوں دیکھا تھا تیری زُلف کوں
دل میں ہے باقی پریشانی ہنوز

تجھ کمر کوں دیکھ حیراں ہو رہا
مُوقلم لے ہاتھ میں مانیؔ[3] ہنوز

روزِ اول سُوں[4] چمن میں حسن کے
نئیں[5] ہوا پیدا ترا ثانی ہنوز

۱۔ابھی تک ۲۔کو ۳۔قدیم ایران کا مشہور مصور ۴۔سے ۵۔نہیں

Marfat.com

جان جاتی ہے، ولے آتا نہیں
کیا سبب؟ وو[6] دلبرِ جانی ہنوز

اے ولی! اس گل بدن کے عشق میں
شغلِ بلبل ہے غزل خوانی ہنوز

☆

داغ سوں[1] دل قرصِ زر اندود[2] رکھتا ہے ہنوز
مثلِ سورج آتشِ بے دود[3] رکھتا ہے ہنوز

بس کہ گایا ہوں سرودِ عشق تیری یاد میں
دل یو[4] میرا لہجۂ داؤد[5] رکھتا ہے ہنوز

نور تجھ رخسار کا سینے میں ہے نت جلوہ گر
مجمرِ[6] دل آتشِ نمرود رکھتا ہے ہنوز

گرچہ غیر از نامرادی اب تلک حاصل نہیں
لیک[7] دل تجھ لب ستی[8] مقصود رکھتا ہے ہنوز

تجھ دہانِ کالعدم[9] سوں ہے تعجب مجھ کہ حق
طالباں کوں[10] اس کے کیوں موجود رکھتا ہے ہنوز

٦۔ وہ / ۱۔ سے ۲۔ پگھلے ہوئے سونے کے گول نشان ۳۔ دھوئیں کے بغیر ۴۔ یہ ۵۔ حضرت داؤدؑ کی خوش الحانی ضرب المثل ہے۔ ۶۔ وہ برتن جس میں خوشبودار چیزیں جلاتے ہیں، عود دان ۷۔ لیکن ۸۔ سے ۹۔ معدوم ساد، بن ۱۰۔ کو

Marfat.com

☆

عشق کے ہاتھ سُوں[1] ہوئے دل ریش[2]
جگ میں کیا بادشاہ ، کیا درویش

جیو[3] میرا ہوا ہے زیر و زبر
جب سُوں تیرا فراق آیا پیش

شوخ کے دل سُوں دل ہوا پیوست
آتشِ عشق کا لگا ہے سریش

تجھ پہ قرباں ہوں ، اے کماں ابرو !
جب سُوں لیایا[4] ہوں عاشقی کا کیش[5]

جس کوں قربت ہے عشق سُوں تیرے
اس کے نزدیک کب عزیز ہیں خویش[6]

تجھ بن اِک پل نہیں مجھے آرام
بیگ دِکھلا درس ، اے مرہم ریش !

اے ولؔی ! اس کا زہر کیوں اُترے
جن نے کھایا ہے عاشقی کا نیش[7]

۱۔ سے ۲۔ مجروح دل ۳۔ جی ۴۔ لایا ۵۔ ڈھنگ، طریقہ ۶۔ عزیز رشتہ دار ۷۔ ڈنک، زہر

Marfat.com

☆

تجھ مکھ کے اس چمن میں یو[1] خط ہے بہار محض
جنت ہے جس کے لطف اَگے[2] شرمسار محض

وہ مکھ ترا ہے، اے گلِ گل زارِ عاشقاں!
ہے لالہ زار جس کے اَگے داغ دار محض

بن مرہمِ وصال نہ ہووے اسے شفا
جو تجھ نگہ کے تیر سوں[3] ہے دل فگار محض

شکرِ خدا کہ جس کے کرم سوں جہان میں
تجھ حسن کا خیال ہے مجھ شرمسار محض

اے دل! تو اس کی نین کی مستی سوں ذوق کر
بن اس کے جگ کے شغل ہیں تجھ کوں خمار محض

گاہے ولی کے حال پہ چشمِ کرم سوں دیکھ
مدت سوں تجھ گلی میں ہے اُمیدوار محض

۱۔ یہ ۲۔ آگے ۳۔ سے

☆

تجھ زُلف کے بے تاب کوں[1] مشکِ ختن سُوں[2] کیا غرض
تجھ لعل کے مشتاق کوں کانِ یمن سُوں کیا غرض

مدت ستی[3]، اے گُل بدن! چھوڑا چمن کی سیر کوں
مشتاق ہوں تجھ درس[4] کا، مجھ کوں چمن سُوں کیا غرض

پروا کفن کی نئیں مجھے، اے شمعِ بزمِ عاشقاں!
تجھ عشق میں جو سر دیا، اس کوں کفن سُوں کیا غرض

بر جا ہے گر اہلِ ہوس طالب نہیں مجھ شعر کے
جن کو سخن کی بوجھ نئیں، ان کو سخن سُوں کیا غرض

ہرگز ولی کے پاس تم باتاں وطن کی مت کہو
جو نیہہ[5] کے کوچہ میں ہے، اس کوں وطن سُوں کیا غرض

☆

آزاد کوں[1] جہاں میں تعلق ہے جال محض
دل باندھنا کسی سوں[2] ہے دل پر وبال محض

یو[3] بات عارِفاں کی سنو دل سوں، سالکاں!
دنیا کی زندگی ہے یو وہم و خیال محض

۱۔کو ۲۔سے ۳۔سے ۴۔دیدار ۵۔محبت / ۱۔کو ۲۔سے ۳۔یہ

☆

چڑھی دیکھی جو تجھ بھوں[1] کی کماں ، قرباں ہوئے عاشق
نشانِ ناوکِ مژگانِ خوں افشاں[2] ہوئے عاشق

خیالِ سروِ بالا ہے گُلِ گُل زار خوبی سُوں[3]
چمن آسا[4] بہار آرائے باغِ جاں ہوئے عاشق

مےِ سرگشتگی[5] سُوں جامِ دل پر بس کہ رکھتے ہیں
بہ رنگِ ساغرِ گرداب سرگرداں ہوئے عاشق

ز بس تیغِ نگاہِ شوخ سرکش کی ہے خوں ریزی
نگاہِ چشمِ قربانی نمط[6] حیراں ہوئے عاشق

بہ رنگِ شمع ، بزمِ حسن میں ہے جب سُوں تُو رَوشن
پتنگ آسا[7] ترے اوپر بلا گرداں ہوئے عاشق

ولؔی ! کر نقدِ دل اپنا نثار امرت بچن اوپر
کہ جس جاں بخش جاں آگے غلام از جاں ہوئے عاشق

۱۔ابرو ۲۔خون بہانے والی پلکوں کے تیر کا نشان ۳۔سے ۴۔مانند ۵۔حیرانی و دیوانگی کی شراب
۶۔مانند ۷۔پروانے کی طرح

Marfat.com

☆

چہرے پہ ہے سجن کے عجب نُور کی جھلک
دیکھے سُوں[1] جس جھلک کے ، گئی بجلی کی چمک

لاتا ہے نذرِ آئینۂ آفتاب کوں[2]
ہو مشتری جمال ترے کا سجن فلک

پوشیدہ کیوں جہاں میں رہے عشق صاف قلب
ہے اس کے لعلِ لب کے اَگے[3] خوب و بد محک[4]

طاقت ہے کس کوں ؟ رُخ پہ ترے کر سکے نگاہ
خورشید سُوں ادھک[5] ہے ترے چہرے کی جھلک

کہتے ہیں شاعرانِ زمن مجھ کوں ، اے ولیؔ!
ہرگز ترے کلام میں ہم کو نہیں ہے شک

☆

اے صنم ! تیرے مکھ کی دیکھ جھلک
منفعل ہے مدام شمسِ فلک

دیکھ تجھ میں جمالِ حق کا ظہور
ہیں دُعاگو فلک پہ سارے مَلک

۱۔ سے ۲۔ کو ۳۔ آگے ۴۔ کسوٹی، پرکھ ۵۔ زیادہ

Marfat.com

☆

لب پہ دلبر کے جلوہ گر ہے جو خال
حوضِ کوثر پہ جیوں کھڑا ہے بلال

یو۱ ہے عاشق اپس کی۲ صورت کا
جیوں کہ حیراں ہے اُس اُپر تمثال۳

اُس کے مکھ کی شعاع کوں۴ کرتا ہے
ہر صبح آفتاب استقبال

نہیں کچھ مال و زر کی مجھ کوں طمع
شوق سُوں۵ اس کے دل ہے مالا مال

اے ولی ! پی مے محبت کوں
گر ہے رمضان و گر مہِ شوال

☆

ہوا زنجیر بند ، اے دامِ عشاق !
تری زُلفاں کے ہر حلقے میں سنبل

ولی ! تیری گلی کوں۱ دیکھ بولیا۲
یہی ہے ہند اور کشمیر و کابل

۱۔یہ ۲۔اپنی ۳۔اوپر تصویر ۴۔کو ۵۔سے ؍ ۱۔کو ۲۔بولا

Marfat.com

☆

شمعِ بزمِ وفا ہے امرت لال
سروِ باغِ ادا ہے امرت لال

ماہِ نَو کی نمن[1] ہے سب کوں[2] عزیز
اس سبب کم نما ہے امرت لال

دل مِرا کیوں نہ بند ہو اُس کا
آج رنگیں قبا ہے امرت لال

خوش لباسی کی کیا کہوں تعریف
وضع میں میرزا ہے امرت لال

اس سُوں[3] بے گانگی کبھو نہ کرے
جس ستی[4] آشنا ہے امرت لال

لعل تیرے بھرے ہیں امرت سُوں
نام تیرا بجا ہے امرت لال

اے ولؔی ! کیا کہوں بیاں اس کا
لطف میں دل رُبا ہے امرت لال

۱۔طرح ۲۔کو ۳۔سے ۴۔سے

Marfat.com

☆

مدت ہوئی ، سجن نے دکھایا نہیں جمال
دِکھلا اپس کے[1] قد کوں[2] کِیا نئیں[3] مجھے نہال

وو[4] دل کہ تھا جو سوختۂ آتشِ فراق[5]
پہنچا ہے جا کے رُخ کوں صنم کے بہ رنگِ خال

ممکن نہیں کہ بدر[6] ہو نقصاں سُوں[7] آشنا
لاوے اگر خیال میں تجھ حسن کا کمال

گر مضطرب ہیں عاشقِ بے دل ، عجب نہیں
وحشی ہوئے ہیں تیری انکھاں[8] دیکھ کر غزال

فیضِ نسیمِ مہر و وفا سُوں جہان میں
گل زار تجھ بہار کا ہے اب تلک بحال

کھویا ہے گل رُخاں نے رعونت[9] سُوں آب و رنگ
گردن کشی ہے شمع کی گردن اُپر[10] وبال

۱۔اپنے ۲۔کو ۳۔نہیں ۴۔وہ ۵۔جدائی کی آگ کا جلا ہوا ۶۔چودھویں کا چاند ۷۔سے ۸۔ آنکھیں ۹۔گھمنڈ،غرور ۱۰۔اوپر

☆

چمن میں گیا جب سُوں[1] وو[2] نونہال
ہوا سرو اُس سرو قد سُوں نہال

ترے عشق نے خم کیا ہے مجھے
مرے حال پر زُلف تیری ہے دال[3]

جہاں میں پھرا لیکن ، اے با حیا !
نہ دیکھا ہے آئینہ تیری مثال

طمع مال کی سر بہ سر عیب ہے
خیالاتِ گنجِ جہاں سر سُوں ٹال

بھروسا نہیں دولتِ تیز کا
عجب نئیں[4] کہ تا ظہر آوے زوال

تجھے زُلفِ صیاد دیتی ہے پیچ
نہ اس دام کے ہاتھ سُوں دل کو جال

ولی ! شعر میرا سراسر ہے درد
خط و خال کی بات ہے خال خال

۱۔ سے ۲۔ وہ ۳۔ دلیل ۴۔ نہیں

Marfat.com

☆

تجھ مکھ اُپر[1] ہے رنگِ شراب ایاغِ گُل
تیری زُلف ہے حلقۂ دُودِ چراغِ گُل[2]

معشوق کوں[3] ضرر نہیں عاشق کی آہ سُوں[4]
بجھتا نہیں ہے بادِ صبا سُوں چراغِ گُل

رہتا ہے دل پیا کے تفحص[5] میں رات دِن
ہے کارِ عندلیب ہمیشہ سراغِ گُل

عاشق مدام حالِ پریشاں سُوں شاد ہے
آشفتگی کے بیچ ہے دایم فراغِ گُل

تجھ داغ سُوں ہوا ہے چمن زار ، دل مِرا
اے شوخ ! آ کے دیکھ تماشاے باغِ گُل

جلتے ہیں پی[6] کے شوق سُوں عشاق رات دِن
ہے دل میں بلبلاں کے شب و روز داغِ گُل

یوں تجھ سخن میں نشۂ معنی ہے ، اے ولؔی !
جوں رنگ و بُو کی مے سُوں ہے لبریز ایاغِ گُل

۱۔اوپر ۲۔پھول کے چراغ کے دھویں کا دائرہ ۳۔کو ۴۔سے ۵۔جستجو،تلاش ۶۔پیا،محبوب

☆

گُل زار میں نکل کر گُل گشت اگر کرے تُو
تجھ گُل بدن کے دیکھے سب گُل پڑیں گے گَل گَل

جگ کے مصوراں سب ، تصویر دیکھ تیری
حیرت میں جا پڑے ، سو لکھنا رہا معطل

تجھ سرو قد کوں[1] دیکھے ، نقاش نقش بھولے
پھر نقش کاڑھنا سو ان کوں ہوا ہے اشکل[2]

ہر جنس کا معما بوجھا گیا ہے لیکن
تجھ راز کا معما جگ میں رہا ہے لاحل

اے شوخ چشمِ عالم ! سن بات گوشِ دل سُوں[3]
تجھ بے وفا کے غم سُوں دایم ولی ہے بے کل

☆

اے غنچہ دہاں ! نام ترا جب سُوں[1] لیا ہوں
اس آن سُوں خوش باش ہوا ہے دہنِ گل

مجھ دل پہ ولی ! دلبرِ رنگیں کی حقیقت
مخفی نہیں بلبل کے اُپر[2] جیوں سخنِ گل

۱۔کو ۲۔مشکل ۳۔سے / ۱۔سے ۲۔اوپر

Marfat.com

☆

جلوں تجھ عشق کی آتش منیں[1] تاچند ، اے ظالم !
شتابی[2] آ کہ جی تجھ پر کروں اسپند[3] ، اے ظالم !

خوش ابرو جیوں نگہ رکھتے ہیں انکھیاں[4] میں مجھے جب سُوں[5]
تری انکھیاں کے ڈورے کا ہوا ہوں بند ، اے ظالم !

پریشانی کے دفتر کا اسے فہرست کہہ سکیے
تری زُلفاں سُوں جس کے دل کو ہے پیوند ، اے ظالم !

پڑی ہے آرسی حیرت میں تیرے مکھ کے جلوے سُوں
مجھے تجھ حسن کی حیرت کی ہے سوگند ، اے ظالم !

ولیؔ کی سوزشِ دل کی طبیباں کر سکیں دارُو
ترے رُخسار و لب سُوں گر ملے گل قند ، اے ظالم !

☆

جب سُوں[1] ، اے آئینہ رُو ! دیکھی تری تصویر کوں[2]
گل رُخاں تب سُوں ہوئے تصویر ، حیرت کی قسم

عاشقاں ، اے رشکِ لیلیٰ ! دیکھ تیرے رم[3] کے تئیں
مثلِ مجنوں ہیں بیاباں گرد ، وحشت کی قسم

۱۔ میں ۲۔ جلدی ۳۔ نظر بد کا اثر دور کرنے کے لیے اسپند (ہرمل) جلانا ۴۔ آنکھوں ۵۔ سے ۱/۔ سے ۲۔ کو ۳۔ گریز

Marfat.com

☆

صنم کے لعل پر وقتِ تکلم
رگِ یاقوت ہے موجِ تبسم

سجن مکتب میں جب آیا، ہر اِک کوں[1]
ہوا ہے سہو[2] تعلیم و تعلم

سمجھ کر بات کر، اے مرد ناصح!
نصیحت عاشقاں کوں ہے تحکم

نہ جا انکھیاں[3] میں، آ مجھ دل میں، اے شوخ!
کہ نئیں خلوت میں دل کی خوفِ مردم

ہُوا پیدا وو[4] گُل رُو جب سُوں[5] جگ میں
ہُوا ہے ہوش میرا تب ستی[6] گم

ہوئے اشکِ ولی از بس کہ جاری
اُٹھا امواجِ دریا میں تلاطم

۱۔کو ۲۔بھول جانا ۳۔آنکھوں ۴۔وہ ۵۔سے ۶۔سے

Marfat.com

☆

جیوں گُل شگفتہ رُو ہیں سخن کے چمن میں ہم
جیوں شمع سر بلند ہیں ہر انجمن میں ہم

ہیں داستانِ عشق ہمیں یاد کئی ہزار
اُستاد بلبلاں کے ہیں ہر یک چمن میں ہم

اس شوخ شعلہ رنگ کی جب سُوں[1] لگن لگی
جلتے ہیں تب سُوں شعلہ نمط[2] اس لگن میں ہم

یک بار ہنس کے بول، صنم! نئیں[3] تو حشر تک
جیوں برقِ بے قرار رہیں گے کفن میں ہم

ہرچند جگ کے بخت سیاہوں میں ہیں، ولے
کاجل ہو، جا بسے ہیں سجن کے نیَن میں ہم

فرہاد تب سُوں تیشہ نمن[4] سر کیا تلے
باندھے ہیں جب سُوں جیو کوں[5] شیریں بچن[6] میں ہم

دو جگ ہوئے ہیں دل سُوں فراموش، اے ولیؔ!
رکھتے ہیں جب سُوں یاد سریجن[7] کی من میں ہم

۱۔سے ۲۔مانند ۳۔نہیں ۴۔طرح ۵۔کو ۶۔خوش گفتار ۷۔سجن

☆

شرابِ شوق سیں[1] سرشار ہیں ہم
کبھو بے خود ، کبھو ہشیار ہیں ہم

دو رنگی سُوں تِری ، اے سروِ رعنا !
کبھو راضی ، کبھو بے زار ہیں ہم

تِرے تسخیر کرنے میں ، سریجن[2] !
کبھو ناداں ، کبھو عیار ہیں ہم

صنم ! تیرے نَین کی آرزو میں
کبھو سالم ، کبھو بیمار ہیں ہم

ولّی ! وصلِ و جدائی سُوں سجن کی
کبھو صحرا ، کبھو گُل زار ہیں ہم

☆

ہجرت کی رات نے مجھ یک آسماں دیا غم
اب مہر اپس کی[1] ہرگز ، اے صبح رُو ! نہ کر کم

اے آفتاب طلعت ! دل پر مِرے نظر کر
تا یک گھڑی میں آوے تجھ پاس مثلِ شبنم

۱-سے ۲-اپنی

Marfat.com

☆

میٹھا بچن[1] بولے اگر وو[2] دلبرِ شیریں زباں
ہو ماہِ مصری ، جیوں شکر ، آبِ خجالت میں نہاں

زہرہ جبیناں خلق کے آویں بہ رنگِ مشتری
گر ناز سُوں[3] بازار میں نکلے وو ماہِ مہرباں

اے نُورِ چشمِ عاشقاں ! تیری صفت کر نا سکے
گر مردمِ بینا کوں[4] ہو مانندِ مژگاں[5] صد زباں

پڑھنا مطوّل[6] کا کِیا اُن نے درس میں مختصر
تیری زباں سُوں جو سنا ، علمِ معانی کا بیاں

دیکھا ہوں دریائے جنوں تجھ آشنائی میں ، پِیا!
ہے پردۂ چشمِ پری ، کشتی کوں میری بادباں

دل بند ہے غنچہ نمط[7] ، تیرے دہن کی فکر میں
ہے تجھ لباں کی یاد سُوں ہر اشک رنگِ ارغواں[8]

تیری نگہ کے تیر سُوں زخمی ہوا شیرِ فلک
تیری بھواں[9] کے سہم سُوں خم ہے کمانِ آسماں

۱۔بات ۲۔وہ ۳۔سے ۴۔کو ۵۔پلکوں کی مانند ۶۔لمبا،طویل ۷۔مانند ۸۔سرخ رنگ ۹۔ابرو

Marfat.com

انجھواں[۱۰] کی سرخی دیکھ کر یاقوت ہے خونیں جگر
ہور[۱۱] زعفراں ہے زرد رُو ، دیکھے سُوں رنگِ عاشقاں

اے نو بہارِ خوش لقا[۱۲] ! جب سُوں ہوا ہے تُو جدا
تجھ بن ہے دل کے باغ میں اوّل سُوں آخر تک خزاں

نس دن[۱۳] سجن تجھ ہجر میں رہتے ہے بابِ چشم وا
تا دُزّد[۱۴] خواب آوے نہیں ، پتلی ہے ان میں پاسباں

یوں دوستاں کے ہجر سُوں داغاں ہیں سینے پر ولؔی
صحرا کے دامن کے اُپر[۱۵] جیوں نقش پائے رہرواں

☆

یہ خط تجھ مکھ کے گلشن میں دِسے[۱] جیوں سبزۂ ریحاں
ورق پر حسن کے دیکھو ، لکھے ہیں یہ خطِ ریحاں

جو تجھ یاقوت لب کا خط ہوا مشہور عالم میں
رہا یاقوت خط لے کر اپس کا[۲] جگ میں ہو حیراں

ولؔی ! یہ دائرہ خط کا اہے[۳] اِس حسن کا قلعہ
سو اس قلعے منیں[۴] دیکھو ، تجلیِ شہِ شاہاں

۱۰۔آنسو ۱۱۔اور ۱۲۔خوش شکل ۱۳۔رات دن ۱۴۔چور ۱۵۔اوپر / ۱۔دکھائی دے ۲۔اپنا ۳۔ہے ۴۔میں

Marfat.com

☆

تجھ قد اُپر[1] جب سُوں[2] پڑی جگ میں نگاہِ عاشقاں
تب سُوں گئی طوبیٰ تلک جیوں تیرِ آہِ عاشقاں

جب سُوں ترا مکھ دیکھ کر معشوق سب عاشق ہوئے
تب سُوں تُو مُلکِ حسن میں ہے بادشاہِ عاشقاں

ساعت شناساں دنگ ہیں عشاق کے احوال سُوں
یک یک گھڑی تجھ ہجر کی ہے سال و ماہِ عاشقاں

پہنچے ہیں منزل سالکاں تجھ حسن کے پرتو ستی[3]
یہ نُور تیرا ، اے سجن ! ہے شمعِ راہِ عاشقاں

وو[4] یوسفِ کنعانِ دل کس کارواں میں ہے ، ولیؔ!
جس کے زنخداں کوں جگت بولے ہیں چاہِ عاشقاں[5]

☆

جس طرف ہو جلوہ گر وو[1] آفتابِ بے نظیر
صبح کے مانند ہووے رنگِ رُوئے گُل رُخاں

کب نظر آوے گا ، یا رَب ! وہ جوانِ تیر قد
جس کے ابرو کے تصور نے کِیا مجھ کوں[2] کماں

۱۔اوپر ۲۔ سے ۳۔عکس سے ۴۔ وہ ۵۔ جس کی ٹھوڑی کو دنیا والے عاشقوں کا کنواں کہتے ہیں ۱۔ وہ ۲۔ کو

☆

ہے نازنیں صنم کا زُلفاں دراز کرناں[1]
فتنے کا عاشقاں پر دروازہ باز کرناں

دل لے گیا ہے میرا ، پھر مانگتا ہے جی کوں[2]
برجا ہے نازنیں کوں عاشق پہ ناز کرناں

اے قبلہ رُو ! دِسے ہے محراب تجھ بھواں کی[3]
واجب ہوا انکھاں سُوں[4] اب جانماز کرناں

کیوں کر چھپا سکوں مَیں تجھ درد کی حقیقت
ہے کام آہِ دل کا افشاے راز کرناں

ایسا بسا ہے آ کر تیرا خیال جیو[5] میں
مشکل ہے جیو سُوں تجھ کوں اَب امتیاز کرناں

ہے منحصر اسی میں عاشق کی سرخ رُوئی
خدمت میں گُل رُخاں کی جیو سُوں نیاز کرناں

مَیں عشق سُوں کِیا ہوں ، تجھ دل کوں نرم آخر
ہر اِک کا کام نئیں[6] ہے آہن گداز کرناں

۱۔ کرنا ۲۔ کو ۳۔ تیرے ابرو کی محراب دکھائی دے ہے ۴۔ آنکھوں سے ۵۔ جی ۶۔ نہیں

Marfat.com

یک بارگی رقیبِ بدخو کی بات سن کر
بے جا ہے، پاک بیں سوں یوں احتراز[7] کرناں

در وادیٔ حقیقت جن نے قدم رکھا ہے
اوّل قدم ہے اس کا عشقِ مجاز کرناں

ہے پہنچنے کا ساماں کعبے کوں مدعا کے
دریائے عاشقی میں دل کوں جہاز کرناں

شاید غزل ولی کی لے جا اسے سنا دے
اس واسطے بجا ہے مطرب سوں ساز کرناں

☆

ظلمات میں یو[1] غم کے ملے گا تجھ آبِ خضر
دامن تلے ہے رات کے روزِ سفید یاں

سب کام اپس کے[2] سونپ کے حق کو نچنت ہو[3]
یہ ہے تمام مقصدِ گفت و شنید یاں

حاجت اپس کی کہنہ و نو[4] اس سوں[5] کہہ، ولی!
محتاج جس نزک[6] ہیں قدیم و جدید یاں

۷۔ پرہیز / ۱۔ یہ ۲۔ اپنے ۳۔ بے فکر ہو ۴۔ پرانی اور نئی ۵۔ سے ۶۔ نزدیک

☆

قرار نیَں[1] ہے مِرے دل کوں[2]، اے سجن ! تجھ بِن
ہوئی ہے دل میں مِرے آہ شعلہ زن تجھ بِن

شتاب[3] باغ میں آ ، اے گُلِ بہشتی رُو !
کہ بلبلاں کوں جہنم ہوا چمن تجھ بِن

چمن کی سیر سُوں[4] نفرت ہے اس سبب کہ مجھے
سفید داغ سُوں مکروہ ہے سمن تجھ بِن

اے رشکِ چشمۂ خضر ! اپنے مکھ کی شمع دِکھا
کہ ہے بہ صورتِ ظلمات انجمن تجھ بِن

نہ کر تغافلی ، اے مصرِ حسن کے یوسفؑ !
مثالِ دیدۂ یعقوب ہیں نیَن تجھ بِن

ولی کے دل کی حقیقت بیان کیوں کے کروں
گرہ ہوا ہے زباں پر مِری سخن تجھ بِن

☆

تِری نیناں پہ گر آہو[1] تصدق ہو تو اَچرج نئیں[2]
کہ اس کو دیکھ کر گلشن میں نرگس نے مَلی انکھیاں[3]

۱۔ بروزنِ فع نہیں ۲۔ کو ۳۔ جلد ۴۔ سے / ۱۔ ہرن ۲۔ تعجب نہیں ۳۔ آنکھیں

Marfat.com

☆

دل ہوا ہے مرا خرابِ سخن
دیکھ کر حسنِ بے حجابِ سخن

بزمِ معنی میں سرخوشی ہے اسے
جس کوں[1] ہے نشہء شرابِ سخن

راہِ مضمونِ تازہ بند نہیں
تا قیامت کھلا ہے بابِ سخن

جلوہ پیرا ہو شاہدِ معنی
جب زباں سوں[2] اُٹھے نقابِ سخن

گوہر اس کی نظر میں جا نہ کرے
جن نے دیکھا ہے آب و تابِ سخن

ہرزہ گویاں[3] کی بات کیوں کے سنے
جو سنا نغمہء ربابِ سخن

۱۔ کو ۲۔ سے ۳۔ بے ہودہ بولنے والا

Marfat.com

ہے تری بات ، اے نزاکت فہم !
لوحِ دیباچہء کتابِ سخن

ہے سخن جگ منیں[4] عدیم المثل
جز سخن نئیں[5] دُوجا جوابِ سخن

لفظِ رنگیں ہے مطلعِ رنگیں
نُورِ معنیٰ ہے آفتابِ سخن

شعر فہموں کی دیکھ کر گرمی
دل ہوا ہے مِرا کبابِ سخن

عرفیؔ[6] و انوریؔ[7] و خاقانیؔ[8]
مجھ کوں دیتے ہیں سب حسابِ سخن

اے ولیؔ ! دردِ سر کبھو نہ رہے
جب ملے صندل و گلابِ سخن

۴۔ میں ۵۔ نہیں ۶۔ فارسی شاعر (۱۱۰۶ء۔۱۱۹۰ء) ۷۔ فارسی شاعر (ف: ۵۴۷ھ) ۸۔ فارسی شاعر

Marfat.com

☆

جواہراں پہ ہیں غالب ترے یہ ناخنِ سرخ
حنا سُوں[1] اس کے اُپر[2] پھر نہ کر نگار، سجن!

تری انکھاں[3] کے نشے سُوں مدام گلشن میں
نَین میں نرگسِ شہلا کے ہے خمار، سجن!

صبح پہ وعدہ نہ کر، آج مجھ کوں[4] دے دیدار
ترے بچن[5] کا نہیں مجھ کوں اعتبار، سجن!

تری بہار کے فیضِ ہوا سُوں عالم میں
کھلے ہیں گُل کی نمن[6] جگ کے گل عذار[7]، سجن!

ولی نثار ہے تجھ پر، تُو اس پہ مہر سُوں دیکھ
یو[8] بات تجھ کوں کہا ہوں مَیں لاکھ بار، سجن!

☆

سب چمن کے گُل رُخاں کا تُو ہے زیب، اے گُل بدن!
گُل بدن تجھ سا نہ دیکھا، گرچہ دیکھا سب چمن

خوش بچن[1] تیرے فصاحت میں ہیں مستثنائے وقت
وقت گر پاؤں تو تجھ مکھ سوں[2] سنوں مَیں، خوش بچن!

۱۔سے ۲۔اوپر ۳۔آنکھوں ۴۔کو ۵۔بات، وعدہ ۶۔طرح ۷۔سرخ رخساروں والا ۸۔یہ /
۱۔خوش گفتار ۲۔سے

☆

ہوا ہے جب سوں[1] ترا تل سوارِ آتشِ حسن
سپند[2] وار ہے دل بے قرارِ آتشِ حسن

یو[3] خط کوں دود نمن[4] دیکھ کر ہوا معلوم
کہ گرم پھر کے ہوا روزگارِ آتشِ حسن

ہنوز حسن کی گرمی بجا ہے ، اے گل رُو !
خطِ سیاہ ہے تیرا حصارِ آتشِ حسن

وو[5] شمعِ بزمِ ادا ، بر میں کر لباسِ زری
ہے آفتاب نمن شعلہ زارِ آتشِ حسن

نہیں ہے کسوتِ زر[6] ، شعلہ قد کے اوپر
یہ ہر طرف سوں اُٹھے ہیں شرارِ آتشِ حسن

سجن کو دیکھ کے دشوار ہے بجا رہنا
نگاہِ تیز نگاہاں ہے خارِ آتشِ حسن

ولی ! کیا ہوں نظر بس کہ اس پری رُو پر
ہوا کباب نمن دل شکارِ آتشِ حسن

۱۔ سے ۲۔ ہرمل کا دانہ جسے نظر بد دور کرنے کے لیے جلایا جاتا ہے ۳۔ یہ ۴۔ دھویں کی طرح ۵۔ وہ ۶۔ سونے کا لباس

Marfat.com

☆

گریۂ عشاق سُوں[1] خنداں ہے باغِ بزمِ حسن
مغزِ پروانہ سُوں رَوشن ہے چراغِ بزمِ حسن

کیوں نہ ہووے عاشقاں کوں[2] نشہء دیوانگی
گردشِ چشمِ پری سُوں ہے ایاغِ بزمِ حسن[3]

عاشقاں ! اس آتشیں رُخسار کے چہرے اُپر[4]
پیچ و تابِ زُلف ہے دُودِ چراغِ بزمِ حسن[5]

بے خبر ہیں تجھ گلی سُوں اس سبب ، اے گُل بدن !
بلبلاں کرتی ہیں گلشن میں سراغِ بزمِ حسن

حسن کی مجلس کوں جب رَوشن کیا وو[6] شمع رُو
خوب رُویاں سُوں ہوئے جیوں لالہ داغِ بزمِ حسن

آتشِ غیرت سُوں گُل پانی ہوا ہے مغزِ شمع
وو صنم جب سُوں ہوا عالی دماغِ بزمِ حسن

صرف کیتا[7] ہے ، ولی ! عالم منیں[8] نقاشِ طبع
عیش کی تصویر میں رنگِ فراغِ بزمِ حسن

۱۔سے ۲۔کو ۳۔بزمِ حسن کا پیالہ ۴۔اوپر ۵۔بزمِ حسن کے چراغ کا دھواں ۶۔وہ ۷۔کرتا ۸۔میں

Marfat.com

☆

خوبیِ اعجازِ حسنِ یار اگر انشا[1] کروں
بے تکلف ، صفحہء کاغذ یدِ بیضا[2] کروں

پونچتی[3] نئیں[4] کعبہء مقصود کوں[5] کشتیِ چشم
فیض سُوں[6] انجھواں[7] کے دریا کوں مگر پیدا کروں

جیوں نسیم اَب لگ[8] سبک رُوحی[9] مجھے حاصل نہیں
کس طرح اس غنچہء بندِ قبا کوں وا کروں

کیا کہوں تجھ قد کی خوبی سروِ عریاں کے حضور
خود بہ خود رُسوا ہے ، اس کوں پھر کے کیا رُسوا کروں

ہندوے[10] زُلفِ پری رُو ہے پریشانی فروش
بیچ دیوے مجھ کوں سودے میں اگر سودا کروں

سنگ دل کے دل پہ ہووے نقش جیوں نقشِ نگیں
آہ کا لے کر قلم جب درد کو انشا کروں

سر کروں جب وصف تیرے جامہء گُل رنگ کے
جامہ زیباں کو بہ رنگِ صورتِ دِیبا کروں

۱۔تحریر ۲۔حضرت موسیٰ کا معجزاتی چمکتا ہوا ہاتھ ۳۔پہنچتی ۴۔نہیں ۵۔کو ۶۔سے ۷۔آنسو ۸۔تک ۹۔مسرت ۱۰۔چور، لٹیرا

Marfat.com

رات کوں آؤں اگر تیری گلی میں ، اے حبیب !
زیورِ لب ذکرِ "سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی" کروں

آرزو دل میں یہی ہے ، وقت مرنے کے ، ولی !
سرو قد کوں دیکھ سیرِ عالمِ بالا کروں

☆

بھڑکے ہے دل کی آتش تجھ نیہ[1] کی ہوا سُوں[2]
شعلہ نمط[3] جلا دل ، تجھ حسنِ شعلہ زا سُوں

گل کے چراغ گل ہو ، یک بار جھڑ پڑیں سب
مجھ آہ کی حکایت بولیں اگر صبا سُوں

نکلی ہے جست کر کر ہر سنگ دل سُوں آتش
چقماق[4] جب پلک کی جھاڑا ہے تُوں[5] ادا سُوں

سجدہ بدل رکھے سر ، سر تا قدم عرق ہو
تجھ باحیا کے پگ[6] پر آ کر حنا حیا سُوں

یاں درد ہے پرم[7] کا ، بے ہودہ سر کھپے مت
یہ بات سن ولی کی جا کر کہو دوا سُوں

اا۔ پاک ہے وہ جس نے اٹھایا (سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) ر ا۔ محبت ۲۔ سے ۳۔ مانند ۴۔ وہ پتھر جس سے آگ نکلتی ہے۔ ۵۔ تو ۶۔ قدم ۷۔ پریم

☆

باندھا ہے جو دل جگ منیں اس نُورِ نظر سُوں
دیکھا ہے وو دریا کوں اپس دیدۂ تر سُوں

خوں ریزیِ عشاق ہے موقوف اسی پر
شمشیر کوں باندھا جو کوئی موے کمر سُوں

پتلی و نگہ سُوں یو ترا غمزۂ خوں ریز
آیا دلِ عشاق طرف تیغ و سپر سُوں

یک تل نہیں آرام مرے دل کو ترے باج
اے نُورِ نظر ! دُور نہ ہو میری نظر سُوں

اُس لب کی حلاوت ہے، ولی ! طبع میں میری
یو شعر مرا جگ منیں میٹھا ہے شکر سُوں

☆

تجھ زُلف میں جو دل کہ گیا، اس کوں خلاصی
نئیں صبحِ قیامت تلک اس شب کے سفر سُوں

ہر چند کہ وحشت ہے تجھ انکھیاں ستی ظاہر
صد شکر کہ تجھ داغ کوں الفت ہے جگر سُوں

۱۔میں ۲۔سے ۳۔وہ ۴۔اپنے کو ۵۔پتلی کر ۶۔یہ ۷۔ایک پل ۸۔بن ۱۔کو ۲۔نہیں ۳۔آنکھوں سے

Marfat.com

☆

جب سوں[1] دل باندھا ہے، ظالم! تجھ نگہ کے تیر سوں
تب سوں رم[2] نے رم کیا رمنے[3] کے ہر نخچیر[4] سوں

بے حقیقت گرم جوشی دل میں نئیں[5] کرتی اثر
شمع روشن کیوں کے ہووے شعلۂ تصویر سوں

جگ میں، اے خورشید رُو! وو[6] چرخ زن ہے ذرہ دار
جن نے دل باندھا ہے تیرے حسنِ عالم گیر سوں

اے پری! تجھ قد کا دیوانہ ہوا ہے جب سوں سرو
پائے بند اس کوں[7] کیے ہیں موج کی زنجیر سوں

خواب میں دیکھا جو تیرے سبزۂ خط کوں، صنم!
سبز بختوں میں ہوا اس خواب کی تعبیر سوں

جگ میں نئیں اہلِ ہنر اپنے ہنر سوں بہرہ یاب
کوہ کن کوں فیض کب پہنچا ہے جوئے شیر سوں

اے ولی! پی[8] کا دہن ہے غنچۂ گل زارِ حسن
بوئے گل آتی ہے اس کی شوخیِ تقریر سوں

۱۔ سے ۲۔ وحشت ۳۔ شکارگاہ ۴۔ شکار ۵۔ نہیں ۶۔ وہ ۷۔ کو ۸۔ پیا، محبوب

☆

ہوا ہے دنگ بنگالہ[1] تری نرگس کے جادو سُوں[2]
معطر ہے سوادِ ہند تیری زُلف کی بو سُوں

قسم تیرے تغافل کی کہ نرگس کی قلم لے کر
تری انکھیاں[3] کے جادو کوں لکھا ہوں خونِ آہو[4] سُوں

کیا ہے مصرعِ برجستہء قوسِ قزح موزوں
فلک مضمون رنگیں لے گیا تجھ بیتِ ابرو سُوں

سخن میرا ہوا ہے تب سُوں بالا ہر سخن اوپر
لگا ہے دھیان میرا جب ستی[5] اس سرو دل جُو سُوں

ہوا تجھ حسن پر دو جگ دِوانہ گر، تعجب نئیں[6]
اگر مجھ سے دِوانے کا بندھا دل تجھ پری رُو سُوں

مجھے گلشن طرف جانا بجا ہے، اے مہِ انور!
کہ مَیں پاتا ہوں تجھ زُلفاں کی بو ہر رات شبو سُوں

وؔلی! ہر شعر سُوں میرے نزاکت جلوہ پیرا ہے
بجا ہے گر لکھوں اس مُو کمر کوں خامہء مُو سُوں[7]

۱۔ بنگال کا جادو مشہور تھا ۲۔ سے ۳۔ آنکھوں ۴۔ ہرن کا خون ۵۔ سے ۶۔ نہیں ۷۔ پتلی کمر کو بال کے قلم سے لکھوں

Marfat.com

☆

میری طرف سُوں[1] جا کہو اُس ماہِ عالم تاب کوں[2]
یک رات فرشِ خواب کر مجھ دیدۂ کم خواب کوں

گر عشق میں آیا ہے تُو ، اے دل ! گریباں پارہ کر
لیتے ہیں اس بازار میں بے تابیِ سیماب کوں

میرے دلِ گم نام کی ، کیا قدر بوجھے بے خبر
ہے دلبراں کن[3] اعتبار اس گوہرِ نایاب کوں

مجھ دل کوں سرگرداں کیا ساغر نمن[4] اس شوخ نے
جس کی زُلف[5] کے پیچ نے چکر دیا گرداب کوں

صافی دِلاں کن بیٹھنا ، ہے کسبِ عزت کا سبب
دریا کا ہو کر ہم نشیں پہنچا ہے موتی آب کوں

☆

بے جا نہیں ہے رُخ پہ مِرے رنگِ اضطراب
باندھا ہوں دل کوں[1] آہوے وحشت پناہ سُوں[2]

حاجت نہیں چراغ کی تجھ گھر میں ، اے ولؔی !
رَوشن ہے بزمِ عشق تِری شمعِ آہ سُوں

۱۔ سے ۲۔ کو ۳۔ پاس ۴۔ مانند ۵۔ اصل تلفظ: زُلف / ۱۔ کو ۲۔ سے

☆

خدایا ملا صاحبِ درد کوں[۱]
کہ میرا کہے درد بے درد کوں

کرے غم سوں[۲] صد برگ، صد پارہ دل
دِکھاؤں اگر چہرۂ زرد کوں

ہٹا بوالہوس تجھ بھواں[۳] دیکھ کر
کہاں تابِ شمشیر نامرد کوں

اگر جل[۴] میں جل کر کنول خاک ہو
نہ پہنچے ترے پانوں[۵] کی گرد کوں

لکھا تجھ دَہن کی صفت میں ولیؔ
ہر اِک فرد میں جوہرِ فرد کوں

☆

رکھتا ہے عاشقاں سوں[۱] بازارِ حسن گرمی
ہر چیز کی جہاں میں ہے قدر مشتری[۲] سوں

عاشق سوں جا کے پوچھو، معشوق کی حقیقت
مخفی نہیں ہے خوبی جوہر کی جوہری سوں

۱۔کو ۲۔سے ۳۔ابرو ۴۔پانی ۵۔پاؤں / ۱۔سے ۲۔سیارہ، خریدار

Marfat.com

☆

دیتا نہیں ہے بار رقیبِ شریر کوں[1]
شاید کہ بوجھتا ہے ہمارے ضمیر کوں

اس نازنیں کی طبع گر آوے خیال میں
بوجھوں صدائے صور قلم کی صریر کوں[2]

بر جا ہے اس کوں عشق کے گوشے منیں[3] قرار
جو پیچ و تابِ دل سُوں بچھاوے حصیر[4] کوں

اس کے قدم کی خاک میں ہے حشر کی نجات
عشاق کے کفن میں رکھو اس عبیر کوں

مجھ کوں وَلی کی طبع کی صافی کی ہے قسم
دیکھا نہیں ہوں جگ میں، سجن! تجھ نظیر کوں

☆

سیہ رُوئی[1] نہ لے جا حشر میں دُنیائے فانی سُوں[2]
سیہ نامے کوں[3] دھو، اے بے خبر! انجھواں[4] کے پانی سُوں

نہیں ہے سیر یک ساعت اگر ملکِ جوانی میں
کہوں کیا؟ خضر کوں حاصل ہے مُلکِ جاوِدانی سُوں

۱۔کو ۲۔قلم کی آواز کو صور کی صدا سمجھتا ہوں ۳۔میں ۴۔بوریا ۱۔سیاہ چہرہ، شرمندگی ۲۔سے ۳۔کو ۴۔آنسو

☆

مَیں دل کو دیا بند کر اس سحر بچن کوں¹
عشاق جسے دیکھ بسارے² ہیں وطن کوں

عنقا ہے سخن اس کا سخن ، فہم کے نزدیک
رکھتا ہے جو کوئی یاد میں اس غنچہ دَہن کوں

واللہ کہ صادق ہے وہ عشاق کی صف میں
جو صبح نمن³ سر سُوں⁴ لپیٹا ہے کفن کوں

اس شوخ نے دِکھلا کے اپس⁵ رنگ کی خوبی
لوہو میں کِیا غرق جوانانِ چمن کوں

ثابت رہے کیوں رنگ ، ولؔی ! اس کا جہاں میں
دیکھا ہے جو دل دار کی زُلفاں کی شکن کوں

☆

ہر اِک احوال میں دِلبر نظر میں خوب آتا ہے
لباسِ خوب کی حاجت نہیں حق کے سنوارے کوں¹

☆

اے حیلہ گرِ رند ! تری حیلہ گری دیکھ
سب حیلہ گراں ترک کیے حیلہ گری کوں¹

۱۔جادوبیاں کو ۲۔بھلادینا ۳۔مانند ۴۔سے ۵۔اپنے / ۱۔کو / ۱۔کو

☆

دیکھے گا ہر اِک آن تری جلوہ گری کوں[1]
پایا ہے تری مہر سُوں[2] جو دیدہ وری کوں

بخشا ہے تری نین نے کیفیتِ مستی
تجھ مکھ نے خبردار کیا بے خبری کوں

جاری ہوا تجھ غم ستی[3] مجھ اشک کا مطلب
ہم دانہ و ہم آب ملا اس سفری کوں

مجھ عاشقِ دیوانہ کوں گر حکم ہو تیرا
تجھ حور اَگے[4] فرش کروں آج پری کوں

ہر گل کا سِنہ[5] چاک ہو سُن درد کوں میرے
گلشن کی طرف بھیجوں گر آہِ سحری کوں

کھا پیچ ڈُبے[6] شرم سُوں مغرب منیں[7] سورج
گر دیکھے ترے سیس[8] پہ دستارِ زری کوں

کرتا ہے وَلی سحر سدا شعر کے فن میں
تجھ نین سُوں سیکھا ہے مگر جادو گری کوں

۱۔ کو ۲۔ سے ۳۔ سے ۴۔ آگے ۵۔ سینہ ۶۔ ڈوبے ۷۔ میں ۸۔ پیشانی

Marfat.com

☆

ہوا ہے رشک چنپے[1] کی کلی کوں[2]
نظر کر تجھ قبائے صندلی کوں

کرے فردوس استقبال اس کا
تصور جو کیا تیری گلی کوں

دلِ بے تاب نے تجھ غم کی خاطر
کیا ہے فرش خوابِ مخملی کوں

ہماری آہِ آتش رنگ سن کر
ہوئی ہے بے قراری بیجلی[3] کوں

ترے غم میں دلِ سوراخ سوراخ
کیا پیدا صدائے بانسلی[4] کوں

دلِ پُرخوں نے میرے باغ میں جا
دیا تعلیمِ خوں خواری کلی کوں

☆

کریں گے بحث اس انکھیاں[1] کے جادو کے سحر سازاں
نہ پہنچے کوئی باریکی میں کاجل کے معانی کوں

۱۔چنبیلی ۲۔کو ۳۔بجلی ۴۔بانسری / ۱۔آنکھوں

☆

فدائے دلبرِ رنگیں ادا ہوں
شہیدِ شاہدِ گُل گوں قبا[1] ہوں

ہر اِک مہ رُو کے ملنے کا نہیں ذوق
سخن کے آشنا کا آشنا ہوں

کِیا ہوں ترک نرگس کا تماشا
طلب گارِ نگاہِ باحیا ہوں

نہ کر شمشاد کی تعریف مجھ پاس
کہ مَیں اس سرو قد کا مبتلا ہوں

کِیا مَیں عرض اس خورشید رُو سُوں
تُو شاہِ حسن ، مَیں تیرا گدا ہوں

سدا رکھتا ہوں شوق اس کے سخن کا
ہمیشہ تشنۂ آبِ بقا ہوں

قدم پر اس کے رکھتا ہوں سدا سر
ولی ! ہم مشربِ رنگِ حنا ہوں

۱۔ سرخ لباس میں ملبوس محبوب پر جاں نثار

Marfat.com

☆

مَیں عاشقی میں تب سُوں[1] افسانہ ہو رہا ہوں
تیری نگہ کا جب سُوں دیوانہ ہو رہا ہوں

اے آشنا ! کرم سُوں یک بار آ درَس[2] دے
تجھ باج[3] سب جہاں سُوں بے گانہ ہو رہا ہوں

باتاں لگن کی مت پوچھ ، اے شمعِ بزمِ خوبی !
مدت سے تجھ جھلک کا پروانہ ہو رہا ہوں

شاید وو[4] گنجِ خوبی آوے کسی طرف سُوں
اس واسطے سراپا ویرانہ ہو رہا ہوں

سودائے زُلفِ خوباں[5] رکھتا ہوں دل میں دایم
زنجیرِ عاشقی کا دیوانہ ہو رہا ہوں

بر جا ہے گر سنوں نئیں[6] ، ناصح ! تری نصیحت
مَیں جامِ عشق پی کر مستانہ ہو رہا ہوں

کس سُوں ، ولی ! اپس کا[7] احوال جا کہوں مَیں
سر تا قدم مَیں غم سُوں خانہ ہو رہا ہوں

۱۔ سے ۲۔ درشن ۳۔ بن ۴۔ وہ ۵۔ محبوب کی زُلفوں کی محبت ۶۔ نہیں ۷۔ اپنا

Marfat.com

☆

باطن کی گر مدد ہو، اسے یار کر رکھوں
اپنے سخن کا اس کوں[1] خریدار کر رکھوں

اس کی ادا و ناز کی خوبی کوں کر بیاں
ہر خوب رُو کوں صورتِ دیوار کر رکھوں

لائق ہے گر وو[2] شوخ کہے اپنے فخر میں
آوے اگر پری تو پرستار کر رکھوں

بر جا ہے گر چمن میں کہے وو نگاہ کر
نرگس کوں اپنی چشم کا بیمار کر رکھوں

تسبیح تیری زُلف کوں کہتی ہے، اے صنم!
یک تار دے کہ رشتہء زنار کر رکھوں

تیرے خیال آنے کی پاؤں اگر خبر
سینے کوں داغِ عشق سُوں گل زار کر رکھوں

ایسے نصیب میرے کہاں ہیں، ولی! کہ آج
اُس گل بدن کوں اپنے گلے ہار کر رکھوں

۱۔کو ۲۔وہ

Marfat.com

☆

صدق ہے آب و رنگِ گلشنِ دیں
پاک بازی ہے شمعِ راہِ یقیں

خوشہ چینِ جمالِ جاناں ہیں
خرمنِ ماہ و خوشۂ پرویں[1]

ہے ترے لب سوں ، اے شکر گفتار !
بات کہنا نبات سوں[2] شیریں

قد سوں تیرے عیاں ہے ، اے جاناں !
صورتِ ناز و معنی تمکیں[3]

بس کہ رویا ہوں یاد کر کے تجھے
چشم میری ہے دامن گل چیں

زُلف تیری ہے ، اے وفا دُشمن !
دُشمنِ دِین ، دُشمنِ آئیں

اے ولی ! تب نہاں ہوں لیلِ فراق[4]
جب عیاں ہو وہ آفتاب جبیں

۱۔ چاند کا ہالہ اور ستاروں کے جھرمٹ محبوب کے جمال سے فیض پاتے ہیں ۲۔ سے ۳۔ دبدبہ، وقار
۴۔ تب ہجر کی رات چھپے گی۔

Marfat.com

☆

آوے اگر وو¹ شوخ ستم گر عتاب میں
جرات جواب کی نہ رہے آفتاب میں

یک جام میں دو جگ کو کرے مست و بے خبر
تیری نَین کا عکس پڑے گر شراب میں

رُخسارِ دل رُبا کا صفا کیا بیاں کروں
مخمل نے اس صفا کوں² نہ دیکھا ہے خواب میں

تجھ حسنِ شعلہ زار کی تعریف رشک سُوں³
سننے کی تاب آج نہیں آفتاب میں

طاقت نہیں کہ تیری ادا کا بیاں لکھے
ہے گرچہ بے نظیر عطارِد حساب میں

تجھ زُلفِ حلقہ دار سُوں مانندِ عاشقاں
گرداب و موج مل کے پڑے پیچ و تاب میں

تجھ حسنِ آب دار کی تعریف کیا کہوں
موتی ہوا ہے غرق تجھے دیکھ آب میں

۱۔ وہ ۲۔ کو ۳۔ سے

Marfat.com

تیری نگاہِ مست ، کہ ہے جامِ بے خودی
رکھتی ہے کیفیت ، کہ نہیں وو شراب میں

تیری بھواں[۴] کے رتبہء عالی کوں کر نظر
بر جا ہے گر ہلال چلے تجھ رکاب میں

رکھتے ہیں اس سُوں گل بدناں رغبتِ تمام
شاید کہ تجھ عرق کا اثر ہے گلاب میں

اے دل ! شتاب[۵] چل کہ تماشے کی بات ہے
بیٹھا ہے آفتاب نکل ماہتاب میں

ملنا بجا نہیں ہے مخالف سُوں ایک آن
اس تان کو بجاوے ربابی رباب میں

آوے وو نو بہار اگر برسرِ سخن
طوطی کوں لاجواب کرے یک جواب میں

ہرگز نہیں ہے خشت[۶] سُوں فرق اس کوں ، اے ولی !
خوش طلعتاں کی بات نہیں جس کتاب میں

۴۔ابرو ۵۔جلدی ٦۔اینٹ

Marfat.com

☆

جب تک نہ دیکھا تھا تجھے ، دل بند تھا اوراق میں
تیری بھواں کوں[1] دیکھ کر جزدان چھوڑا طاق میں

مشرق سُوں مغرب لگ[2] سدا پھرتا ہے ہر ہر گھر ، ولے[3]
اَب لگ سُرج[4] دیکھا نہیں ثانی ترا آفاق میں

دل مستِ جامِ بے خودی ، اُس انجمن میں کیوں نہ ہو
جیوں موجِ مے ہے ہر ادا ، ساقیِ سیمیں ساق[5] میں

تیرے دَہن کوں دیکھ کر ، اے نَوبہارِ عاشقاں !
جیوں غنچہء گل ہر سحر جاتا ہوں اِستغراق میں

اے صبح ! تجھ کوں نئیں[6] خبر اس مطلعِ انوار کی
ہرچند عالم گیر ہے تُو حکمتِ اشراق میں

آیا ہے جب سُوں دید میں وو[7] نُورِ چشمِ عاشقاں
جیوں نُور بستا ہے سدا ، مجھ دیدہٗ مشتاق میں

تیری تواضع دیکھ کر بر جا ہے ، اے جانِ ولی !
گر بو علی سینا[8] لکھے دفتر ترے اخلاق میں

۱۔ابرو کو ۲۔مشرق سے مغرب تک ۳۔لیکن ۴۔سورج ۵۔پنڈلی ۶۔نہیں ۷۔وہ ۸۔(۹۸۰ء-۱۰۳۷ء)

Marfat.com

☆

چھپا ہوں مَیں صدائے بانسلی[1] میں
کہ تا جاؤں پری رُو کی گلی میں

نہ تھی طاقت مجھے آنے کی لیکن
بہ زورِ آہ پہنچا تجھ گلی میں

عیاں ہے رنگ کی شوخی سُوں، اے شوخ!
بدن تیرا قبائے صندلی میں

جو ہے تیرے دہن میں رنگ و خوبی
کہاں یہ رنگ، یہ خوبی کلی میں

رکیا جیوں لفظ میں معنی، سریجن!
مقام اپنا دل و جانِ ولؔی میں

☆

سن کر خبر صبا سُوں[1]، گریباں کوں[2] چاک کر
نکلے ہیں گل چمن سُوں، ترے اشتیاق میں

اے دل! عقیق لب کے یہ آئے ہیں مشتری[3]
موتی نہ بوجھ زہرہ جبیں کے بُلاق[4] میں

۱۔بانسری / ۱۔سے ۲۔کو ۳۔ایک سیارے کا نام، خریدار ۴۔ناک کا ایک زیور

Marfat.com

☆

دل نے تسخیر کیا شوخ کوں[1] حیرانی میں
آرسی شہرۂ عالم ہے پری خوانی میں

خط کے آنے نے خبردار کیا گل رُو کوں
نشۂ ہوش ہے اس بادۂ ریحانی[2] میں

جوہرِ آئینہ تجھ خط کی سنا جب سُوں خبر
موجِ گوہر کی نمن[3] غرق ہوا پانی میں

خط کا آخر کوں ہُوا رُخ پہ پری رُو کے گزر
مور کوں راہ ملی مُلکِ سلیمانی میں

دلِ بے تاب کہ اِک آن نہیں اس کوں قرار
زُلف دل دار سُوں ہم سر ہے پریشانی میں

گل رُخاں بات اَپس[4] دل کی مجھے کہتے ہیں
بس کہ ہوں شہرۂ آفاق سخن دانی میں

جز ولیؔ بات اَپس دل کی کسی پاس نہ کہہ
راہ ہر دل کو نہیں مطلب پنہانی میں

۱۔کو ۲۔پھلوں کی شراب ۳۔مانند ۴۔اپنے

☆

سحر پرداز ہیں پیا کے نیَن
ہوش دُشمن ہیں خوش ادا کے نیَن

اے دل ! اس کے اَگے[1] سنبھال کے جا
تیغ بر کف ہیں میرزا کے نیَن

دل ہُوا آج مجھ سُوں[2] بے گانہ
دیکھ اس رمز آشنا کے نیَن

جگ میں اپنا نظیر رکھتے نہیں
دلبری میں وو[3] دلرُبا کے نیَن

نرگستاں کوں[4] دیکھنے مت جا
دیکھ اس نرگسی قبا کے نیَن

وو ہے گُل زارِ آبرو کا گُل
حق نے جس کو دیے حیا کے نیَن

اے ولی ! کس اَگے کروں فریاد
ظلم کرتے ہیں بے وفا کے نیَن

۱۔آگے ۲۔سے ۳۔وہ ۴۔کو

Marfat.com

☆

فرش گر عاشق کریں تجھ راہ میں اپنے نَین
تُو نزاکت سُوں[1] رکھے نا[2] اُس اُپر[3] اپنے چرن[4]

تجھ لباں کے لعل کی خوبی کا کیا بولوں بیاں
چشمِ عاشق جس سُوں ہیں کانِ بدخشان و یمن

شمع ، لے انگشتِ حیرت منہ میں ، سر تا پا جلی
جب اُپس کے[5] مکھ سُوں تُو رَوشن کیا ہے انجمن

پھول کی پکھری[6] پہ جیوں مارا ہے چنگل[7] رنگ نے
دل نے تیوں پکڑا ہے تیرا دامن ، اے گُل پیرہن !

منہ پہ شیریں ، دل میں سنگیں ؛ حالِ معشوقاں نہ دیکھ
کیوں نہ مارے غم سُوں تیشہ سر پر اپنے کوہ کن

اے ولیؔ ! اس کی گلی دل یاد کرتا ہے مُدام
کیوں کرے نئیں[8] یاد، ہے اِیمان اَلحُبُّ الوَطَن[9]

☆

پی کے لب سُوں پیا جو آبِ حیات
دُور آخر تلک وو مرتا نئیں

۱۔ سے ۲۔ نہ ۳۔ اوپر ۴۔ پاؤں ۵۔ اپنے ۶۔ پنکھڑی ۷۔ پنجہ، گرفت ۸۔ نہیں ۹۔ عربی مقولہ: وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے

Marfat.com

☆

خوب رُو خوب کام کرتے ہیں
یک نگہ میں غلام کرتے ہیں

دیکھ خوباں کوں[1] وقت ملنے کے
کس ادا سُوں[2] سلام کرتے ہیں

کیا وفا دار ہیں کہ ملنے میں
دل سُوں سب رام رام کرتے ہیں

کم نگاہی سُوں دیکھتے ہیں، ولے[3]
کام اپنا تمام کرتے ہیں

کھولتے ہیں جب اپنی زُلفاں کوں
صبحِ عاشق کوں شام کرتے ہیں

صاحبِ لفظ اس کوں کہہ سکیے
جس سُوں خوباں کلام کرتے ہیں

دل لجاتے[4] ہیں، اے ولی! میرا
سرو قد جب خرام کرتے ہیں

۱۔ کو ۲۔ سے ۳۔ لیکن ۴۔ لے جاتے

☆

گلِ مقصد کے ہار ڈالے ہیں
نقدِ ہستی جو ہار[1] ڈالے ہیں

کیوں نہ ہو راہِ عشق نشتر زار
تیری پلکاں نے خار ڈالے ہیں

دیکھ اُس کے نیَن کے خنجر کوں[2]
چشمِ آہو کوں وار ڈالے ہیں

کیوں کے نکلے برہ کے کوچ سُوں[3]
زُلف تیری نے مار ڈالے ہیں

اے ولؔی ! شہرِ حسن کے اطراف
خط سُوں اس کے حصار ڈالے ہیں

☆

خوش قداں دل کوں[1] بند کرتے ہیں
نام اپنا بلند کرتے ہیں

اپنے شیریں سخن کوں دے کے رواج
سردِ بازارِ قند کرتے ہیں

ا۔ مات، شکست ۲۔ کو ۳۔ سے

Marfat.com

☆

جو پی[1] کے نامِ پاک پہ جی سُوں[2] فدا نہیں
راضی کسی طرح ستی[3] اُس پر خدا نہیں

اے نورِ جان و دیدہ ! ترے انتظار میں
مدت ہوئی پلک سُوں پلک آشنا نہیں

عشاق مستحقِ ترحم ہیں ، اے عزیز!
اُن کے غریب حال پہ سختی روا نہیں

ترشی اَپس[4] جبیں سُوں نکال ، اے شکر بچن !
عشاق پر غضب ہے یہ ، ناز و ادا نہیں

اے نو بہارِ حسن و گُلِ باغِ جان و دل !
افسوس ہے کہ تجھ منیں[5] رنگِ وفا نہیں

ترکِ لباس بس کہ کِیا ہُوں جہاں منیں
تیری گلی کی خاک ورا مجھ قبا نہیں

ڈالے اُکھاڑے کوہ کوں جیوں کاہ[6] ، اے ولی !
عاشق کی آہِ سرد کہ جس میں صدا نہیں

۱۔ پیا، معشوق ۲۔ سے ۳۔ سے ۴۔ اپنی ۵۔ میں ۶۔ تنکا

Marfat.com

☆

مجھے گلشن طرف جانا روا نئیں[1]
اگر گلشن میں وو[2] رنگیں ادا نئیں

بغیر از نقدِ جانِ پاک بازاں
متاعِ حسن کا دُوجا بہا[3] نئیں

کِیا ہے عاشقاں کے خوں سُوں[4] رنگیں
کفِ خوں ریز پر رنگِ حنا نئیں

سنا ہوں تجھ نگاہِ باحیا سُوں
کہ ہرگز چشمِ نرگس میں حیا نئیں

تری زُلفاں کے سنبل کا محرک
ہوائے عشق بازاں ہے، صبا نئیں

ترا قد دیکھ کر کہتی ہے قمری
کہ ہرگز سرو میں ایسی ادا نئیں

ترا مکھ دیکھنا ہے واجب العین
ادائے فرض میں خوف و ریا نئیں

۱۔نہیں ۲۔وہ ۳۔قیمت،مول ۴۔سے

Marfat.com

عجب ہے ، اے دُرِ دریاے خوبی!
کہ دل تیرا مروت آشنا نئیں

ولی ! گُل رُو کی دانش پر نظر کر
بہارِ حسن کوں[۹] چنداں بقا نئیں

☆

دل جا پڑا ہے چاہِ زنخداں[۱] میں یک بہ یک
اَے زُلفِ یار ! پہنچ تُو میری مدد کے تئیں

اے سرو ! تیرے قد سُوں[۲] ہے نت عیدِ عاشقاں
قرباں کِیا ہوں تجھ پہ مَیں عمرِ ابد کے تئیں

ہیں دنگ آسماں پہ مَلک ، جب کِیا شکار
آہو نے تجھ نیَن کے فلک کے اسد[۳] تئیں

درکار نئیں[۴] ہے صافیِ دل کوں[۵] لباسِ زر
جیوں آرسی پسند کِیا ہوں نمد[۶] کے تئیں

پی[۷] کی مشابہت کا دِسا نئیں[۸] مجھے ، ولی!
دیکھا ہوں آفتاب نمط[۹] چار حد کے تئیں

ا۔کو ر ا۔ٹھوڑی کا گڑھا ۲۔سے ۳۔شیر ۴۔نہیں ۵۔کو ۶۔اُون وغیرہ کا بستر ۷۔پیا ۸۔دکھائی نہیں دیا

۹۔مانند

Marfat.com

☆

ہر رات اُپس کے¹ لطف و کرم سُوں² مِلا کرو
ہر دِن کوں³ عید بوجھ⁴ گلے سُوں لگا کرو

کب لگ⁵ رکھو گے طرزِ تغافل کوں دل منیں⁶
ٹک کان دھر کے حال کسی کا سنا کرو

جب لگ ہے آسمان و زمیں جگ میں برقرار
جیوں پھول اس جہاں کے چمن میں ہنسا کرو

آیا ہوں احتیاج لے تم پاس ، اے صنم !
اپنے لباں کے خضر سُوں حاجت روا کرو

یک بات ہے ولؔی کی ، سنو کان دھر سجن
میری انکھاں⁷ کے باغ میں دایم رہا کرو

☆

ثابت ہو عاشقی میں جلا جو پتنگ وار
تارِ نگاہِ شمع سُوں¹ اس کا کفن کرو

گر آرزو ہے دل میں ہم آغوشیِ صنم
انجھواں² سُوں اپنے سیج پہ فرشِ سمن کرو

۱۔اپنے ۲۔سے ۳۔کو ۴۔بجھ کے ۵۔تک ۶۔میں ۷۔آنکھوں / ۱۔سے ۲۔آنسوؤں

Marfat.com

☆

مت تمن انتظارِ ماہ کرو
ماہ رُو کوں[1] چراغِ راہ کرو

سفرِ عشق کا اگر ہے خیال
ہمتِ دل کوں زادِ راہ کرو

مکھ دِکھاوے گا یوسفِ معنی
دل سُوں[2] گر دیکھنے کی چاہ کرو

عاشقاں! عاشقی کے دعوے پر
آہ و زاری کوں دو گواہ کرو

گُل و بلبل کا گرم ہے بازار
اس چمن میں جدھر نگاہ کرو

سرخ رُوئی ہے عاشقاں کی مدام
گر رقیباں کا رُو سیاہ کرو

حالِ دل پر وَلی کے، اے جاناں!
نظرِ لطف گاہ گاہ[3] کرو

۱۔ کو ۲۔ سے ۳۔ کبھی کبھی

☆

صحبتِ غیر میں جایا نہ کرو
درد منداں کوں[1] کڑھایا نہ کرو

حق پرستی کا اگر دعویٰ ہے
بے گناہاں کوں ستایا نہ کرو

اپنی خوبی کے اگر طالب ہو
اپنے طالب کوں جلایا نہ کرو

ہے اگر خاطرِ عشاق عزیز
غیر کوں درس[2] دِکھایا نہ کرو

مجھ کوں ترشی کا ہے پرہیز، صنم!
چینِ ابرو کوں دِکھایا نہ کرو

دل کوں ہوتی ہے، سجن! بے تابی
زُلف کوں ہاتھ لگایا نہ کرو

نگہِ تلخ سُوں[3] اپنی ظالم
زہر کا جام پلایا نہ کرو

۱۔ کو ۲۔ درشن ۳۔ سے

Marfat.com

ہم کوں برداشت نہیں غصے کی
بے سبب غصے میں آیا نہ کرو

پاک بازاں میں ہے مشہور ولیؔ
اس سوں چہرے کوں چھپایا نہ کرو

☆

شوخی و ناز سوں[1] عشاق کوں[2] حیراں نہ کرو
گردشِ چشم کوں غارت گرِ ایماں نہ کرو

عشق کا داغ ہے محتاج نمک کا دایم
لبِ دل دار بنا اس کا نمک داں نہ کرو

تب تلک بوئے محبت کی نہ پاؤ ہرگز
جب تلک گل کی نمن[3] چاک گریباں نہ کرو

لب تمھارے ہیں شفا بخش، ولیؔ ہے بیمار
حیف صد حیف! کہ اس وقت میں درماں[4] نہ کرو

۱۔ سے ۲۔ کو ۳۔ طرح ۴۔ علاج

Marfat.com

☆

اے دل ! سدا اُس شمع پر پروانہ ہو ، پروانہ ہو
اس نَوبہارِ حسن کا دیوانہ ہو ، دیوانہ ہو

اے یار ! گر منظور ہے تجھ آشنائی عشق کی
ہر آشنائے عقل سُوں[1] بے گانہ ہو ، بے گانہ ہو

میری طرف ساغر بہ کف آتا ہے وہ مستِ حیا
اے دل ! تکلف برطرف ، مستانہ ہو ، مستانہ ہو

اُس آشنائے گوش سوں ہونا ہے مجھ کو آشنا
دریائے دل میں ، اے سخن ! دُردانہ[2] ہو ، دُردانہ ہو

میرے سخن کوں مہر سُوں سنتا ہے وو[3] رنگیں ادا
اے سرگزشتِ حال و دل ! افسانہ ہو ، افسانہ ہو

چاہے کہ شاہِ حسن کوں لادے اَپس کے[4] حکم میں
ٹک عشق کے میدان میں مردانہ ہو ، مردانہ ہو

جاری رکھے گا کب تلک رسمِ جفا و جور کوں
اے معنیِ ہر جان و دل ! جانانہ ہو ، جانانہ ہو

۱۔سے ۲۔موتی کا ایک دانہ ۳۔وہ ۴۔اپنے

Marfat.com

مجھ کوں خمارِ ہجر سُوں پیدا ہوا ہے دردِ سر
اے گردشِ چشمِ پری ! پیمانہ ہو ، پیمانہ ہو

اس وقت پیتم کی نگہ کرتی ہے مشقِ دلبری
یہ آن غفلت کی نہیں ، فرزانہ ہو ، فرزانہ ہو

اے عقل ! کب لگ[۶] وہم سُوں یک جا کرے گی خار و خس
آتا ہے سیلِ عاشقی ، ویرانہ ہو ، ویرانہ ہو

عالم میں تجھ کوں ، اے ولی ! ہے فکرِ جمعیت اگر
ہر دم خیالِ یار سُوں ہم خانہ ہو ، ہم خانہ ہو

☆

نہ دے آزار میرے دل کوں[۱] ، اے آرامِ جاں ! سمجھو
یہ خوبی کچھ سدا رہتی نہیں ، اے مہرباں ! سمجھو

تمھارے نین نے زخمی کیا تیرِ تغافل سُوں
کرو گے کب تلک یہ ظلم ، اے ابرو کماں ! سمجھو

تمھاری خیر خواہی کا بیاں ہے مجھ زباں اوپر
یقیں ہے ، مہرباں ہو مجھ پہ گر میرا بیاں سمجھو

۶۔تک ، ۱۔کو

☆

کیا مجھ عشق نے ظالم کوں[1] آب آہستہ آہستہ
کہ آتش گُل کوں کرتی ہے گلاب آہستہ آہستہ

وفاداری نے دلبر کی بجھایا آتشِ غم کوں
کہ گرمی دفع کرتا ہے گلاب آہستہ آہستہ

عجب کچھ لطف رکھتا ہے شبِ خلوت میں گل رُو سُوں
خطاب آہستہ آہستہ ، جواب آہستہ آہستہ

مِرے دل کوں کیا بے خود تِری انکھیاں[2] نے آخر کوں
کہ جیوں بے ہوش کرتی ہے شراب آہستہ آہستہ

ہوا تجھ عشق سُوں ، اے آتشیں رُو ! دل مِرا پانی
کہ جیوں گلتا ہے آتش سُوں گلاب آہستہ آہستہ

ادا و ناز سُوں آتا ہے وو[3] روشن جبیں گھر سُوں
کہ جیوں مشرق سُوں نکلے آفتاب آہستہ آہستہ

ولی ! مجھ دل میں آتا ہے خیالِ یارِ بے پروا
کہ جیوں انکھیاں منیں[4] آتا ہے خواب آہستہ آہستہ

۱۔کو ۲۔آنکھوں ۳۔وہ ۴۔میں

Marfat.com

☆

ہوا ظاہر خطِ رُوئے نگار[1] آہستہ آہستہ
کہ جیوں گلشن میں آتی ہے بہار آہستہ آہستہ

کِیا ہوں رفتہ رفتہ رام اِس کی چشمِ وحشی کوں[2]
کہ جیوں آہو کوں کرتے ہیں شکار آہستہ آہستہ

جو اپنے تن کوں مثلِ جوئبار اوّل کیا پانی
ہوا اس سرو قد سُوں[3] ہم کنار آہستہ آہستہ

بہ رنگِ قطرۂ سیماب[4] میرے دل کی جنبش سُوں
ہوا ہے دل صنم کا بے قرار آہستہ آہستہ

اسے کہنا بجا ہے، عشق کے گل زار کا بلبل
جو گل رُویاں میں پایا اعتبار آہستہ آہستہ

مِرا دل اشک ہو پہنچا ہے کوچے میں سریجن کے
گیا کعبے میں یہ کشتی سوار آہستہ آہستہ

ولؔی! مت حاسداں کے بات سُوں دل کوں مکدر کر
کہ آخر دل سُوں جاوے گا غبار آہستہ آہستہ

۱۔ محبوب کے چہرے کے باریک بال ۲۔ کو ۳۔ سے ۴۔ پارے کے قطرے کی طرح

Marfat.com

☆

ہوئے ہیں رام پیتم کے نَین آہستہ آہستہ
کہ جیوں پھاندے[1] میں آتے ہیں ہرن آہستہ آہستہ

مِرا دل مثل پروانے کے تھا مشتاق جلنے کا
لگی اس شمع سُوں[2] آخر لگن آہستہ آہستہ

گریباں صبر کا مت چاک کر، اے خاطرِ مسکیں!
سنے گا بات وو شیریں بچن[3] آہستہ آہستہ

گُل و بلبل کا گلشن میں خلل ہووے تو بر جا ہے
چمن میں جب چلے وو گُل بدن آہستہ آہستہ

ولیؔ! سینے میں میرے پنجہء عشقِ ستم گر نے
کِیا ہے چاک دل کا پیرہن آہستہ آہستہ

☆

سجن ٹک ناز سُوں[1] مجھ پاس آ آہستہ آہستہ
چھپی باتیں اَپس[2] دل کی سنا آہستہ آہستہ

ولیؔ! ہرگز اَپس کے دل کوں[3] سینے میں نہ رکھ غم گیں
کہ بر لاوے گا مطلب کوں خدا آہستہ آہستہ

۱۔ پھندا، جال ۲۔ سے ۳۔ وہ شیریں گفتار / ۱۔ سے ۲۔ اپنے ۳۔ کو

Marfat.com

☆

آج دستا[1] ہے حال کچھ کا کچھ
کیوں نہ گزرے خیال کچھ کا کچھ

دلِ بے دل کوں[2] آج کرتی ہے
شوخ چنچل کی چال کچھ کا کچھ

مجھ کوں لگتا ہے ، اے پری پیکر !
آج تیرا جمال کچھ کا کچھ

اثرِ بادہَ جوانی ہے
کر گیا ہوں سوال کچھ کا کچھ

اے ولی ! دل کوں آج کرتی ہے
بُوے باغِ وصال کچھ کا کچھ

☆

گریاں[1] ہے ابر ، چشم مری اشک بار دیکھ
ہے برق بے قرار ، مجھے بے قرار دیکھ

فردوس دیکھنے کی اگر آرزو ہے تجھ
اے جیو[2] ! پی[3] کے مکھ کے چمن کی بہار دیکھ

۱۔دکھائی دیتا ۲۔کو / ۱۔روتا ہوں ۲۔جی ۳۔پیا،محبوب

☆

تیرے نَین کا دیکھ کے مے خانہ آئنہ
ہے تجھ نگاہِ مست کا دیوانہ آئنہ

اے شمع ! سر بلند ترا نُور دیکھ کر
سب جوہراں کیے ہیں سو پروانہ آئنہ

صافی اَپس کی[1] لے کے سنوارا ہے شوق سُوں[2]
رکھنے کوں[3] تجھ خیال کے کاشانہ آئنہ

تیرے نَین کی دیکھ کے پتلی کوں ، اے صنم !
سر تا قدم ہے صورتِ بُت خانہ آئنہ

مانند اس ولؔی کے ہُوا مست و بے خبر
تجھ نین سُوں پیا ہے جو پیمانہ آئنہ

☆

تیری نگاہ خاطرِ نازُک پہ بار ہے
اے بوالہوس ! نہ پی[1] کی طرف بار بار دیکھ

تجھ عشق میں ہوا ہے جگر خون و داغ دار
دل میں ولؔی کے بیٹھ کے یو[2] لالہ زار دیکھ

۱۔اپنی ۲۔سے ۳۔کو / ۱۔پیا،محبوب ۲۔یہ

Marfat.com

☆

اُس سُوں[1] رکھتا ہوں خیالِ دوستی
جس کے چہرے پر ہے خالِ دوستی

خشک لب وو[2] کیوں رہے عالم منیں[3]
جس کوں[4] حاصل ہے زُلالِ دوستی[5]

شمعِ بزمِ اہلِ معنی کیوں نہ ہوئے
جس اُپر[6] رَوشن ہے حالِ دوستی

اس سخن سُوں آشنا ہے درد مند
دردِ دُوری ہے وبالِ دوستی

اے سجن! تجھ مکھ کے مصحف میں مجھے
دیکھنا بر جا ہے فالِ دوستی

فیض سُوں تجھ قد کے، اے رنگیں بہار!
تازہ و تر ہے نہالِ دوستی

اے ولّی! ہر آن کر مشقِ وفا
ہے وفا داری، کمالِ دوستی

۱۔ سے ۲۔ وہ ۳۔ میں ۴۔ کو ۵۔ دوستی کا صاف وشیریں پانی ۶۔ اوپر

Marfat.com

☆

زبانِ یار ہے از بس کہ یارِ خاموشی
بہارِ خط میں ہے بر جا بہارِ خاموشی

سیاہیِ خطِ شب رنگ سوں[1] مصورِ ناز
لکھا نگار کے لب پر نگارِ خاموشی

اُٹھا ہے لشکرِ اہلِ سخن میں حیرت سوں
غبارِ خط سوں صنم کے غبارِ خاموشی

ظہورِ خط میں کِیا ہے حیا نے بس کہ ظہور
یو[2] دل شکار ہوا ہے شکارِ خاموشی

ہمیشہ لشکرِ آفات سوں رہے محفوظ
نصیب جس کوں[3] ہوا ہے حصارِ خاموشی

غرورِ زَر سوں بجا ہے سکوتِ بے معنی
کہ بے صدا ہے سدا کوہسارِ خاموشی

ولیؔ! نگاہ کر اس خطِ سبز رنگ کوں آج
کہ طور نُور میں ہے سبزہ زارِ خاموشی

۱۔ سے ۲۔ یہ ۳۔ کو

Marfat.com

☆

مشتاق ہیں عشاق تری بانکی ادا کے
زخمی ہیں محباں تری شمشیرِ جفا کے

ہر پیچ میں چیرے[1] کے ترے لپٹے ہیں عاشق
عالم کے دِلاں بند ہیں تجھ بندِ قبا کے

لرزاں ہے ترے دست اَگے[2] پنجۂ خورشید
تجھ حسن اَگے مات ملائک ہیں سما کے

تجھ زُلف کے حلقے میں ہے دل بے سر و بے پا
ٹک مہر کرو حال اُپر[3] بے سر و پا کے

تنہا نہ ولیؔ جگ منیں[4] لکھتا ہے ترے وصف
دفتر لکھے عالم نے تری مدح و ثنا کے

☆

تجھ مکھ کی آب دیکھ گئی آب آب کی
یہ تاب دیکھ عقل گئی آفتاب کی

دیکھا ہوں جب سُوں[1] خواب میں وو[2] چشمِ نیم خواب
صورت خیال و خواب ہوئی مجھ کوں[3] خواب کی

۱۔ پگڑی ۲۔ آگے ۳۔ اوپر ۴۔ میں / ۱۔ سے ۲۔ وہ ۳۔ کو

☆

جس کوں[1] لذت ہے سجن کی دید کی
اس کوں خوش وقتی ہے روزِ عید کی

دل مِرا موتی ہو تجھ بالی میں جا
کان میں کہتا ہے باتاں بھید کی

زُلف نئیں[2] تجھ مکھ پر، اے دریاے حسن!
مَوج ہے یہ چشمہء خورشید کی

اُس کے خط و خال سُوں[3] پوچھو خبر
بوجھتا ہندو[4] ہے باتاں بید کی

تجھ دہن کو دیکھ کر بولا ولؔی
یہ کلی ہے گلشنِ اُمید کی

☆

غنچے کوں[1] گُل کے حال میں آنا محال ہے
تیرے دہن کی بات کہوں گر چمن اُگے[2]

کر حال پر ولؔی کے پیا لطف سُوں[3] نظر
لایا ہے سر نیاز سُوں تیرے چرن[4] اُگے

۱۔کو ۲۔نہیں ۳۔سے ۴۔سیاہ خال یا زلف، فارسی میں غلام / ۱۔کو ۲۔آگے ۳۔سے ۴۔پاؤں

Marfat.com

☆

اس کوں[1] حاصل کیوں کے ہوئے جگ میں فراغِ زندگی
گردشِ افلاک ہے جس کوں ایاغِ زندگی[2]

اے عزیزاں ! سیرِ گلشن ہے گُلِ داغِ الم
صحبتِ احباب ہے معنی میں باغِ زندگی

لب ہیں تیرے فی الحقیقت چشمہء آبِ حیات
خضرِ خط نے اس سُوں[3] پایا ہے سراغِ زندگی

جب سُوں دیکھا نئیں[4] نظر بھر کاکُلِ مشکینِ یار[5]
تب سُوں جیوں سنبل پریشاں ہے دماغِ زندگی

آسماں میری نظر میں کُلبہء تاریک[6] ہے
گر نہ دیکھوں تجھ کوں ، اے چشم و چراغِ زندگی !

لالہء خونیں کفن کے حال سُوں ظاہر ہوا
بستگی[7] ہے خال سُوں خوباں کے داغِ زندگی

کیوں نہ ہووے ، اے ولؔی ! روشن شبِ قدرِ حیات
ہے نگاہِ گرم گل رُویاں چراغِ زندگی

۱۔کو ۲۔زندگی کا پیالہ ۳۔سے ۴۔نہیں ۵۔محبوب کی معطر زلفیں ۶۔اندھیر کوٹھری ۷۔جڑا ہوا

☆

جسے عشق کا تیر کاری لگے
اُسے زندگی کیوں نہ بھاری لگے

نہ چھوڑے محبت دمِ مرگ لگ[1]
جسے یار جانی سُوں[2] یاری لگے

نہ ہووے اُسے جگ میں ہرگز قرار
جسے عشق کی بے قراری لگے

ہر اِک وقت مجھ عاشقِ پاک کوں[3]
پیاری! تری بات پیاری لگے

ولی کوں کہے تُو اگر یک بچن[4]
رقیباں کے دل میں کٹاری لگے

☆

تعریف اس پری کی جسے تم سناؤ گے
تا حشر اس کے ہوش کوں[1] اس میں نہ پاؤ گے

دو گے اگر ولی کوں خبر اُس کے لطف سُوں[2]
آتش نمن[3] رقیب کا سینہ جلاؤ گے

۱۔تک ۲۔سے ۳۔کو ۴۔بات / ۱۔کو ۲۔سے ۳۔طرح، مانند

Marfat.com

☆

ترا قد دیکھ ، اے سید معالی[1] !
سخن فہماں کی ہوئی ہے فکر عالی

ترے پانواں[2] کی خوبی پر نظر کر
ہوئے ہیں گل رُخاں ، جیوں نقش قالی[3]

ہوا تیرے خیالاں سُوں[4] سراپا
مرا دل مثلِ فانوسِ خیالی

تری انکھیاں دسیں[5] مجھ یوں سیہ مست
پیا ! گویا شرابِ پرتگالی

گیا ہے خوف سُوں اُڑ لعل کا رنگ
ترے یاقوت لب کی دیکھ لالی

خیال اس خال کا از بس ہے دل چسپ
نہیں دنیا میں یک دل اس سُوں خالی

۱۔ ولی کا عزیز ترین دوست ۲۔ پاؤں ۳۔ قالین کا نقش ۴۔ سے ۵۔ آنکھیں دکھائی دیں

Marfat.com

تری انکھیاں میں ڈورے دیکھ کر سرخ
بنائی خلق نے ریشم کی جالی

کرے تا استراحت مجھ انکھیاں میں
کِیا ہوں دو پلک توشک نہالی[۶]

اگر پوچھے وو بے پروا مِرا نانوں[۷]
کہو، مشتاق رندِ لا اُبالی

ہوئے معزول خوباں جگ کے جب سُوں
ہوا تُو حسن کے کشور[۸] کا والی

ولیؔ تب سُوں ہوا ہم کارِ فرہاد
سنا جب سُوں تری شیریں مقالی

☆

اقلیمِ دلبری کا وو[۱] دل رُبا ہے والی
آتا ہے جس پہ صادق مفہومِ بے مثالی

جو رمز داں نہ پہنچے معنی کوں[۲] اس کے ہرگز
مدِ نگاہِ عاشق ہے مصرعِ خیالی

۶۔ ۷۔نام ۸۔سلطنت / ۱۔وہ ۲۔کو

Marfat.com

☆

اگر گلشن طرف وو[1] نوخط رنگیں ادا نکلے
گل و ریحاں سوں رنگ و بو شتابی پیشوا نکلے[2]

کھلے ہر غنچہء دل جیوں گلِ شاداب شادی سوں[3]
اگر ٹک گھر سوں باہر وو بہارِ دل کشا نکلے

غنیمِ غم[4] کیا ہے فوج بندی عشق بازاں پر
بجا ہے آج وو راجہ اگر نوبت بجا نکلے

نثار اس کے قدم اوپر کروں انجھواں[5] کے گوہر سب
اگر کرنے کوں[6] دل جوئی وو سروِ خوش ادا نکلے

صنم آئے کروں گا نالہء جاں سوز کوں ظاہر
مگر اس سنگ دل سوں مہربانی کی صدا نکلے

بخیلی درس[7] کی ہرگز نہ کیجیو، اے پری پیکر!
ولی تیری گلی میں جب کہ مانند گدا نکلے

۱۔ وہ ۲۔ اس سے پہلے پھولوں سے رنگ اور خوشبو اڑ جائے ۳۔ خوشی سے ۴۔ غم کا لٹیرا ۵۔ آنسو ۶۔ کو ۷۔ دیدار

Marfat.com

☆

اگر باہر اَپس کے گھر سُوں[1] موہن یک قدم نکلے
تماشا دیکھنے اس کا ہر اِک سینے سُوں غم نکلے

ترے مکھ کے گلستاں کی اگر حوراں میں شہرت ہو
تو ہر اِک ، مست ہو کر ، چھوڑ گل زارِ ارم نکلے

اگر ، اے رشکِ چیں ! جاوے تُو کرنے سیرِ ملکِ چیں
تو ہر دیول[2] سُوں استقبال کوں[3] تیرے صنم نکلے

اگر ملکِ عرب میں تُو دِکھاوے آنکھ کا جلوہ
تو اس کی دید کوں بے خود ہو آہوے حرم نکلے

فجر کے وقت گر دلبر چلے حمّام کی جانب
تو جیوں سورج ، ہر اِک کے دل سُوں یک چشمہ گرم نکلے

☆

اگر تک گھر سُوں وو گُل گوں قبا ، شیریں بچن نکلے[1]
مرے سینے سُوں بے تابانہ آہِ کوہ کن نکلے

چراغاں کی نہ ہووے گرمیِ بازار کیوں آ کر
ولی ! جب جانبِ مجلس وو زیبِ انجمن نکلے

۱۔اپنے گھر سے ۲۔مندر ۳۔کو ر ۱۔اگر وہ شیریں گفتار گل رنگ کپڑوں میں ملبوس گھر سے نکلے۔

Marfat.com

☆

ترا لب دیکھ حیواں یاد آوے
ترا مکھ دیکھ کنعاں یاد آوے

ترے دو نین دیکھوں جب نظر بھر
مجھے تب نرگستاں یاد آوے

تری زُلفاں کی طولانی کوں دیکھے
مجھے لیلِ زمستاں یاد آوے

ترے خط کا زمرد رنگ دیکھے
بہارِ سنبلستاں یاد آوے

ترے مکھ کے چمن کے دیکھنے کوں
مجھے فردوسِ رضواں یاد آوے

تری زُلفاں میں یو مکھ جو کہ دیکھے
اُسے شمعِ شبستاں یاد آوے

جو کُئی دیکھے مری انکھیاں کو روتے
اُسے ابرِ بہاراں یاد آوے

Marfat.com

جو میرے حال کی گردش کوں دیکھے
اُسے گردابِ گرداں یاد آوے

ولی ! میرا جنوں جو کُئی کہ دیکھے
اُسے کوہ و بیاباں یاد آوے

☆

چیتے کوں[1] نہیں دی ہے یہ باریک میانی[2]
پائی ہے کہاں غنچے نے یہ تنگ دہانی

آغوش میں آنے کی کہاں تاب ہے اس کوں
کرتی ہے نگہ جس قدِ نازُک پہ گرانی

دریا سُوں[3] مِری طبع کے جوشاں ہے ہر اِک شب
تجھ زُلف کی تعریف میں امواجِ معانی

کیا تاب مِرے دل کوں ، کہ آئینۂ فولاد
تجھ حسن کی ہیبت سُوں ہوا صورتِ پانی

مت دُور ہو یک آن ولی پاس سُوں ہرگز
اے باعثِ جمعیتِ ایامِ جوانی!

۱۔کوئی ر ا۔کو ۲۔پتلی کمر ۳۔سے

☆

اُس وقت مِرے جیو[1] کا مقصود بر آوے
جس وقت مِرے بر منیں وو سیم بر آوے[2]

اس وقت مِرے بخت کی ظاہر ہو بلندی
جس وقت وو خوش قامتِ عالی نظر آوے

جامے منیں غنچے کی نمن[3] رہ نہ سکوں گا
گر پی[4] کی خبر لے کے نسیمِ سحر آوے

گر اس مہِ دل جُو کا گزر میری طرف ہو
دل کے شجرِ خشک کوں پھر برگ و بر آوے

اس وقت مجھے دعویِٔ تسخیر بجا ہے
جس وقت مِرے حکم میں وو عشوہ گر آوے

تجھ لب کی اگر یاد میں تصنیف کروں شعر
ہر شعر منیں لذتِ شہد و شکر آوے

جس آن ، ولی! وصف کروں پی کے دتن[5] کا
ہر شعر مِرا غیرتِ سلکِ گہر آوے

۱۔جی ۲۔مرے پہلو میں وہ سیم بدن آئے ۳۔مانند ۵۔دانت

Marfat.com

☆

سرودِ عیش[1] گاویں ہم ، اگر وو[2] عشوہ ساز آوے
بجاویں طبل شادی کے ، اگر وو دل نواز آوے

خمارِ ہجر نے جس کے دیا ہے دردِ سر مجھ کوں[4]
رکھوں نشہ نمن[5] انکھیاں[6] میں ، گر وو مستِ ناز آوے

جنونِ عشق میں مجھ کوں نہیں زنجیر کی حاجت
اگر میری خبر لینے کوں وو زلفِ دراز آوے

ادب کے اہتمام آگے نہ پاوے بار واں ہرگز
ترے سائے کی پابوسی کوں گر رنگِ ایاز آوے

عجب نئیں[7] گر گلاں دوڑیں پکڑ کر صورتِ قمری
ادا سُوں[8] جب چمن بھیتر[9] وو سروِ سرفراز آوے

پرستش اُس کی میرے سر پہ ہوئے سرستی[10] لازم
صنم میرا رقیباں کے اگر ملنے سُوں باز آوے

ولی ! اُس گوہرِ کانِ حیا کی کیا کہوں خوبی
مرے گھر اس طرح آتا ہے جیوں سینے میں راز آوے

۱۔خوشی کے گیت ۲۔وہ ۳۔خوشی کے ڈھول ۴۔کو ۵۔مانند ۶۔آنکھوں ۷۔نہیں ۸۔سے ۹۔اندر ۱۰۔سے

Marfat.com

☆

جس وقت تبسم میں وو[1] رنگیں دہن آوے
گُل زار میں غنچے کے دہن پر سخن آوے

تا حشر اُٹھے بُوئے گلاب اس کے عرق سُوں[2]
جس بر منیں[3] یک بار وو گُل پیرہن[4] آوے

گر حال میں رقّت کے ترے لب کوں[5] کروں یاد
ہر اشک مرا رشکِ عقیقِ یمن آوے

کھینچیں اَپس انکھیاں منیں جیوں کحلِ جواہر[6]
عشاق کے گر ہاتھ وو خاکِ چرن[7] آوے

یک گُل کوں اَپس حال میں اس وقت نہ پاوے
جس وقت چمن بیچ وو رشکِ چمن آوے

عالم میں ترے ہوش کی تعریف کیا ہوں
ایسا تو نہ کر کام کہ مجھ پر سخن آوے

ہرگز سخنِ سخت کوں لاوے نہ زباں پر
جس ذہن میں یک بار وو نازک بدن آوے

۱۔وہ ۲۔پسینے سے ۳۔پہلو میں ۴۔وہ پھولوں جیسے لباس میں ملبوس ۵۔کو ۶۔اپنی آنکھوں میں تقویت بخش سرمے کی طرح لگائیں۔ ۷۔قدموں کی مٹی

Marfat.com

تجھ بر کی اگر وصف کوں تحریر کروں مَیں
ہر لفظ کے غنچے ستی[8] بُوئے سمن آوے

تا حشر کرے سیر خیاباں کے چمن میں
گر گور پہ عاشق کے وہ امرت بچن آوے

☆

فلاطوں ہوں زمانے کا سجن جب مجھ گلی آوے
نہ بوجھوں طفلِ مکتب[1] کر اگر واں بو علی[2] آوئے

سرودِ عشق مجھ دل میں لبالب ہے، عجب مت کر
اگر مجھ آہ کی نَے سُوں[3] صدائے بانسلی[4] آوے

تماشا دیکھنے تیرے دہن کا، اے گلستاں رُو!
بہ رنگِ گُل نکل کر ہر چمن سُوں ہر کلی آوے

کروں کیا، اے سجن! تجھ پر مرا افسوں نہیں چلتا
وگرنہ اِک اشارت میں پری مجھ گھر چلی آوے

غرورِ حسن نے تجھ کوں[5] کیا ہے اس قدر سرکش
کہ خاطر میں نہ لاوے تُو، اگر تجھ گھر ولی آوے

۸۔ سے / ۱۔ نادان بچہ ۲۔ نامور طبیب، سائنس دان، فلسفی، ریاضی دان (۹۸۰ء-۱۰۳۷ء) ۳۔ سے
۴۔ بانسری ۵۔ کو

Marfat.com

☆

یک بار گر چمن میں وو[1] نو بہار جاوے
بلبل کے دل سُوں[2] گُل کا سب اعتبار جاوے

آوے اگر کرم سُوں مانندِ ابرِ رحمت
دیکھے سُوں آب اس کی ، دل کا غبار جاوے

چنچل کی بات لاوے طوطی اگر زباں پر
البتہ آرسی[3] کے دل سُوں غبار جاوے

جاتی ہے حاسداں کے یوں دل میں بیت میری
سینے میں دُشمناں کے جیوں ذوالفقار[4] جاوے

مستی نے تجھ نیَن کی بے خود کیا ولی کوں[5]
آوے جو بزمِ مے میں ، کیوں ہوشیار جاوے

☆

اگر وو[1] رشکِ گُل زارِ ارم گلشن طرف جاوے
عجب نئیں[2] باغ میں مالی ، کیے پر اپنے ، پچھتاوے

کہاں ہے آج ، یا رَب! جلوۂ مستانۂ ساقی
کہ دل سُوں[3] تاب ، جی سُوں صبر ، سر سُوں ہوش لے جاوے

۱۔وہ ۲۔سے ۳۔آئینہ ۴۔حضرت علیؓ کی تلوار کا نام ۵۔کو / ۱۔وہ ۲۔نہیں ۳۔سے

☆

تُو اس زُلفاں کے حلقے سُوں[1] اگر دریا پہ چل جاوے
عجب نئیں[2]، اے پری پیکر! اگر گرداب بل جاوے[3]

کہاں طاقت ہے ہر اِک کوں[4] کہ دیکھے تجھ طرف، ظالم!
ترے ابرو کی یہ شمشیر رستم دیکھ ٹل جاوے

لگے برسات انجھوں[5] کی ہر اِک کے دیدۂ تر سُوں
جہاں مانند بجلی کے مرا چنچل چبل[6] جاوے

ترے فدوی ترے دربار آ سکتے نہیں ہرگز
رقیبِ رُو سیہ جاوے تو اس گھر سُوں خلل جاوے

تری انکھیاں[7] کی ہے تعریف ہر ہر بیت میں میری
غزالاں صید[8] ہو آویں، جہاں میری غزل جاوے

وؔلی ہے اس قدر صافی صنم کے صاف چہرے پر
کہ اس کے وصف لکھنے میں قلم کا پگ[9] پھسل جاوے

۱۔ سے ۲۔ نہیں ۳۔ قربان ہونا ۴۔ کو ۵۔ آنسو ۶۔ طفلانہ، بچوں کا سا ۷۔ آنکھوں ۸۔ شکار ۹۔ پاؤں

☆

چمن میں جلوہ گر جب وو[1] گلِ رنگیں ادا ہووے
خزانِ خاطرِ عاشق بہارِ مدعا ہووے

ہوا ہوں زرد و لاغر کاہ[2] کے مانند ، تجھ غم میں
بجا ہے گر کشش تیری بھواں[3] کی کہرُبا[4] ہووے

بہ رنگِ گردباد اس کوں[5] کرے عالم میں سرگرداں
جسے عشقِ بلا انگیزِ خوباں رہنما ہووے

نہ چھوڑیں راستی رَوشن دِلاں صبحِ قیامت لگ[6]
اگر جیوں شمع ہر ہر آن تن سُوں[7] سر جدا ہووے

اُپس[8] کے کعبۂ مقصد کوں بے سعیِ سفر پہنچوں
خیال اُس کا اگر کشتی میں دل کی ناخدا ہووے

چمن میں دل کے جب گزرے خیال اس سرو قامت کا
سراپا آہِ سردِ سینہ سروِ خوش ادا ہووے

پڑھے گر فاتحہ ظالم ، لبِ جاں بخش سُوں اپنے
شہادت گاہ عاشق چشمۂ آبِ بقا ہووے

۱۔وہ ۲۔کٹی ہوئی سوکھی گھاس ۳۔ابرو ۴۔ایک قسم کا زرد گوند جسے اونی کپڑے سے رگڑیں تو گھاس کے تنکے اٹھالیتا ہے۔ ۵۔کو ۶۔تک ۷۔سے ۸۔اپنے

نہ ہووے یک صبح نانِ گرم سورج سُوں اسے سیری
تمھارے درس[9] کی نعمت کی جس کوں اشتہا[10] ہووے

جدا اُس گوہرِ یکتا سُوں ہونا سخت مشکل ہے
اگر یک آن ہم دریا دِلاں سُوں آشنا ہووے

ولؔی ! مشکل نہیں ہرگز پہنچنا آبِ حیواں[11] کو
اگر خضر خطِ خوباں ہمارا رہنما ہووے

☆

دل چھوڑ کے یار کیوں کے جاوے
زخمی ہے شکار کیوں کے جاوے

جب لگ[1] نہ ملے شرابِ دیدار
انکھیاں[2] کا خمار کیوں کے جاوے

ہے حسن ترا ہمیشہ یکساں
جنت سُوں[3] بہار کیوں کے جاوے

انجھواں[4] کی اگر مدد نہ ہووے
مجھ دل کا غبار کیوں کے جاوے

۹۔درشن، دیدار ۱۰۔کسی چیز کی خواہش، بھوک کا احساس ۱۱۔آبِ حیات ۱۔تک ۲۔آنکھوں ۳۔سے ۴۔آنسو

☆

اگر موہن کرم سُوں مجھ طرف آوے ، تو کیا ہووے
ادا سُوں اس قدِ نازُک کوں دِکھلاوے ، تو کیا ہووے

مجھے اس شوخ کے ملنے کا دایم شوق ہے دل میں
اگر یک بار مجھ سُوں آ کے مل جاوے ، تو کیا ہووے

رقیباں کے نہ ملنے میں نہایت اس کی خوبی ہے
اگر دانش کوں اپنی کام فرماوے ، تو کیا ہووے

پیا کے قندِ لب اوپر کیا ہے ہٹ[1] مِرے دل نے
محبت سُوں اگر ٹک اس کوں سمجھاوے ، تو کیا ہووے

ولؔی ! کہتا ہوں اس موہن سُوں ہر اِک بات پردے میں
اگر میرے سخن کے مغز کوں پاوے ، تو کیا ہووے

☆

اگر مجھ کن[1] ، تُو اے رشکِ چمن ! ہووے ، تو کیا ہووے
نگہ میری کا تیرا مکھ وطن ہووے ، تو کیا ہووے

اگر غنچہ نمن[2] یک رات اس ہستی کے گلشن میں
ولؔی ! مجھ بر میں دو گُل پیرہن ہووے[3] ، تو کیا ہووے

۱۔ سے ۲۔ اصرار/۱۔ نزدیک ۲۔ مانند ۳۔ میرے پہلو میں پھولوں کے لباس میں ملبوس (یعنی محبوب) ہو

☆

گرمی سوں[1] وو[2] پری رُو جب شعلہ تاب ہووے
بر جا ہے دل جلوں کا سینہ کباب ہووے

جو تجھ سوں ہو مقابل ، وو شرم سوں عجب نئیں[3]
جیوں عکس آرسی[4] میں گر غرقِ آب ہووے

تصویر تجھ پری کی دیکھا ہے جن نے ، اس کا
بر جا ہے گر تخلص حیرت مآب ہووے

آلودہ کیوں نہ ہووے دامانِ پاک زاہد
جب دستِ نازنیں میں جامِ شراب ہووے

شبنم میں غرق ہووے شرمندگی سوں ہر گل
وو گل بدن چمن میں جب بے حجاب ہووے

تیرے لباں کے آگے بر جا ہے ، اے پری رُو !
گر آبِ زندگانی موجِ سراب ہووے

کیوں بے خودی نہ آوے اس وقت پر ولی کوں[5]
وو سروِ ناز پیکر جب نیم خواب ہووے

۱۔ سے ۲۔ وہ ۳۔ نہیں ۴۔ آئینہ ۵۔ کو

☆

تجھ رُخ سُوں[1] جب کنارے صبحِ نقاب ہووے
عالم تمام رَوشن جیوں آفتاب ہووے

آوے تو کیا عجب ہے ، شیشے پہ دل کے آفت
جس وقت وو[2] ستم گر مستِ شراب ہووے

بر جا ہے انجمن میں اس دل رُبا کی ، اے دل !
گر تار سُوں نگہ کے تارِ رباب ہووے

کیوں کر رہے عزیزاں تاریکیِ شبِ غم
وو رشکِ ماہِ انور جب بے حجاب ہووے

گرمی سُوں دیکھتا ہوں تیری طرف ، اے گُل رُو !
تا وو رقیبِ بدخو جل بل کباب ہووے

ہے ماہِ نَو کے دل میں یہ آرزو ہمیشہ
اے شہسوار ! آ کر تیری رکاب ہووے

ہر ہر نگہ سُوں اپنی بے خود کرے ولی کوں[3]
وو چشمِ مست سرخوش جب نیم خواب ہووے

ا۔ سے ۲۔ وہ ۳۔ کو

Marfat.com

☆

وو[1] محبت میں تری فانی ہوئے
روز و شب جو محوِ حیرانی ہوئے

دیکھ تجھ ابرو کی جوہر دار تیغ
جوہراں تلوار کے پانی ہوئے

اے سجن ! تیری پرت[2] کے دوست کے
دوستاں کئی دُشمنِ جانی ہوئے

جب سُوں[3] تُو کھایا ہے پان ، اے آفتاب !
تیرے لعلِ لب بدخشانی ہوئے

تجھ دتن[4] کی دیکھ خوبی ، گوہراں
غرقِ دریائے پشیمانی ہوئے

تجھ کوں جو دیکھے یہاں ، اے صبح رُو !
جیوں سُرج[5] دل اُن کے نورانی ہوئے

عشق میں اُس رشکِ لیلیٰ کے ، ولی !
مثلِ مجنوں کئی بیابانی ہوئے

۱۔وہ ۲۔پریت ۳۔سے ۴۔دانت ۵۔سورج

Marfat.com

☆

جب کِیا رات کوں[1] تجھ زُلف نے بے تاب مجھے
تب پریشانی میں جیوں کال دِسے[2] خواب مجھے

تیرے غبغب[3] کے خیالاں میں پھنسا جب ستی[4] دل
عشق نے بحر میں غم کے کِیا گرداب مجھے

مضطرب عشق سُوں[5] ہوں ، مجھ کوں ملامت نہ کرو
تپشِ دل نے دیا رعشہء سیماب[6] مجھے

جب کِیا چاہ ترے چاہِ زنخداں[7] کی یو[8] دل
چرخ گرداں نے دیا گردشِ دولاب[9] مجھے

خم ہوئی قوسِ قزح اس کا خمِ ابرو دیکھ
جس نے دیوار میں غم کے کِیا محراب مجھے

چمنِ اُمید کا گرمی سُوں گنہ کی جو سُکھا[10]
ابرِ رحمت نے کِیا فیض سُوں سیراب مجھے

جم[11] کے رُتبے سُوں ، ولی ! مرتبہ اوپر ہے اگر
جام میں دل کے میسر ہو مےِ ناب مجھے

۱۔کو ۲۔دکھائی دے ۳۔ٹھوڑی کے نیچے کا گوشت ۴۔سے ۵۔سے ۶۔پارے کی سی بے تابی
۷۔ٹھوڑی کا گڑھا ۸۔یہ ۹۔چکر ۱۰۔سوکھ گیا ۱۱۔ایران کا ایک بادشاہ جمشید جس کا پیالہ مشہور ہے۔

Marfat.com

☆

سرخوشی حاصل ہوئی ہے آج گوناگوں[1] مجھے
سبزۂ خط نے دیا ہے نشۂ افیوں مجھے

کشتۂ منت ، نہیں مینائے نرگس کا کبھی
ہے خیالِ چشمِ خوباں بادۂ گُل گوں[2] مجھے

لالہ و گُل مجھ سُوں[3] لے جاتے ہیں رنگ و بُوے درد
گُل رُخاں کے عشق نے جب سُوں کِیا ہے خوں مجھے

ہوش کھونا عاشقِ بے دل کا کچھ مشکل نہیں
نام لے اُس رشکِ لیلیٰ کا ، کرو مجنوں مجھے

کیوں نہ ہووے آہ میری ہم سرِ سروِ بلند
یاد آتا ہے ، عزیزاں ! وو[5] قد موزوں مجھے

کثرتِ اسبابِ دل لینے کوں[6] کچھ درکار نئیں[7]
یک نگاہِ لطف سُوں کر ، اے صنم ! مفتوں[8] مجھے

کیا ہوا گر عقلِ دُور اندیش کی سنتا ہوں بات
ہوش سُوں کھووے گا آخر وو لبِ مے گوں[9] مجھے

۱۔رنگارنگ ۲۔شراب کا سا رنگ ۳۔سے ۴۔سے ۵۔وہ ۶۔کو ۷۔نہیں ۸۔شیدا، عاشق ۹۔شراب رنگ ہونٹ

Marfat.com

☆

کیوں نہ حاصل ہو رمِ آہو[1] مجھے
اُس کی انکھیاں[2] نے کِیا جادو مجھے

رات آنے کہہ کے پھر آیا نہیں
پیچ دیتا ہے وو مشکیں مو[3] مجھے

اے عزیزاں ! کیا کروں اخلاص کی
پہنچتی نئیں[4] گُل بدن سُوں[5] بُو مجھے

کیوں کے بیٹھوں گوشۂ آرام میں
کھینچتا ہے وو کماں ابرو مجھے

بلبلِ نالاں ہوا ہوں درد سُوں
جب نظر آیا ہے وو گُل رُو مجھے

شوخیِ چشمِ پری کا دنگ ہوں
حیرت افزا ہے رمِ آہو مجھے

ذہن میں بستا ہے وو خورشید رُو
گرمیِ غم سُوں ہوئی ہے خُو مجھے

۱۔ ہرن کی سی وحشت ۲۔ آنکھوں ۳۔ وہ معطر زلفیں ۴۔ نہیں ۵۔ سے

Marfat.com

بس کہ ہوں تیری جدائی سُوں ضعیف
آرسی[6] دیتی نہیں ہے رُو مجھے

اے ولی ! ہے جگ میں محرابِ دُعا
قبلہ رُو کا ہر خم ابرو مجھے

☆

تجھ نگاہِ مست سُوں[1] حاصل ہے مدہوشی مجھے
تجھ لبِ خاموش نے بخشی ہے خاموشی مجھے

غیر سُوں خالی کیا ہوں دل کوں[2] اپنے جیوں حباب
تجھ نگہ نے جب سُوں بخشی خانہ بر دوشی[3] مجھے

جام میں روشن ہے جم کی سلطنت کا سب حساب
عیش سلطانی کا ہے فیضِ قدح نوشی[4] مجھے

تجھ کمر کی تاب پر طاقت ربائی ختم ہے
اس نزاکت نے دیا میلِ ہم آغوشی مجھے

اے ولی ! از بس کہ اس کی یاد میں ہے محو دل
غیر کے خطرے سُوں نس دن[5] ہے فراموشی مجھے

۶۔آئینہ ر ۱۔سے ۲۔کو ۳۔آوارگی ۴۔شراب نوشی کا فیض ۵۔دن رات

Marfat.com

☆

مدت ہوئی سجن نے کتابت نہیں لکھی
آنے کی اپنے رمز و کنایت نہیں لکھی

مَیں اپنے دل کی تجھ کوں[1] حکایت نہیں لکھی
تیری مفارقت[2] کی شکایت نہیں لکھی

کرتا ہوں اپنے دل کی نمن[3] چاک چاک اسے
جو آہ کے قلم سُوں کتابت نہیں لکھی

تصویر تیرے قد کی مصور نہ لکھ سکے
ہرگز کسی نے ناز کی صورت نہیں لکھی

مارا ہے انتظار نے مجھ کوں ، ولے ہنوز[4]
اُس بے وفا کوں دل کی حقیقت نہیں لکھی

کیوں سنگ دل تمام مسخر ہوئے ، اگر
طالع[5] میں میرے کشف و کرامت نہیں لکھی

ڈرتا ہوں سادگی ستی[6] موہن کی ، اے وَلی !
اس خوف سُوں رقیب کی غیبت نہیں لکھی

ا۔کو ۲۔جدائی ۳۔مانند ۴۔لیکن ابھی تک ۵۔قسمت ۶۔سے

Marfat.com

☆

پڑا حیرت میں دل اس حسنِ عالم گیر کے دیکھے
مصور دنگ ہے جس جلوۂ تصویر کے دیکھے

ہوا جی محو یوں اُس زُلفِ خم در خم کے دیکھے سُوں[1]
کہ جیوں ہوتی ہے طالب کی حقیقت پیر کے دیکھے

تری زُلفاں کے پیچاں سُوں مرے دل کوں اندیشہ نئیں[2]
کہ دیوانے کوں جیوں پروا نہیں زنجیر کے دیکھے

مرا دل دیکھ کر غمزے کوں[3] تیرے ہوئی[4] ہے خوش وقتی
کہ جیوں ہوتی ہے شادی شیر کوں نخچیر کے دیکھے[5]

کھلا یوں دل مرا تیری نگہ کے تیر کی خاطر
کماں آغوش جیوں کر کھولتی ہے تیر کے دیکھے

ترے مکھ کے صفحے پر خط لکھا قدرت کے کاتب نے
تعجب میں ہیں سب خطاط اس تحریر کے دیکھے

ولی کے دل کوں یوں ہوتی ہے راحت تجھ گلی بھیتر[6]
کہ جیوں ہوتی ہے خاطر منشرح[7] کشمیر کے دیکھے

۱۔ سے ۲۔ نہیں ۳۔ کو ۴۔ بروزنِ فع ۵۔ جیسے شکار کو دیکھ کر شیر کو خوشی ہوتی ہے ۶۔ اندر ۷۔ پُر مسرت

Marfat.com

☆

کمر اس دل رُبا کی دل رُبا ہے
نگہ اُس خوش ادا کی خوش ادا ہے

سجن کے حسن کوں[1] ٹک فکر سُوں[2] دیکھ
کہ یہ آئینۂ معنی نما ہے

یہ خط ہے جوہرِ آئینۂ راز
اسے مشکِ ختن[3] کہنا بجا ہے

ہوا معلوم تجھ زُلفاں سُوں ، اے شوخ !
کہ شاہِ حسن پر ظلِ ہما[4] ہے

نہ ہووے کوہ کن کیوں آ کے عاشق
جو وو[5] شیریں ادا گُل گوں قبا[6] ہے

نہ پوچھو آہ و زاری کی حقیقت
عزیزاں ! عاشقی کا مقتضا[7] ہے

ولی کوں[8] مت ملامت کر ، اے واعظ !
ملامت عاشقوں پر کب روا ہے

۱۔کو ۲۔ذرا غور سے ۳۔تاتار کا علاقہ جہاں کی خوشبو مشہور ہے ۴۔ہما کا سایہ، کہتے ہیں جس شخص پر ہما کا سایہ پڑے، وہ بادشاہ بن جاتا ہے ۵۔وہ ۶۔پھولوں جیسے لباس میں ملبوس ۷۔تقاضا ۸۔کو

Marfat.com

☆

آج سرسبز کوہ و صحرا ہے
ہر طرف سیر ہے، تماشا ہے

چہرۂ یار و قامتِ زیبا
گلِ رنگین و سروِ رعنا ہے

معنیِ حسن و معنیِ خوبی
صورتِ یار سُوں[1] ہویدا[2] ہے

دمِ جاں بخشِ نَوخطاں مجھ کوں[3]
چشمۂ خضر ہے، مسیحا ہے

کمرِ نازُک و دہانِ صنم
فکرِ باریک ہے، معما ہے

مُو بہ مُو اس کوں ہے پریشانی
زُلفِ مشکیں کا جس کوں سودا ہے

کیا حقیقت ہے تجھ تواضع کی
یو[4] تلطف[5] ہے یا مداوا ہے

۱۔سے ۲۔ظاہر ۳۔کو ۴۔یہ ۵۔مہربانی

Marfat.com

سببِ دل رُبائیِ عاشق
مہر ہے ، لطف ہے ، دلاسا ہے

جوں ولؔی رات دن ہے محوِ خیال
جس کوں تجھ وصل کی تمنا ہے

☆

مغز اس کا سو باس[1] ہوتا ہے
گُل بدن کے جو پاس ہوتا ہے

آ شتابی[2] ، نہیں تو جاتا ہوں
کیا کروں ، جی اداس ہوتا ہے

کیوں کے کپڑے رنگوں مَیں تجھ غم میں
عاشقی میں لباس ہوتا ہے؟

تجھ جدائی میں نئیں[3] اکیلا مَیں
درد و غم آس پاس ہوتا ہے

اے ولؔی ! دل رُبا کے ملنے کوں[4]
جی میں میرے ہُلاس[5] ہوتا ہے

۱۔ بہ معنی معطر (نورالحسن ہاشمی) ۲۔ جلدی ۳۔ نہیں ۴۔ کو ۵۔ خوشی، شادمانی

☆

عشاق کی تسخیر کوں¹ بالا نہ بلا ہے
یا نازِ مجسم ہے یا تصویرِ ادا ہے

از بس جی دل اس رشکِ پری پر جو بندھا ہوں
ہر مُو سُوں² مِرے رنگِ جنوں جلوہ نما ہے

یا لفظ ہے رنگین ہم آغوشِ معانی
یا بر میں³ گُل اندام کے گُل رنگ قبا ہے

جاتا نہیں گلشن کی طرف صبح وو⁴ گُل رُو
بوجھا⁵ ہے کہ واں آہ مِری بادِ صبا ہے

مجھ حال پر ، اے بو علیِ وقت ! نظر کر
تجھ چشم میں بوجھا ہوں کہ قانون شفا ہے

گر حکم میں میرے ہو سعادت تو عجب نئیں⁶
سایہ ترا مجھ سر کے اُپر⁷ ظلِّ ہما⁸ ہے

یک دید کا وعدہ دیا تُوں⁹ اپنی رضا سُوں
راضی ہوں مَیں اس پر کہ تری جس میں رضا ہے

۱۔کو ۲۔سے ۳۔پہلو ۴۔وہ ۵۔جانتا ہے ۶۔نہیں ۷۔اوپر ۸۔ہما کا سایہ، کہتے ہیں کہ جس کے سر پر ہما کا سایہ پڑے، وہ بادشاہ بن جاتا ہے۔ ۹۔تُو

Marfat.com

پایا ہوں ، ولی ! سلطنتِ ملک قناعت
اب تخت و چتر[1] حق میں مرے ارض و سما ہے

☆

صنم میرا ، سخن سُوں آشنا ہے
مجھے فکرِ سخن کرنا بجا ہے

چمن میں وصل کے ہر جلوۂ یار
گُلِ رنگیں بہارِ مدعا ہے

نہ بخشے کیوں ترا خط زندگانی
کہ موجِ چشمۂ آبِ بقا ہے

تغافل نے ترے زخمی کیا مجھ
تری یہ کم نگاہی نیمچا[2] ہے

نہیں واں آب ، غیر از آبِ خنجر
شہادت گاہِ عاشق کربلا ہے

غنیمت بوجھ ملنے کوں[3] ولی کے
نگاہِ پاک بازاں کیمیا ہے

۱۔ باشاہوں کی چھتری ، / ا۔ سے ۲۔ نیمچہ = چھوٹی تلوار ۳۔ کو

☆

نہ وہ بالا ، نہ وہ بالی بلا ہے
بلائے عاشقاں ناز و ادا ہے

تغافل شوخ کا عاشق کے حق میں
ستم ہے ، ظلم ہے ، جور و جفا ہے

کہا مژگاں نے اس کی سو زباں سُوں[1]
کہ عاشق پر ستم کرنا روا ہے

نہ جاوے تجھ کوں[2] چھوڑ ، اے گلشنِ ناز !
مِرا دل بلبلِ باغِ وفا ہے

زہے دولت کہ دایم سایۂ یار
ہمارے سر پہ جیوں ظلِ ہما[3] ہے

مِرا دل کیوں نہ جاوے اس گلی میں
گلی اس دل رُبا کی دل کشا ہے

ہمیشہ عندلیبِ عاشقی ہوں
گُلِ مقصود تیرا نقشِ پا ہے

۱۔ سے ۲۔ کو ۳۔ ہما کا سایہ، کہتے ہیں کہ جس کے سر پر ہما کا سایہ پڑے، وہ بادشاہ بن جاتا ہے۔

Marfat.com

ولی ! آتے ہیں راہِ عشق میں وو[4]
کہ جن کوں[1] استقامت کا عصا[5] ہے

☆

ہے بجا عشاق کی خاطر اگر ناشاد ہے
غمزۂ خوں‌خوار ظالم برسرِ بے داد ہے

یک گھڑی تجھ ہجر میں، اے دل رُبا ! تنہا نہیں
مونس و دم ساز میرا، آہ ہے، فریاد ہے

تل بناتے دیکھ اس کوں[1] مجھ پہ یوں ظاہر ہوا
صید کرنے کوں ہمارے رغبتِ صیاد ہے

آسماں اوپر نہ بوجھو چادرِ ابرِ سفید
جا نمازِ زاہدِ عُزلت نشیں برباد ہے

حرف شیریں اُس ستی[2] ہوتے ہیں ہر دم جلوہ گر
اہلِ معنی کی زباں کیا تیشۂ فرہاد ہے

سرو کی وارستگی[3] اوپر نظر کر، اے ولی !
باوجودِ خودنمائی کس قدر آزاد ہے

۴۔وہ ۵۔لاٹھی، سہارا / ۱۔کو ۲۔سے ۳۔آزادی

☆

دیکھا ہوں جسے ، وو[1] مبتلا ہے
خوباں کی نگاہ نئیں[2] ، بلا ہے

گر تجھ کوں[3] ہے عزمِ سیرِ گلشن
دروازۂ آرسی[4] کھلا ہے

صیقل سُوں تیری بھواں کی[5] ، اے شوخ !
آئینۂ عشق کوں جلا[6] ہے

تجھ باج[7] نظر میں بلبلاں کی
گلشن نہیں ، دشتِ کربلا ہے

خوباں کا ہوا جو سرد بازار
تجھ حسن کا جب سُوں غلغلا ہے

جیوں شمع ہوا جو تجھ پہ عاشق
وہ سر سُوں قدم تلک جلا ہے

یک دل نہیں آرزو سُوں خالی
بر جا ہے محال اگر خلا ہے

۱۔وہ ۲۔نہیں ۳۔کو ۴۔آئینہ ۵۔تیرے ابرو کی چمک دمک سے ۶۔روشنی، صفائی، صیقل ۷۔بنا، بغیر

Marfat.com

تسخیر کیا ہے گوشِ گُل کوں
بلبل کا ، ولی ! عجب گلا ہے

☆

نہ سمجھو خود بخود ، دل بے خبر ہے
نگہ میں اُس پری رُو کی اثر ہے

مروت ترک مت کر ، اے پری رُو !
محبت میں مروت معتبر ہے

ترے قد کے تماشے کا ہوں طالب
کہ راہِ راست بازی بے خطر ہے

تری تعریف کرتے ہیں ملائک
ثنا تیری کہاں حدِ بشر ہے

بیانِ اہلِ معنی ہے مطوّل[1]
اگرچہ حسب ظاہر مختصر ہے

ولی ! مجھ رنگ کوں[2] دیکھے نظر بھر
اگر وو[3] دل رُبا مشتاقِ زر ہے

۱۔طویل ۲۔کو ۳۔وہ

Marfat.com

☆

قد ترا رشکِ سروِ رعنا ہے
معنیِ ناز کی سراپا ہے

تجھ بھواں[1] کی مَیں کیا کروں تعریف
مطلعِ شوخ و رمزِ ایما ہے

ساقی و مطرب آج ہیں ہم رنگ
نشہء بے خودی دوبالا ہے

کیوں نہ ہر ذرہ رقص میں آوے
جلوہ گر آفتابِ سیما ہے

نہ رہے اس کے قد کوں[2] دیکھ بجا
سرو ہرچند پائے بر جا ہے

چمنِ حسن میں نگہ کر دیکھ
زُلفِ معشوق عشق پیچا ہے

۱۔ابرو ۲۔کو

Marfat.com

نہ کرے کیوں نثار نقدِ نیاز
جس کوں تجھ ناز کی تمنا ہے

کیوں نہ مجھ دل کوں زندگی بخشے
بات تیری دمِ مسیحا ہے

سنبل اس کی نظر میں جا نہ کرے
جس کوں تجھ گیسواں کا سودا ہے

اس کے پیچاں کا کچھ شمار نہیں
زُلف ہے یا یہ موجِ دریا ہے

ترک کر ، اے رقیبِ فرعونی !
آہ میری عصائے موسا[۳] ہے

آج تجھ غم سُوں ہے ولیؔ گریاں[۴]
دیکھ جل پوُر[۵] کا تماشا ہے

۳۔ حضرت موسیٰ کی معجزاتی لاٹھی، بال جیسی باریک لاٹھی، یعنی میری آہ ایک دکھائی نہ دینے والی لاٹھی ہے
۴۔ روتا ہوں، نالاں ۵۔ پانی کا شہر، تالاب

Marfat.com

☆

کماں ابرو پہ جیو[1] قرباں ہوا ہے
دل اس کے تیر کا پیکاں[2] ہوا ہے

بھواں[3] تیغ و پلک خنجر، نگہ تیر
یو[4] کس کے قتل کا ساماں ہوا ہے

مرا دل مجھ سوں[5] کر کر بے وفائی
پسندِ خاطرِ خوباں ہوا ہے

پیا ہے جام دل سوں بادۂ خوں
جو بزمِ عشق میں مہماں ہوا ہے

عزیزاں! کیا ہے پروانے کے دل میں
کہ جی دینا اُسے آساں ہوا ہے

طبیباں کا نہیں محتاج ہرگز
جسے دردِ بُتاں درماں[6] ہوا ہے

بہ رنگِ گُل فراقِ گُل رُخاں میں
گریباں چاک تا داماں ہوا ہے

۱۔ جی ۲۔ انی، نوک ۳۔ ابرو ۴۔ یہ ۵۔ سے ۶۔ علاج

Marfat.com

سوادِ خطِ خوباں[7] دل کشی میں
بہارِ گلشنِ ریحاں ہوا ہے

ولی! تصویر اس کی جن نے دیکھا
مثالِ آرسی[8] حیراں ہوا ہے

☆

جس دل رُبا سُوں[1] دل کوں[2] مِرے اتحاد ہے
دیدار اُس کا میری انکھاں[3] کی مراد ہے

رکھتا ہے بر میں دلبرِ رنگیں خیال کوں
مانند آرسی[4] کے جو صاف اعتقاد ہے

شاید کہ دامِ عشق میں تازہ ہوا ہے بند
وعدے پہ گُل رُخاں کے جسے اعتماد ہے

باقی رہے گا جور و ستم، روزِ حشر لگ[5]
تجھ زُلف کی جفا میں نپٹ اِمتداد ہے[6]

مقصودِ دل ہے اُس کا خیال، اے ولی! مجھے
جیوں مجھ زباں پہ نام محمد مراد ہے

۷۔محبوب کا اندازِ تحریر ۸۔آئینہ / ۱۔سے ۲۔کو ۳۔آنکھوں ۴۔آئینہ ۵۔تک ۶۔تیری زلفوں کی مانند تیری جفا میں بھی درازی وطوالت ہے۔

Marfat.com

☆

مکتب میں جس کے ہاتھ ادا کی کتاب ہے
خوبی میں آج ہم سبقِ آفتاب ہے

ظاہر ہوا ہے مجھ پہ ترے ناز سوں[1]، صنم!
رنگیں بہارِ حسن بہارِ عتاب ہے

مانندِ مُو[2] ضعیف کِیا اس کے شوق نے
جس مُو کمر کا ناؤں[3] نزاکت مآب ہے

کیفیتِ بہارِ ادا تب سُوں ہے عیاں
وو[4] مست ناز جب ستی[5] مستِ شراب ہے

تیرے نَین کے دور میں بے وقر[6] ہے شراب
مے خانہ تجھ نگاہ سُوں دایم خراب ہے

دیوان میں ازل کے ملے جب سُوں حسن و عشق
تب سُوں نیاز و ناز میں باہم حساب ہے

پوشیدہ حالِ عشق رہے کیوں کے، اے ولی!
غماز[7] یادِ زُلفِ صنم پیچ و تاب ہے

۱۔ سے ۲۔ بال، باریک ۳۔ نام ۴۔ وہ ۵۔ سے ۶۔ بے عزت، ذلیل، بے وقار ۷۔ بدگو، چغل خور

Marfat.com

☆

عشق میں جس کوں[1] مہارت خوب ہے
مشربِ مجنوں طرف منسوب ہے

عاشقِ بے تاب سوں[2] طرزِ وفا
جیوں ادا محبوب کی محبوب ہے

عشق کے مفتی نے یوں فتویٰ دیا
دیکھنا ، خوباں کا درسِ خوب ہے

لختِ دل پر خط لکھا ہوں یار کوں
داغِ دل مہرِ سرِ مکتوب ہے

غمزہ و ناز و ادائے نازنیں
ظلم ہے ، طوفان ہے ، آشوب[3] ہے

لکھ دیا یوسف غلامی خط تجھے
گرچہ نورِ دیدۂ یعقوب ہے

ہر گھڑی پڑھتا ہے اشعارِ ولؔی
جس کوں حرفِ عاشقی مرغوب ہے

۱۔ کو ۲۔ سے ۳۔ فتنہ ، فساد ، غدر

☆

جسے اقلیمِ تنہائی میں اندازِ اقامت ہے
جبینِ حال پر اُس کی سدا رنگِ سلامت ہے

گزر اس سرو قامت کا ہوا ہے جب سُوں[1] مسجد میں
موذن کی زباں اوپر ہمیشہ لفظ قامت ہے

مجھے روزِ قیامت کا زہا نئیں[2] خوف ، اے واعظ !
خیالِ قامتِ رعنا ، مرے حق میں قیامت ہے

ہوا ہے صورتِ دیوار زاہد کنجِ عزلت میں
یہی اس حسنِ حیرت بخش کی ظاہر کرامت ہے

ہوا ہے جو جبیں فرسا[3] تری محرابِ ابرو میں
صفِ عشاق میں اس کوں[4] بحکمِ عشق امامت ہے

سیہ بختی ہوئی جگ میں نصیبِ عاشقِ بے دل
یہ تجھ زُلفِ پریشاں کی پریشانی کی شامت ہے

نہ ہو ناصح کی سختی سُوں مکدر[5] ، اے دلِ شیدا !
سدا نقدِ محبت کا محک[6] سنگِ ملامت ہے

۱۔ سے ۲۔ نہیں ۳۔ ماتھا جھکانا ۴۔ کو ۵۔ ملول، افسردہ ۶۔ کسوٹی، ملامت ہی محبت کی کسوٹی ہے۔

شرف ذاتی ہے تجھ کوں ، اے گُلِ گُل زارِ معشوقی !
تجلّی مکھ اُپر[7] تیرے سیادت[8] کی علامت ہے

ولؔی ! جو عشق بازی کی حقیقت سُوں نہیں واقف
سخن اس کا قیامت میں گُلِ باغِ ندامت ہے

☆

سرو میرا مہر سُوں[1] آزاد ہے
شوخ ہے ، بے درد ہے ، صیاد ہے

ہاتھ سُوں اُس غمزۂ خوں ریز کے
داد ہے ، بے داد ہے ، فریاد ہے

آب ہووے کیوں کے دل اس سرو کا
سخت ہے ، بے رحم ہے ، فولاد ہے

عشق میں شیریں بچن[2] کے رات دن
آہ دل پر تیشۂ فرہاد ہے

غم نہیں مجنوں کوں ہرگز ، اے ولؔی!
خانۂ زنجیر اگر آباد ہے

۷۔ اوپر ۸۔ سرداری / ۱۔ سے ۲۔ خوش گفتار

Marfat.com

☆

گُل رُخاں میں جس کے سر پر طرۂ زَر تار ہے
زیبِ گل زارِ ادا وو[1] سرو خوش رفتار ہے

چہرۂ گُل رنگ و زُلفِ موج زن ، خوبی منیں[2]
آیت جنات تجری تحتہا الانہار[3] ہے

بس کہ بے درداں ہوئے ہیں مجتمع چاروں طرف
بستۂ زُلف پری رُویاں پہ مارامار[4] ہے

زخم دل تھا گرچہ کاری لیکن اس سُوں[5] غم نہیں
سبزۂ خطِّ دل آرا مرہمِ زنگار[6] ہے

کیوں کے جاوے بوالہوس اس کی گلی میں ہو دلیر
ہر نگاہِ تیز اس کی ، تیر ہے ، تروار[7] ہے

مت نصیحت کر ولی کوں[8] ، اے سخن ناآشنا !
ترک کرنا عشق کوں دُشوار ہے ، دُشوار ہے

۱۔وہ ۲۔میں ۳۔جنتیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ۴۔حسینوں کی زلفوں کے گرفتاروں پر ہر طرف سے مار پڑ رہی۔
۵۔سے ۶۔محبوب کے چہرے کا سبز خط سبز مرہم کی مانند ہے ۷۔تلوار ۸۔کو

☆

عشق میں صبر و رضا درکار ہے
فکرِ اسبابِ وفا درکار ہے

چاک کرنے جامۂ صبر و قرار
دلبرِ رنگیں قبا درکار ہے

ہر صنم تسخیر دل کیوں کر سکے
دل رُبائی کوں[1] ادا درکار ہے

زُلف کوں وا کر کہ شاہِ عشق کوں
سایۂ بالِ ہما[2] درکار ہے

رکھ قدم مجھ دیدۂ خوں بار پر
گر تجھے رنگِ حنا درکار ہے

دیکھ اس کی چشمِ شہلا[3] کوں اگر
نرگسِ باغِ حیا درکار ہے

عزم اس کے وصل کا ہے، اے ولیؔ!
لیکن امدادِ خدا درکار ہے

۱۔کو ۲۔ہما کے پروں کا سایہ، مشہور ہے کہ اس کا سایہ پڑنے سے انسان بادشاہ بن جاتا ہے۔ ۳۔سیاہ رنگ نرگس

Marfat.com

☆

نہ جانوں ، خط میں تیرے کیا اثر ہے
کہ اُس دیکھے سُوں[1] دل زیر و زبر ہے

اُسے باریک بیں کہتے ہیں عاشق
نظر میں جس کی وو[2] نازُک کمر ہے

نہ ہووے کیوں ہجومِ راست بازاں
جہاں اس سرو قامت کا گزر ہے

ہر اِک سُوں آشنا ہونا ہنر نئیں[3]
پری رُخسار سُوں ملنا ہنر ہے

نہ پاؤں تجھ سُوں گر سیبِ زنخداں[4]
نہالِ عشق بازی بے ثمر ہے

رہیں گے خاک ہو تیری گلی میں
وفاداری ہماری اس قدر ہے

ولی ! مجھ دل کی آتش پر نظر کر
جہنم کی زباں پر الحذر[5] ہے

۱۔ سے ۲۔ وہ ۳۔ نہیں ۴۔ ٹھوڑی ۵۔ امان، پناہ

Marfat.com

☆

مکھ ترا آفتابِ محشر ہے
شور اس کا جہاں میں گھر گھر ہے

رگِ جاں سُوں[1] ہوا ہے خوں جاری
یاد تیری پلک کی نشتر ہے

پہنچتا ہے دلوں کوں[2] ہر جاگہ[3]
غم ترا روزیِ مقدر ہے

مکھ ترا بحرِ حسن ہے، جاناں!
زُلفِ پُر پیچ موجِ عنبر ہے

بات میٹھی ترے لباں کی، صنم!
حسد انگیزِ شیر و شکر ہے

تجھ بن، اے نُور بخشِ محفلِ دل!
حالِ مجلس تمام ابتر ہے

دُودِ آتش[4] کِیا ہے سرمۂ چشم
داغِ دل دیدۂ سمندر ہے

۱۔ سے ۲۔ کو ۳۔ جگہ ۴۔ آگ کا دھواں

Marfat.com

صفحۂ دل پہ درد کوں لکھنے
رشتۂ آہ ، تارِ مسطر۵ ہے

آج جیوں آرسی۶ ہوے ہیں عزیز
خودنمائی جنوں کا جوہر ہے

سادہ رُو ہیں ہمیشہ باعزت
آب نس دن محیطِ گوہر ہے۷

مجھ کوں پہنچی ہے آرسی سُوں یہ بات
صاف دل وقت کا سکندر ہے

سیرِ دریاے معرفت کوں سنوار
کشتیِ دل اگر قلندر ہے

اے ولی ! کیا ہے حاجتِ قاصد
نامہ میرا پرِ کبوتر ہے

۵۔ صفحے پر سطریں کھینچنے والا تار ۶۔ آئینہ ۷۔ پانی دن رات گوہر کی تلاش میں ہے۔

Marfat.com

☆

قبلہء اہلِ صفا شمشیر ہے
ہادیِ مشکل کشا شمشیر ہے

غازیاں اہلِ سعادت کیوں نہ ہوں
سایہء بالِ ہما[1] شمشیر ہے

بوالہوس اس کے اَگے[2] کیوں آ سکے
صورتِ دستِ قضا شمشیر ہے

کیوں نہ دُشمن کے کرے سینے میں جا
ناخنِ شیرِ خدا شمشیر ہے

اولاً ریحان و آخر لالہ رنگ
ظاہرا برگِ حنا شمشیر ہے

زندہَ جاوید شہدا کیوں نہ ہوں
موجہء آبِ بقا شمشیر ہے

سالکِ راہِ فنا کوں[3] دم بہ دم
آخرت کی رہنما شمشیر ہے

۱۔ ہما کے پروں کا سایہ، مشہور ہے کہ اس کا سایہ پڑنے سے انسان بادشاہ بن جاتا ہے ۲۔ آگے ۳۔ کو

Marfat.com

صاحبِ ہمت کوں نت ہے دست گیر
مرشدِ حاجت روا شمشیر ہے

راہِ غربت میں کہ مشکل ہے تمام
ناتوانوں کا عصا شمشیر ہے

دُشمناں کیوں کر سکیں مکر و فریب
صیقلِ زنگِ دغا[۴] شمشیر ہے

ہے کلیدِ فتح بابِ مدعا[۵]
ناخنِ مشکل کشا شمشیر ہے

کیوں نہ ہووے آب سر سُوں تا قدم
جوہرِ کانِ حیا شمشیر ہے

کیوں نہ ہووے قتل عاشق دم بہ دم
شوخ کی بانکی ادا شمشیر ہے

جن نے پکڑا گوشہء آزادگی
اُس کوں موجِ بوریا شمشیر ہے

۴۔ تلوار میں ایسی چمک دمک ہے کہ دھوکہ دے جاتی ہے ۵۔ مقصد میں کامیابی کی کنجی ہے۔

کعبہء فتح و ظفر میں ، اے ولؔی !
شکلِ محرابِ دُعا شمشیر ہے

☆

تشنہ لب کوں[1] تشنگی مَے کی نہیں ، ناسور ہے
پنبہء مینا[2] اسے جیوں مرہمِ کافور[3] ہے

یاد سُوں[4] ساقی کے نس دن[5] ہر پلک ہے شاخِ تاک[6]
اشکِ حسرت اس اُپر[7] جیوں خوشہء انگور ہے

اُس کا دل ہرگز نہ ہو ویراں ازل سُوں تا ابد
یاد سُوں دل دار کی جس کا سِنہ[8] معمور ہے

تجھ تجلّی کے صحیفے کا سُرج[9] ہے یک ورق
عکس تیری زُلف کا جگ میں شبِ دیجور[10] ہے

جو سیاہی ہور[11] سفیدی سُوں ہوا ہے آشنا
اہلِ بینش[12] کی نظر میں وو[13] سدا منظور ہے

یار کے دیدار کا طالب ہے موسیٰ ہر زماں
اے ولؔی ! دربار اُس کا اس کوں کوہِ طور ہے

۱۔کو ۲۔وہ روئی جو شراب کے شیشے میں لگائی جاتی ہے ۳۔ٹھنڈا مرہم ۴۔سے ۵۔دن رات ۶۔انگور کی شاخ ۷۔اوپر ۸۔سینہ ۹۔سورج ۱۰۔تاریک رات ۱۱۔اور ۱۲۔اہل نظر ۱۳۔وہ

Marfat.com

☆

حسن کا مسند نشیں وو[1] دلبرِ ممتاز ہے
دلبراں کا حسن جس مسند کا پا انداز ہے

غیر حیرت ، ہے خبر اُس آئنہ رُو کی کسے
راز کے پردے میں جس کی خامشی آواز ہے

اُس نزاکت آفریں پر ناز ہے کیا ناز کا
سرتی[2] پاؤں تلک ، سب ناز ہے ، سب ناز ہے

دل منیں[3] آ کر ہوا خلوت نشیں تیرا خیال
غم ترا سینے میں میرے ، راز کا ہم راز ہے

سوکھ کر تجھ غم منیں یہ تن ہوا ہے جیوں رَباب
دل مرا سینے میں میرے جیوں کہ تارِ ساز ہے

یاد سُوں[4] اُس رشکِ گُل زارِ ارم کی ، اے ولی !
رنگ کوں میرے سدا جیوں بُوے گُل پرواز ہے

۱۔وہ ۲۔سے ۳۔میں ۴۔سے

Marfat.com

☆

موسمِ خط میں نہ کر فکر ، اے گُلِ رنگیں ادا !
سبزۂ گُل زارِ خوبی کا ابھی آغاز ہے

رُو بہ رُو آنے میں اس کے ، حالِ دل ظاہر ہوا
جلوۂ آئینہ رُویاں کاشفِ ہر راز[۱] ہے

غیر سُوں اُلفت پکڑنا ہجر میں درکار نئیں[۲]
دم بہ دم آہِ دلِ بے تاب گر دم ساز ہے

زندگی میں طائرِ دل کوں[۳] خلاصی کیوں کے ہو
پنجۂ ظلمِ ستم گر ، چنگلِ شہباز ہے

درد منداں کی نظر سُوں[۴] اس کا گرنا ہے بجا
جو بہ رنگِ طفلِ اشکِ عاشقاں غماز[۵] ہے

زندہ کرنا اُستخواں[۶] کوں گرچہ تھا کارِ مسیح
زندہ کرنا شوق کوں تجھ ناز کا اعجاز ہے

درد منداں کوں سدا ہے قولِ مطرب دل نواز
گرمیِ افسردہ طبعاں شعلۂ آواز ہے

۱۔ ہر راز کھولنے والا ۲۔ نہیں ۳۔ کو ۴۔ سے ۵۔ عاشقوں کے نادان آنسوؤں کی طرح چغل خور ۶۔ ہڈی

Marfat.com

بزم کوں رونق دیا ہے جب سُوں وو[7] عالی مقام
رشتہء آہِ دلِ بے تاب تارِ ساز ہے

دیکھنا آئینہ رُو کا امرِ مشکل نئیں، ولے[8]
سدِ راہِ سینہ صافاں طالعِ ناساز[9] ہے

اے ولؔی! یہ مصرعِ موزوں ہے ہر دل کا عزیز
قامتِ رعنا صنم کا سروِ باغِ ناز ہے

☆

عاشقاں کی قید تیرا حسنِ عالم گیر ہے
بلبلاں کے واسطے ہر موجِ گُل زنجیر ہے

تجھ نَیَن کی ہے نگاہِ راست تیرِ بے خطا
کج ادائی تجھ بھواں[1] کی جوہرِ شمشیر ہے

حسن تیرا عالمِ علوی سُوں[2] دیتا ہے خبر
یہ دمِ عیسیٰ کی تیرے دم منیں[3] تاثیر ہے

کیا کہے حیراں ترِی تعریف، اے آئینہ رُو!
مُو بہ مُو تیرا سراپا ناز کی تصویر ہے

اے ولؔی! کہتی ہے بلبل اس کا سن رنگیں سخن
غنچہ لب کے لب اُپر[4] جیوں بُوے گُل تقریر ہے

۷۔ وہ ۸۔ لیکن ۹۔ بدنصیبی ر ۱۔ ابرو ۲۔ عالمِ بالا سے ۳۔ میں ۴۔ اوپر

☆

مجھ حکم میں وو[1] راست قد دل نواز ہے
جس کے ہر ایک بول میں عشرت کا ساز ہے

دم ساز زہرہ رُو[2] ہے جو خالی ہے آپ سُوں[3]
نَے کی صدائے خاص سُوں واضح یہ راز ہے

کہتے ہیں کھول پردہ شناسانِ مدعا
جو اَوج میں ہوا کے اُڑے ، شاہ باز ہے

جب سُوں رکھا ہوں عشق کے آتش اُپر[4] قدم
تب سُوں مثالِ عود[5] مرا جیو[6] گداز ہے

اے بوالہوس ! نہ دل میں رکھ آہنگِ عاشقی
جاں بازِ عاشقاں پہ یہ دروازہ باز ہے

کرنے کوں[7] سیرِ راہِ حجاز و عراقِ عشق
عشاق پاس ساز و نوا ، سب نیاز ہے

۱۔وہ ۲۔زہرہ جیسا چہرہ یعنی محبوب ۳۔سے ۴۔اوپر ۵۔ایک ساز کا نام ۶۔جی ۷۔کو

Marfat.com

تیرے خیال میں جو ہوا خشک جیوں رباب
مضرابِ غم[۸] کا ہاتھ اُس اوپر دراز ہے

محراب تجھ بھواں[۹] کی عجب ہے مقامِ خاص
ہر پنج گاہ جس میں دِلوں کی نماز ہے

سن حرف راست باز کا ، مت مل رقیب سُوں
ہرچند تیری طبعِ مخالف نواز ہے

خاراں دِلاں کے چشم کی نسبت کے فیض سُوں
سرمے کوں اصفہاں کے عجب امتیاز ہے

بولی تجھے صبا نے سرِ زُلف یہ سخن
نَو روز عاشقاں کا ترا حسن و ناز ہے

بانگِ بلند بات یہ کہتا ہوں ، اے ولی !
اس شعر پر بجا ہے اگر مجھ کوں ناز ہے

۸۔غم کی ضرب لگانے والا، مضراب اس چھلے کو کہتے ہیں جس سے ستار وغیرہ بجایا جاتا ہے ۹۔ابرو

Marfat.com

☆

زُلف موہن کی کہ عنبر بیز[1] ہے
حسن کے دعوے کی دست آویز ہے

ہے گُلِ رعنا بہارِ حسن کا
ناز تیرا ، جو نیاز آمیز ہے

شوق کے مُرکب[2] کوں[3] راہِ عشق میں
اے سجن ! تیری نگہ مہمیز[4] ہے

ہر پلک تیری کہ ہے تیغ فرنگ
عاشقاں کے مارنے کوں تیز ہے

ہاتھ میں میرے نہ سمجھو تم بیاض
شوخ کے ملنے کی دست آویز ہے

چاہتا ہوں دل ستی[5] ، اے نازنیں !
جنگ تیری وو[6] کہ صلح آمیز ہے

تجھ سخن کے وصف لکھنے میں قلم
ابرِ نیساں کے نمن دُر ریز[7] ہے

۱۔عنبر بکھیرنے والا ۲۔سوار ۳۔کو ۴۔گھوڑے کو ایڑ لگانے کی چیز ۵۔سے ۶۔وہ ۷۔موتیوں کا سبب بننے والے بادلوں کی مانند موتی گراتا ہے۔

Marfat.com

تجھ تغافل سُوں[8] ہوا ہے رُونما
گریۂ عاشق[9] کہ خوں آمیز ہے

دل مِرا ، اے دلبرِ شیریں بچن !
تجھ لباں کے شوق سُوں لبریز ہے

اے ولی ! لگتا ہے ہر دل کوں عزیز
شعر تیرا بس کہ شوق انگیز ہے

☆

ہر نگاہِ شوخ و سرکش دشنۂ خوں ریز[1] ہے
تیغ اس ابرو کی ہر دم مارنے کوں[2] تیز ہے

عشق کے دعوے میں اُس کی بات رکھتی ہے اساس
سنبلِ زُلف پری سُوں[3] جس کوں دست آویز ہے

آج گُل گشتِ چمن کا وقت ہے ، اے نَو بہار !
بادۂ گُل رنگ[4] سُوں ہر جامِ گُل لبریز ہے

سادہ رُویاں کوں کِیا مشتاق اپنے حسن کا
شعر تیرا ، اے ولی ! از بس کہ شوق انگیز ہے

۸۔ سے ۹۔ عاشق کا رونا ۱/ ۱۔ خون گرانے والا خنجر ۲۔ کو ۳۔ سے ۴۔ پھول رنگ شراب

Marfat.com

☆

ہم کوں شفیعِ محشر وو[1] دِیں پناہ بس ہے
شرمندگی ہماری عذرِ گناہ بس ہے

جو صاف دل ہیں ، اُن کوں[2] درکار نئیں[3] ہے زینت
جیوں آرسی[4] ، نمد[5] کی سر پر کلاہ بس ہے

اسبابِ جنگ رکھنا ، درکار نئیں ہمن کوں[6]
دُشمن کے مارنے کوں اِک تیرِ آہ بس ہے

نئیں آرزو کہ بیٹھوں مسند پہ سلطنت کی
تیری گلی میں آنا ، یہ دست گاہ بس ہے

درکار نئیں ہے مسجد ، سجدے کوں عاشقاں کے
محراب تجھ بھواں[7] کی ، اے قبلہ گاہ ! بس ہے

مت تیر ہور[8] کماں کی کر فکر ، اے خوش ابرو !
عاشق کے مارنے کوں سیدھی نگاہ بس ہے

تجھ عشق کے جلے کوں کیا کام چاندنی سُوں[9]
تجھ حسن کا تماشا ، اے رشکِ ماہ ! بس ہے

۱۔ وہ ۲۔ کو ۳۔ نہیں ۴۔ آئینہ ۵۔ ریشم، اون ۶۔ ہم کو، ہمیں ۷۔ ابرو ۸۔ اور ۹۔ سے

بے جا ہے بادشاہی ہر خوب رُو کوں دینا
خوبی کے تخت اوپر اِک بادشاہ بس ہے

دل لے گیا ہمارا جادو سُوں وو پری رُو
دیوانگی ہماری اس پر گواہ بس ہے

درکار نئیں کہ دیکھوں ہر اِک ادا کوں تیری
تجھ چال کا تماشا ، اے کج کلاہ ! بس ہے

غم نئیں اگر رقیباں آئے ہیں چڑھ وؔلی پر
اے دوست ! تجھ کرم کی اس کوں پناہ بس ہے

☆

تحصیلِ دل کے ہونے یہ مکھ کتاب بس ہے
دانائے منتخب کوں[1] یہ انتخاب بس ہے

مجھ حال کا کرے گر ، آ کر سوال دلبر
تو لاجواب ہونا مجھ کوں جواب بس ہے

جو عشق کے نگر کا ہے صوبہ دار جگ میں
مجنونِ لیلیِٰ حسن اس کا خطاب بس ہے

۱۔ کو

Marfat.com

☆

آج ہر گُل نُور کی فانوس ہے
کوہ و صحرا صورتِ طاؤس[1] ہے

گر نہ نکلے سیر کوں[2] وو[3] نو بہار
ظلم ہے ، فریاد ہے ، افسوس ہے

اے صنم ! تیرے دہن کے شوق سُوں[4]
ہر کلی میں نغمۂ ناقوس[5] ہے

نُور سُوں تجھ یاد کی ، اے شمع رُو !
پردۂ دل پردۂ فانوس ہے

دیکھ کر اُس کی ادا و ناز کوں
ہر پری کوں خواہشِ پابوس[6] ہے

دل نہ دے دُوجے کوں ، غافل ! بوجھ اسے
کم نگاہی شوخ کی جاسوس ہے

دیکھنے سُوں سیر نئیں[7] ہوتا ولی
مدعا اُس کا کنار و بوس ہے

۱۔ستار قسم کا باجا جس پر مور کی تصویر بنی ہوتی ہے ۲۔کو ۳۔وہ ۴۔سے ۵۔سنکھ، جسے ہندو پوجا پاٹ کے لیے بلاتے وقت بجاتے ہیں ۶۔پاؤں کا بوسہ لینا ۷۔نہیں

Marfat.com

☆

سرو میرا جب ستی[1] گُل پوش ہے
ہر طرف سُوں[2] بلبلاں کا جوش ہے

اے سجن ! یک بات ہے لیکن اُسے
بوجھتا ہے وو[3] کہ جس کوں[4] ہوش ہے

دیکھنا تجھ قد کا ، اے نازُک بدن !
باعثِ خمیازۂ آغوش ہے

اَب خلاصی عشق سُوں ممکن نہیں
دامِ دل ، زُلفِ دو دامی پوش ہے

کیوں نہ ہو اُمید کا رَوشن چراغ
شمعِ مجلس ساقیِ مے نوش ہے

ہر سخن تیرا لطافت سُوں ، ولی !
مثلِ گوہر زینتِ ہر گوش ہے

۱۔ سے ۲۔ سے ۳۔ وہ ۴۔ کو

Marfat.com

☆

ہر طرف ہنگامۂ اجلاف[1] ہے
مت کسو سُوں[2] مل، اگر اشراف ہے

ہر سحر تجھ نعمتِ دیدار کی
آرسی کوں اشتہائے صاف ہے[3]

نئیں[4] شفق ہر شام تیرے خواب کوں
پنجۂ خورشید مخمل باف[5] ہے

نقدِ دل دُوجے کوں دینا تجھ بغیر
حق شناسوں کے نزک[6] اسراف ہے

کیا کروں تفسیرِ غم، ہر اشکِ چشم
راز کے قرآن کا کشاف[7] ہے

مستِ جامِ عشق کوں کچھ غم نہیں
خاطرِ ناصح اگر ناصاف ہے

جب سُوں وو[8] آتا ہے ہم راہِ رقیب
درد منداں کا مکاں اعراف[9] ہے

۱۔ کمینے، رذیل ۲۔ کسی سے ۳۔ آئینے کو خالص و شفاف کی بھوک (آرزو) ہے ۴۔ نہیں باقی اگلے صفحے پر

رحم کرتا نئیں ہمارے حال پر
شوخ ہے ، سرکش ہے ، بے انصاف ہے

اے ولی ! تعریف اس کی کیا کروں
ہر طرح مستغنی الاوصاف[10] ہے

☆

دل طلب گارِ نازِ مہ وش ہے
لطف اس کا اگرچہ دل کش ہے

مجھ سُوں[1] کیوں کر ملے گا ، حیراں ہوں
شوخ ہے ، بے وفا ہے ، سرکش ہے

کیا تری زُلف ، کیا ترے ابرو
ہر طرف سُوں مجھے کشاکش ہے

تجھ بن ، اے داغ بخشِ سینہ و دل !
چمنِ لالہ دشتِ آتش ہے

اے ولی ! تجربے سُوں پایا ہوں
شعلۂ آہِ شوق بے غش ہے

۵۔ریشم بننے والا ۶۔نزدیک ۷۔کھولنے والا ۸۔وہ ۹۔جنت وجہنم کا درمیانی طبقہ ۱۰۔صفات سے لبریز

۱۔سے

Marfat.com

☆

اے دوست ! تیری یاد میں دل کوں[1] کمال ہے
نقشِ مراد آئینہ تیرا خیال ہے

ہے راستی سُوں[2] قد کوں ترے مرتبہ بلند
جنت میں اس کے عشق سُوں طوبیٰ نہال ہے

حاجت نہیں ہے شمع کی اس انجمن منیں[3]
جس انجمن میں شمع سجن کا جمال ہے

آ ، اے مہِ دو ہفتہ ! مِرے پاس ایک روز
ہر آن تجھ فراق کی سینہ پہ سال ہے

ہم سایہء بُتاں نے کِیا قد مِرا دوتا[4]
اس مدعا پہ طرۂ خم دار دال[5] ہے

زاہد کوں مثلِ دانہء تسبیح ایک آن
کوچے ستی[6] ریا کے نکلنا محال ہے

۱۔ کو ۲۔ سے ۳۔ میں ۴۔ دوگنا ۵۔ دلیل ۶۔ سے

Marfat.com

لازم ہے درسِ یار کی تحصیل رات دن
ہر مدرسے کے بیچ یہی قیل و قال ہے

جب سُوں ترے خیال نے دل میں کیا گزر
بے تاب جیو[7] مرے پہ غضب وجد و حال ہے

اے عاشقاں کی عید ! تامل سُوں کر نظر
تیری بھواں[8] کی یاد میں تن جیوں ہلال ہے

رُوئے زمیں کا خال ہے زینت میں ، اے صنم !
تیرا جو مثلِ نقشِ قدم پائمال ہے

تیری نَین کی یاد میں جن نے سفر کِیا
اس کے سفر کی راہ نگاہِ غزال ہے

خاموش گر رہا ہے ولؔی ، تو عجب نہیں
غواص[9] کا ہمیشہ خموشی کمال ہے

۷۔جی ۸۔ابرو ۹۔غوطہ لگانے والا

Marfat.com

☆

اس سرو خوش ادا کوں[۱] ہمارا سلام ہے
اُس یارِ بے وفا کوں ہمارا سلام ہے

لیتا نہیں سلام ہمارا حجاب سُوں[۲]
اُس صاحبِ حیا کوں ہمارا سلام ہے

اُس باج[۳] دل میں میرے دُوجا نئیں[۴] ہے مدعا
اُس دل کے مدعا کوں ہمارا سلام ہے

ناز و ادا سُوں دل کوں مِرے مبتلا کِیا
اُس نازنیں پیا کوں ہمارا سلام ہے

آرامِ جان و دل ہے، ولؔی! جس کا دیکھنا
اُس جانِ دلرُبا کوں ہمارا سلام ہے

☆

عشق کے راہ کے مسافر کوں[۱]
ہر قدم تجھ گلی میں منزل ہے

اے ولؔی! طرزِ عشق آساں نئیں[۲]
آزمایا ہوں مَیں کہ مشکل ہے

۱۔کو ۲۔سے ۳۔بغیر، بنا ۴۔نہیں / ۱۔کو ۲۔نہیں

Marfat.com

☆

اُس شاہِ نَو خطاں[1] کوں[2] ہمارا سلام ہے
جس کے نگینِ لب کا دو عالم میں نام ہے

سرشارِ انبساط[3] ہے اُس انجمن منیں[4]
جس کوں خیال تیری انکھیاں[5] کا مدام ہے

جس سر زمیں میں تیری بھواں[6] کا بیاں کروں
خوبی ہلالِ چرخ[7] کی واں ناتمام ہے

جب لگ[8] ہے تجھ گلی میں رقیبِ سیاہ رُو
تب لگ ہمارے حق میں ہر اِک صبح، شام ہے

تنہا نہ بند عشق میں تیرا ہوا ولؔی
یہ زُلفِ حلقہ دار دو عالم کا دام ہے

☆

کھولنا زُلفاں کا کچھ درکار نئیں[1]، اے خوش نَیَن !
یک نگاہِ ناز تیری دو جہاں کا دام ہے

اے ولؔی ! کیوں خشک مغزی کا نہیں کرتا علاج
یاد اُن انکھیاں[2] کی تجھ کوں[3] روغنِ بادام ہے

۱۔ نوخیزوں کا سلطان یعنی نہایت خوب صورت ۲۔ کو ۳۔ خوشی سے لبریز ۴۔ میں ۵۔ آنکھوں ۶۔ ابرو ۷۔ آسمان کا ہلال (چاند) ۸۔ تک / ۱۔ نہیں ۲۔ آنکھوں ۳۔ کو

☆

ترا مجنوں ہوں ، صحرا کی قسم ہے
طلب میں ہوں ، تمنا کی قسم ہے

سراپا ناز ہے تُو ، اے پری رُو !
مجھے تیرے سراپا کی قسم ہے

دیا حق حسنِ بالا دست تجھ کوں[1]
مجھے تجھ سروِ بالا کی قسم ہے

کِیا تجھ زُلف نے جگ کوں دِوانا
تری زُلفاں کے سودا کی قسم ہے

دو رنگی ترک کر ، ہر اِک سے مت مل
تجھے تجھ قدِ رعنا کی قسم ہے

کِیا تجھ عشق نے عالم کوں مجنوں
مجھے تجھ رشکِ لیلیٰ کی قسم ہے

ولی مشتاق ہے تیری نگہ کا
مجھے تجھ چشمِ شہلا[2] کی قسم ہے

۱۔کو ۲۔نرگسی آنکھ

☆

صنم میرا نپٹ[1] روشن بیاں ہے
بہ رنگِ شعلہ، سر تا پا زباں ہے

نظر کرنے میں دل اس کا لیا ہوں
کمندِ گل، نگاہ بلبلاں ہے

بجا ہے گر وو[2] سروِ گلشنِ ناز
ہماری راستی پر مہرباں ہے

وفا کر، حسن پر مغرور مت ہو
وفاداری بہارِ بے خزاں ہے

صنم مجھ دیدہ و دل میں گزر کر
ہوا ہے، باغ ہے، آبِ رواں ہے

ہوا تیرِ ملامت کا نشانہ
نظر میں جس کی وو ابرو کماں ہے

ولی! اس کی جفا سوں[3] خوف مت کر
جفا کرنا وفا کا امتحاں ہے

۱۔ سراسر، نہایت ۲۔ وہ ۳۔ سے

☆

عارفاں پر ہمیشہ رَوشن ہے
کہ فنِ عاشقی عجب فن ہے

کیوں نہ ہو مظہرِ تجلیٔ یار
کہ دلِ صاف مثلِ درپن[1] ہے

عشق بازاں ہیں تجھ گلی میں مقیم
بلبلاں کا مقام گلشن ہے

سفرِ عشق کیوں نہ ہو مشکل
غمزۂ چشمِ یار[2]، رہ زن ہے

بار مت دے رقیب کوں[3]، اے یار!
دوستاں کا رقیب دُشمن ہے

تنگ چشمی ہے راہِ بے بصری[4]
گرچہ مقدارِ چشم سوزن ہے

مجھ کوں رَوشن دِلاں نے دی ہے خبر
کہ سخن کا چراغ رَوشن ہے

۱۔ آئینہ ۲۔ محبوب کی آنکھ کا اشارہ ۳۔ کو ۴۔ نابینائی

Marfat.com

گھیر رکھتا ہے دل کوں جامۂ تنگ
جگ منیں[5] دُور دُور دامن ہے

عشق میں شمع رُو کے جلتا ہوں
حال میرا سبھوں پہ رَوشن ہے

اے ولی ! تیغِ غم سُوں خوف نہیں
خاکساری بدن پہ جوشن[6] ہے

☆

ہوئی ہے دنگ تصویرِ فرنگ دیکھ
تری صورت کہ یہ رشکِ دمن ہے

ترے لب میں دِسے[1] لعلِ بدخشاں
سخن تیرا ہر اِک دُرِ عدن ہے

تری یہ زُلف ہے شامِ غریباں
جبیں تیری مجھے صبحِ وطن ہے

ولی ایران و توراں میں ہے مشہور
اگرچہ شاعرِ ملکِ دکن ہے

۵۔ میں ۶۔ زرہ بکتر / ۱۔ دِکھائی دے

Marfat.com

☆

شکار انداز دل ، وو[1] من ہرن ہے
لقب جس شوخ کا جادو نیَن ہے

ہوا ہے جو شہیدِ لالہ رُویاں
بہ رنگِ داغِ دل خونیں کفن ہے

نہیں درکار گُل گشتِ چمن زار
بہارِ عاشقاں وو گُل بدن ہے

کرے گی سنگ دل کے دل میں جا نقش
صدائے بے دِلاں فرہاد فن ہے

بجا ہے اس کوں[2] کہنا خسروِ وقت
نظر میں جس کے وو شیریں بچن[3] ہے

ترا قد ، اے بہارِ گلشنِ ناز !
مثالِ سرو زیبِ انجمن ہے

خودی سُوں[4] اولاً خالی ہو ، اے دل !
اگر اس شمعِ رَوشن کی لگن ہے

۱۔وہ ۲۔کو ۳۔خوش گفتار ۴۔سے

☆

ترے لب پر جو خطّ عنبریں ہے
خطِ یاقوت سوں نقشِ نگیں ہے

کہو زاہد کوں[1] ، جاوے اس گلی میں
اگر مشتاقِ فردوسِ بریں ہے

ہمیشہ دیکھتی ہے تجھ کمر کوں
نگہ میری سدا باریک بیں ہے

مرے حق میں عنایت نامہء یار
مثالِ شہ پرِ روح الامیں ہے

کرے اِک آن میں جگ کوں دِوانہ
نگہ تیری کہ جادو آفریں ہے

سویدا کی نمط[2] ، جاوے نہ ہرگز
خیال اس خال کا جو دل نشیں ہے

ولی ! جن نے سنا میرے سخن کوں
زباں پر اس کی ذکرِ آفریں ہے

۱۔کو ۲۔مانند

Marfat.com

☆

نکل ، اے دلرُبا ! گھر سُوں[1] کہ وقتِ بے حجابی ہے
چمن میں چل ، بہارِ نسترن ہے ، ماہتابی ہے

کسی کی بات سنتا نئیں[2] ، کسی پر رحم کرتا نئیں
ہٹیلا[3] ہے ، ستم گر ہے ، جفا جُو ہے ، شرابی ہے

گیا ہے جب سُوں وو[4] گُل رُو چمن میں مے کشی کرنے
ہر اِک گُل صورتِ ساغر ، ہر اِک غنچہ گلابی ہے

گلی میں اُس ستم گر کی نہ جا ، اے دل ! نہ جا ، اے دل !
کہ جاں بازی میں آفت ہے ، قیامت ہے ، خرابی ہے

کسے طاقت ہے ، انکھیاں[5] کھول کر دیکھے تری جانب
جھلک تجھ حسنِ رَوشن کی شعاعِ آفتابی ہے

تمھارے ، اے سجن ! مدت سُوں فدوی ہیں ، دُعا گو ہیں
ہمن سُوں[6] بے حسابی بات کرنا بے حسابی ہے

وفاداری بہارِ گلشنِ خوبی ہے ، اے گُل رُو !
نہ بوجھو سرسری ہرگز ، سخن میرا کتابی ہے

۱۔ سے ۲۔ نہیں ۳۔ ضدی ۴۔ وہ ۵۔ آنکھیں ۶۔ ہمیں سے

Marfat.com

بہارِ عاشقی کوں[7] تازہ کرنا ، اے گُلِ رعنا
تلطف[8] ہے ، مدارا[9] ہے ، کرم ہے ، بے عتابی ہے

ولؔی ! پایا رباعی چار ابرو کے تصور میں
تخلص چشمِ گریاں کا بجا ہے گر سحابی ہے

☆

مفلسی سب بہار کھوتی ہے
مرد کا اعتبار کھوتی ہے

کیوں کے حاصل ہو مجھ کوں جمعیت
زُلف تیری قرار کھوتی ہے

ہر سحر شوخ کی نگہ کی شراب
مجھ انکھاں[1] کا خمار کھوتی ہے

کیوں کے ملنا صنم کا ترک کروں
دلبری اختیار کھوتی ہے

اے ولؔی ! آب اُس پری رُو کی
مجھ سِنے[2] کا غبار کھوتی ہے

۷۔کو ۸۔لطف وکرم ۹۔مدارات / ۱۔میری آنکھوں ۲۔سینے

Marfat.com

☆

دل کوں[1] تجھ باج[2] بے قراری ہے
چشم کا کام اشک باری ہے

شبِ فرقت میں مونس و ہم دم
بے قراروں کوں آہ و زاری ہے

اے عزیزاں ! مجھے نہیں برداشت
سنگ دل کا فراق بھاری ہے

فیض سُوں[3] تجھ فراق کے ، ساجن !
چشمِ گریاں کا کام جاری ہے

فوقیت لے گیا ہوں بلبل سُوں
گرچہ منصب میں دو[4] ہزاری ہے

عشق بازوں کے حق میں قاتل کی
ہر نگہ خنجر و کٹاری ہے

آتشِ ہجر لالہ رُو سُوں ، ولی !
داغ سینے میں یادگاری ہے

۱۔ کو ۲۔ بغیر، بِنا ۳۔ سے ۴۔ وہ

Marfat.com

☆

عشق بے تاب جاں گدازی ہے
حسن مشتاق دل نوازی ہے

اشکِ خونیں سوں[1] جو کیا ہے وضو
مذہبِ عشق میں نمازی ہے

جو ہوا رازِ عشق سوں آگاہ
وو[2] زمانے کا فخرِ رازی[3] ہے

پاک بازاں سوں یوں ہوا مفہوم
عشق مضمونِ پاک بازی ہے

جا کے پہنچی ہے حد ظلمت کوں[4]
بس کہ تجھ زُلف میں درازی ہے

تجربے سوں ہوا مجھے معلوم
ناز مفہومِ بے نیازی ہے

اے ولی! عیشِ ظاہری کا سبب
جلوۂ شاہدِ مجازی ہے

۱۔ سے ۲۔ وہ ۳۔ ۸۶۶ء تا ۹۲۵ء ۴۔ کو

☆

نہ پوچھو خود بخود اس شوخ میں صاحب کمالی ہے
نگاہِ پاک بازاں حسن کے گلشن کا مالی ہے

نہ جانوں ، کیا بلا لاوے گی اُس کے کان سُوں[1] لگ کر
بلائے جان مشتاقاں کہ جس کا نانوں[2] بالی[3] ہے

سدا اس مُو کمر کا وصف آتا ہے زباں اوپر
عزیزاں ! طبع میں میری عجب نازُک خیالی ہے

زباں پر قمریاں کی یہ سخن جاری ہے گلشن میں
کہ عشقِ سرو قد رکھتا ہے جس کی فکر عالی ہے

ہمیشہ جیوں صنوبر ، راست بازاں وجد کرتے ہیں
مگر قدِ پری رُو مصرعِ برجستہ حالی ہے

عیاں ہے شاہ بیتِ عبہری[4] تجھ چشمِ جادو سُوں
کرشمہ تجھ بھواں[5] میں معنیِ بیتِ ہلالی ہے

کہا اس شکریں گفتار نے میرے سخن سن کر
کہ طوطی کی زباں اوپر عجب شیریں مقالی ہے

۱۔ سے ۲۔ نام ۳۔ کان کا زیور، کم سن ۴۔ نرگسی غزل کا بہترین شعر ۵۔ ابرو

Marfat.com

نہ جانوں کس پری رُو کا گزر ہے آج مجلس میں
کہ حیرت سُوں ہر اِک گُل رُو مثالِ نقشِ قالی ہے

وؔلی وو[۱] سرو قامت ہے بہارِ گلشنِ خوبی
نہ رہنا اس کی صحبت میں نپٹ[۲] بے اعتدالی ہے

☆

قد میں تیرے وو[۱] خوش خرامی ہے
جس سُوں[۲] تجھ ناز کی تمامی ہے

گرچہ سب خوب رُو ہیں خوب ، ولے[۳]
سرو میرا سبھوں میں نامی ہے

ہر پلک تیری ، اے نگہ بد مست!
نشہ بخشی میں شعرِ جاؔمی[۴] ہے

سرو کوں[۵] باوجود آزادی
دلِ عاشق کبابِ شامی ہے

آتشِ عشق سُوں نکل جانا
عشق بازاں کے حق میں خامی ہے

۶۔وہ ۷۔سراسر / ۱۔وہ ۲۔سے ۳۔لیکن ۴۔۸۱۷ھ - ۸۹۸ء ۵۔کو

☆

باغِ ارم سُوں¹ بہتر موہن تری گلی ہے
ساکن تری گلی کا ہر آن میں ولی ہے

تجھ عشق کی صدا سُوں لبریز ہوں سراپا
ہر استخواں² میں میرے آوازِ بانسلی³ ہے

تجھ مکھ کے گرد یو⁴ خط باریک ہے ولیکن
انکھیاں کوں⁵ نور دینے جیوں قطعۂ جلی ہے

اُمید ہے کہ ہووے مجھ دردِ سر کا درماں
جامے کا رنگ تیرے، اے شوخ! صندلی ہے

آتا نہیں ہے تجھ بن اِک آن خوابِ راحت
تکیہ مرے سرہانے ہرچند مخملی ہے

ہرگز ترے دہن میں نئیں⁶ رنگ و بوسخن کا
گویا دہن یہ تیرا تصویر کی کلی ہے

مجھ کوں کہا سجن نے، لاوُں گا بندگی میں
زمرے میں شاعراں کے ہرچند تو ولی ہے

۱۔ سے ۲۔ ہڈی ۳۔ بانسری ۴۔ یہ ۵۔ آنکھوں کو ۶۔ نہیں

Marfat.com

☆

گرچہ طناز[1] یارِ جانی ہے
مایہء عیش جاوِدانی ہے

یاد کرتی ہے خط کوں[2] زُلفِ صنم
کام ہندو[3] کا بیدِ خوانی ہے

تجھ سُوں[4] ہرگز جدا نہ ہُوں ، اے جاں !
جب تلک مجھ میں زندگانی ہے

آشنا نَونہال سُوں ہونا
ثمرہَ گلشنِ جوانی ہے

دل میں آیا ہے جب سُوں سروِ رواں
تب سُوں مجھ شعر میں روانی ہے

اے سکندر ! نہ ڈھونڈ آبِ حیات
چشمہء خضر خوش بیانی ہے

وقت مرنے کے بولتا ہے پتنگ[5]
کہ محبت رفیقِ جانی ہے

۱۔طنز کرنے والا ۲۔کو ۳۔ہندو مذہب کا پیروکار، خالِ سیاہ، زلفِ سیاہ ۴۔سے ۵۔پتنگا، پروانہ

Marfat.com

گرچہ پابندِ لفظ ہوں لیکن
دل مِرا عاشقِ معانی ہے

اے ولؔی ! فکرِ صاف صاحب دل
گوہر بحرِ نکتہ دانی ہے

☆

سدا ہم کوں[1] خیالِ رنگِ رُوئے یار جانی ہے
ہمارے شیشۂ دل میں شرابِ ارغوانی[2] ہے

زبانِ حال سُوں[3] کہتا ہے خضرِ سبزۂ نوخط[4]
بیاں کرنا صنم کے لب کا آبِ زندگانی ہے

گیا ہے حسن کی شادی میں از بس بے تکلف ہو
سراپا عشق کے بر میں لباسِ زعفرانی ہے

تواضع کی توقع نونہالاں سُوں نہ رکھ ، اے دل !
کہ بے باکی و شوخی لازمِ وقتِ جوانی ہے

ہوا ہے شوقِ زُلفِ مُو کمر سُوں جو سخن سرزد
ولؔی ! وو[5] شعر نازُک موجِ دریائے معانی ہے

۱۔کو ۲۔سرخ شراب ۳۔سے ۴۔باریک سبز بال جو نوعمری میں ہونٹوں کے اوپر ظاہر ہوتے ہیں، اپنے رنگ کے سبب خضر سے منسوب کیا جاتا ہے۔ ۵۔وہ

Marfat.com

☆

مُو بہ مُو میں تجھ غم سُوں ضعف و ناتوانی ہے
ٹک کرم کرو ، ساجن ! وقتِ مہربانی ہے

دیکھنے سُوں خوباں کے منع مت کر ، اے زاہد !
موسمِ بزرگی نئیں ، عالمِ جوانی ہے

کنجِ غم میں تنہا نئیں عاشقِ بلا انگیز
گر شبِ جدائی میں آہِ یارِ جانی ہے

یک سخن ترے لب سُوں ، اے مسیحِ روح افزا !
حق میں جاں نثاروں کے آبِ زندگانی ہے

تجھ سُوں ہم نشیں ہونا ، اے گُلِ بہارِ دل !
وجہِ شادمانی ہے ، عیشِ جاودانی ہے

جب سُوں نوخطِ گُل رُو جلوہ گر ہے گلشن میں
سبزہ کہربائی ہے ، رنگِ گُل خزانی ہے

سادہ رُو جہاں کے سب ، گوش رکھ کے سنتے ہیں
اے ولی ! سخن تیرا گوہرِ معانی ہے

۱۔ سے ۲۔ نہیں ۳۔ مقناطیسی

☆

تجھ کوں[1] خوباں میں بادشاہی ہے
سر اُپر[2] سایۂ الٰہی ہے

باعثِ دلرُبائی عاشق
خوش نگاہوں میں خوش نگاہی ہے

کم نکلنے میں اس پری رُو کے
عشق بازاں کی خیر خواہی ہے

جگ میں تیری بھواں[3] کی شہرت سُوں[4]
کشتیِ عاشقاں تباہی ہے

شاہِ خوباں کے رُخ پہ سبزۂ خط
حسن کی فوج کی سپاہی ہے

کیوں نہ ہو عشق باز خسروِ وقت
عشق کا داغ چترِ شاہی[5] ہے

عشق بازاں میں ہے ولؔی ثابت
طالبِ گُل رُخاں کماہی ہے

۱۔ کو ۲۔ اوپر ۳۔ ابرو ۴۔ سے ۵۔ شاہی چھتری

Marfat.com

☆

مت تصور کرو مجھ دل کوں[۱] کہ ہرجائی ہے
چمنِ حسن پری رُو کا تماشائی ہے

گُل رُخاں کیوں نہ کہیں تجھ کو سکندر طالع[۲]
جلوہ گر بر میں ترے جامہء دارائی[۳] ہے

یاد کرتا ہے سدا مصرعِ زنجیرِ جنوں
دلِ بے تاب کہ تجھ زُلف کا سودائی ہے

چشمِ خوں بار کوں رونے سُوں[۴] نہیں ہرگز غم
خطِ شب رنگ ترا سرمہء بینائی ہے

دیکھ کر اس کوں ہوئے سرو و صنوبر پابند
اس قدر قد میں ترے جلوہٗ رعنائی ہے

شیخ! مت گھر سُوں نکل آج تُوں[۵] خوباں کے حضور
گول دستار تری باعثِ رُسوائی ہے

اے ولی! رہنے کوں دُنیا میں مقامِ عاشق
کوچہء یار ہے یا گوشہء تنہائی ہے

۱۔کو ۲۔سکندر کا سا مقدر ۳۔سکندر سے شکست خوردہ دارا (ف:۳۳۰) ۴۔سے ۵۔تُو

☆

ترا مکھ ہے چراغِ دل رُبائی
عیاں ہے اس میں نُورِ آشنائی

لکھا ہے تجھ قد اوپر کاتبِ صُنع[1]
سراپا معنیِ نازُک ادائی

تُو ہے سر پاؤں لگ[2] از بس کہ نازُک
نگہ کرتی ہے تجھ پگ کوں[3] حنائی

ثنا تیری کیا ہوں وِرد از بس
بجا ہے گر کہیں مجھ کوں ثنائی

محبت میں تری، اے گوہرِ پاک!
ہوا ہے رنگ میرا کہربائی[4]

تری انکھیاں[5] کی مستی دیکھنے میں
گئی ہے پارسا کی پارسائی

ولیؔ! ہنستی ہے ہر شب بزم میں شمع
پتنگ[6] میں دیکھ کر عشقِ ریائی

۱۔ ہنر یا کاری گری کا کاتب ۲۔ تک ۳۔ پاؤں کو ۴۔ ایک قسم کا زرد گوند، زرد رنگ ۵۔ آنکھوں ۶۔ پروانہ

Marfat.com

☆

سجن میں ہے شِعارِ آشنائی
نہ ہو کیوں دل شکارِ آشنائی

صنم تیری مروت پر نظر کر
ہوا ہوں بے قرارِ آشنائی

نپٹ[1] دُشوار تھا مجھ دل میں ، اے جاں !
زمانِ انتظارِ آشنائی

ہوا معلوم تجھ ملنے سُوں[2] ، لالن !
کہ رنگیں ہے بہارِ آشنائی

حیا کے آب سُوں باغِ وفا میں
رواں ہے جوئبارِ آشنائی

وفا دُشمن نہ ہو ، اے آشنا رُو !
وفا پر ہے مدارِ آشنائی

مروت کے ہمیشہ ہاتھ میں ہے
عنانِ اختیارِ آشنائی

۱۔ سراسر، نہایت ۲۔ سے

Marfat.com

مدارا[۳] ترک مت کر، اے حیا دوست!
مدارا ہے حصارِ آشنائی

ولی! اس واسطے گریاں[۴] ہوں ہر آن
کہ تر ہو سبزہ زارِ آشنائی

☆

شکر وو[۱] جان گئی، پھر آئی
عیش کی آن گئی، پھر آئی

تیرے آنے ستی[۲]، اے راحتِ جان!
شہر کی جان گئی، پھر آئی

پھر کے آنا ترا ہے باعثِ شوق
جس طرح تان گئی، پھر آئی

تیرے آنے ستی، اے مایۂ حسن!
عشق کی شان گئی، پھر آئی

اے ولی! قندِ مکرر ہے یو[۳] بات
شکر، وو جان گئی پھر آئی

۳۔ مدارات ۴۔ روتا ہوا / ۱۔ وہ ۲۔ سے ۳۔ یہ

Marfat.com

تخلیقات
ایجوکیشن سیریز

تخلیقات
علی پلازہ، 3 مزنگ روڈ، لاہور-فون: 7238014
Web Site: http://www.takhleeqat.com
Email: takhleeqat@yahoo.com

Marfat.com